

نہیں پوشیدگی کے مجرہ میں تھا۔۔۔ میں نے چاہا کہ میں پوشیدہ رہوں۔۔۔ مگر اس نے کہا کہ میں تجھے .... (پیشہ: مریضہ ۱۱۱۱۱۱۱۱)

اندر کئی ایسی

مومن کی فراست ہو تو کافی ہے اشارہ  
حزبِ کیم

یہ اہل بزم تنگ حوصلہ سہی پھر بھی  
ذرا فسانہ دل ابستا کرو اُس سے

احمد رضا

دن اسلام تو جب الہوم اکملت لکم دینکم کمال پر تک اب الہام اس میں کوئی نئی بات پیدا نہیں کر سکتا۔ جو لوگ کسی مہم کو فدا رسیدہ سمجھتے ہیں وہ اس بات کا کسی تصدیق نہیں کر سکتے کہ درحقیقت اس کا دعویٰ الہام صحیح ہے یا دماغ میں فدا خواستہ کی عقل ہے۔ (سر سید احمد خان)

انزال و اقامہ رخ جلد ۵۹۷

### انجیل کی پیشگوئی

\* یسوع نے کہا کہ خبردار! کوئی تم کو گمراہ نہ کر دے ۵ کیوں کہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے ۵

متی ۲۴-۵

حضرت اہل سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں: پیشگوئی تو انجیل اور تورات کی بھی ماننی پڑیگی اگر وہ صحافی سے بے پوری ہو جائے

مترجم السید محمد رفیع جلد ۱۸ ص ۵۹۷

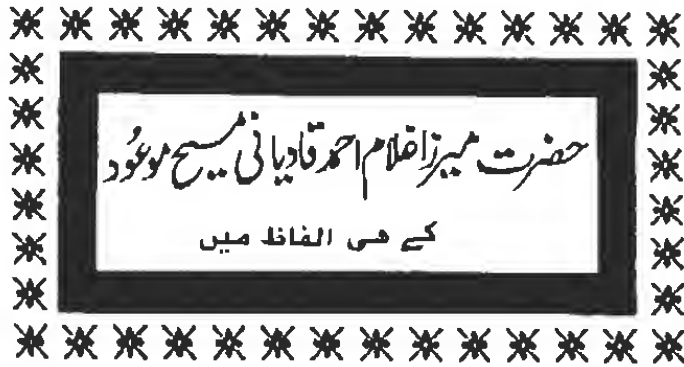
حضرت سید محمد خدایہ فرماتے ہیں:۔ الہامی عبارات میں مرہم اور عیسیٰ سے ہیں یہی مراد ہوں میری نسبت ہے لہذا کیا کہیے وہی الہامی مرہم کہ جو آج آوا تھا۔ (سید محمد رفیع جلد ۱۸ ص ۵۹۷)

سچ بات کو جھوٹ کے پردوں میں نہ چھپاؤ اور اگر تمہیں سچائی کا  
علم ہو جائے تو اس کو جان بوجھ کر اپنے تک نہ روکے رکھو  
(القرآن)

حضرت بانی سلسلہ احمدی فرماتے ہیں:-

مجھے صرف اپنے دسترخوان اور روٹی کی فکر تھی۔

(نورالامین، ۲۵، ۲۶، ۱۸، ۱۹۶۶ء)



احادیث نبویہ میں آنحضرتؐ کے حالات میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ پیشگوئی نہیں، قیام جوں کو  
متعلق ہے جو محراب میں کھڑے ہو کر زبان سے قرآن شریف پڑھتے اور دل میں روٹیاں گنتے ہیں۔

(فتح اسلام، ۲۵، ۲۶، ۱۸، ۱۹۶۶ء)

# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا  
وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ  
لَا تَعْلَمُونَ۔ یعنی یہ ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو بُری سمجھو اور وہ اصل میں تمہارے لئے اچھی ہو  
اور ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو دوست رکھو اور وہ اصل میں تمہارے لئے بُری ہو۔ اور  
خدا چیزوں کی اصل حقیقت کو جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

## حصہ اول

سؤنبر

فہرست مذاہین حصہ اول

- 2 • طرز پیدائش
- 4 • عمر و متعلق الہامات
- 6 • میراجوت کا کوئی دعویٰ نہیں
- 8 • ہم رسول اور نبی ہیں
- 11 • کرشن چونکہ کا دعویٰ
- 14 • میں خود خدا ہوں
- 17 • محمدی بیگم
- 30 • نوم لال بیگیاں
- 31 • حضرت مسیح آسمان سے اترینگے
- 38 • مولوی شادادہ صاحب امرتسری
- 49 • ڈاکٹر عبدالحکیم خان
- 53 • پیگمونی الہام اور کشف
- 56 • تین کو چار کرینوالا
- 57 • ملاکون اور احمدی
- 58 • الہام کا معدان
- 60 • حضرت امام حسینؑ
- 62 • سرسید احمد خان
- 64 • دائم الرفض مسیح
- 65 • گورو بابا نانک کاج بیت اللہ اور مسیح موعود
- 66 • حصہ دوم

میں جس کا نام غلام احمد اور باپ کا نام میرزا غلام مرتضیٰ ہے قادیان ضلع گورداسپور  
 پنجاب کا رہنے والا ایک مشہور فرقہ کا پیشوا ہوں جو پنجاب کے اکثر مقامات میں پایا جاتا ہے۔  
 (تشفیع الغلام ص 3 رخ ویدیا 178)

\*\*\*\*\*  
 حضرت یحییٰ مہدی کا  
 پیدائش / وفات  
 \*\*\*\*\*

پہلے لڑکی ہیٹ میں سے نکلی اور بعد اس کے میں نکلا

مسح موعود کی نظر زبیر اللہ

سنت کا سہرا فرماتے ہیں

چہرہ بکمال و تمام دورہ حقیقت آدمی ختم ہو۔ وہ خاتم ملاولاد ہو یعنی اس کی موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی عورت کے ہیٹ سے نہ نکلے۔ اب یاد رہے کہ اس بندہ حضرت احدیت کی پیدائش جسمانی اس پیشگوئی کے مطابق بھی ہوئی۔ یعنی میں تو اب پیدا ہوا تھا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام جنت تھا۔ اور یہ الہام کہ یا آدم اسکن انت و زوجك الجنة جو آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے۔ اس میں جو جنت کا لفظ ہے اس میں یہ ایک لطیف اشارہ ہے کہ وہ لڑکی جو میرے ساتھ پیدا ہوئی اس کا نام جنت تھا۔ اور یہ لڑکی صرف سات ماہ تک زندہ رہ کر فوت ہو گئی تھی۔ غرض چونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام اور الہام میں مجھے آدم صفی اللہ سے مشابہت دی

(نراقۃ القلوب: ص ۳۵۱، ج ۱۵، ص ۴۷۹)

سنت کا سہرا فرماتے ہیں

کرم خاکی ہوں سر پائیے ز آدم زاد ہوں ہوں شری جائے عزت اور انسانوں کی عا

مجھے آدم کی نحو اور طبیعت اور واقعات کے مناسب حال پیدا کیا گیا ہے۔ چنانچہ وہ واقعات جو حضرت آدم پر گذرے۔ منجملہ اُن کے یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش زوج کے طور پر تھی۔ یعنی ایک مرد اور ایک عورت ساتھ تھی۔ اور اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی۔ یعنی جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا۔ اور پہلے وہ لڑکی ہیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا۔ اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا۔ اور میں اُن کیلئے خاتم الاولاد تھا۔ اور یہ میری پیدائش کی وہ طرز ہے جس کو بعض اہل کشف نے مہدی خاتم الولاہیت کی علامتوں میں سے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ وہ آخری مہدی جس کی وراثت کے بعد اور کوئی مہدی پیدا نہیں ہوگا۔ خدا سے براہ راست ہدایت پائے گا۔ جس طرح آدم نے خدا سے ہدایت پائی۔ اور وہ اُن علوم اور اسرار کا حامل ہو گا جن کا آدم خدا سے حامل ہوا۔ اور ظاہری مناسبت آدم سے اس کی یہ ہوگی کہ وہ بھی زوج کی صورت پیدا ہوگا۔ یعنی مذکر اور مؤنث دونوں پیدا ہوں گے۔ جس طرح آدم کی پیدائش تھی کہ اُن کے ساتھ ایک مؤنث بھی پیدا ہوئی تھی یعنی حضرت خوا علیہا السلام۔ اور خدا نے جیسا کہ ابتدا میں جوڑا پیدا کیا۔ مجھے بھی اس لئے جوڑا پیدا کیا کہ تا اولیت کو آخریت کے ساتھ مناسبت تمام پیدا ہو جائے۔ (نراقۃ القلوب: ص ۳۵۱، ج ۱۵، ص ۴۷۹، ۴۸۰)

۱۔ آدم: تو اور تیری  
بہوی جنت میں رہو  
ابقرہ: ۳۶

مسح موعود کا کیا:  
جس طرح آدم اپنے  
کا نام جو میری نسبت  
میں  
پیشگوئی ہے  
۲۶۹  
برائین اللہ: ص ۳۵۱

مسح موعود کا کیا:  
جس طرح آدم نے  
کہ عورت کوئی اور  
پہلے مسیح کا شیل بن کر  
آئے تھے  
میشیل ہمیشہ دنیا میں  
ہوتے رہتے ہیں  
۱۷۹  
ازالہ لولام جلد ۳

زوج اس کو کہتے ہیں  
کہ کسی عورت کو  
خوالہ حقیقت اپنی جوڑ  
بنائے شیل تمام  
فقون کو مد نظر رکھ  
کراپنے نکاح میں  
لا رہے  
آیت اعراف جلد ۱۵



حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

شیخ محمد الدین ابن العربی نے قصہ دوسرے حکم میں نصِ شیت میں لکھا ہے۔ ہم مناسب دیکھتے ہیں کہ اس جگہ شیخ کی اصل عبارت نقل کر دیں اور وہ یہ ہے۔ ”وعلیٰ قدم شیت یکون آخر مولود یولد من هذا النوع الانسانی، وهو حاصل اسرارہ۔ ویس بعدہ ولد فی هذا النوع فهو خاتم الاولاد۔ وتولد معه اخت له فتخرج قبله ویخرج بعدہا یکون رأسہ عند رجلیہا۔ ویكون مولدہ بالعینین ولختہ لخت بلدہ۔ ویسری العقم فی الرجال والنساء فیکثر النکاح من غیر ولادۃ۔ ویدعوہم الی اللہ فلا یجاب یسے کامل انسانوں میں سے آخری کامل ایک لڑکا ہوگا جو اصل مولد اس کا چچن ہوگا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ قوم مغل اور ترک میں سے ہوگا۔ اور ضروری ہے کہ عجم میں سے ہوگا نہ عرب میں سے۔ اور اس کو وہ علوم اور اسرار دیئے جائیں گے جو شیت کو دیئے گئے تھے۔ اور اس کے بعد کوئی اور ولد نہ ہوگا اور وہ خاتم الاولاد ہوگا۔ یعنی اس کی وفات کے بعد کوئی کامل بچہ پیدا نہیں ہوگا۔ اور اس فقرہ کے یہ بھی معنی ہیں کہ وہ اپنے باپ کا آخری فرزند ہوگا۔ اور اُس کے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوگی جو اُس سے پہلے نکلے گی۔ اور وہ اُس کے بعد نکلے گی۔ اُس کا سر اُس دختر کے پیروں سے ملا ہوا ہوگا۔ یعنی دختر معمولی طریق سے پیدا ہوگی کہ پہلے سر نکلے گا اور پھر پیر۔ اور اُس کے

پیروں کے بعد بلا توقف اُس پسر کا سر نکلے گا (جیسا کہ میری ولادت اور میری توأم ہمیشہ کی اسی طرح ظہور میں آئی۔) (تراویح ص 357، 358، 359، 360، 361، 362، 363، 364)

میری جنائنے والی دانی کی تحریری شہادت میرے پاس موجود ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

براہین احمدیہ میں آج سے بائیس برس پہلے میری نسبت خدا تعالیٰ کی یہ وحی شائع ہو چکی ہے کہ اُردت ان استخلف فخلقت ادم اس میں بھی اشارہ تھا کہ اول میں بھی توأم تھا اور آخر میں بھی توأم۔ اور میرا توأم پیدا ہونا اور اول لڑکی اور بعد میں اُسی محل سے میرا پیدا ہونا تمام گاؤں کے بزرگ سال لوگوں کو معلوم ہے۔ اور جنائنے والی دانی کی

تحریری شہادت میرے پاس موجود ہے۔ (تراویح ص 357، 358، 359، 360، 361، 362، 363، 364)



مسیح موعود نے فرمایا  
یہ بات میرا ابد اولیٰ  
تاریخ سے ثابت ہے  
کہ آئندہ داری غاری  
شریعت خاندانِ شاد  
سے اور خاندانِ عالم  
سے تھی۔  
وہی قلمی کا ازالہ ہے  
217

مسیح موعود نے فرمایا:  
میں آج میری ولادت تو نہیں  
میں تھوکتی خاندان میں  
سے ہوں۔ میری بیٹی  
دادیاں مشہور اور  
مسیح النسب سادات  
میں سے تھیں گی  
نزد الیچ جلد 18

دوسرے مطالب یہ ہے کہ اس  
کے خاندان میں تو سکا خون  
ملا ہوا ہوگا۔ جلد خاندان  
جوانی شہادت کی خاطر  
مطلبہ خاندان کے تاج اس  
پیشہ کو کا معدن ہے جو  
اگر مسیح دیا ہے جو نہ  
فرمایا کہ یہ خاندان نامی  
الاصل ہے تھوکتی تو مسیح اور  
مشہور و محترم ہے کہ  
اگر کامی اور دادیاں ملنا  
مطلبہ خاندان سے ہیں اور  
وہ معنی الاصل میں تھوکتی  
چونکہ رہنے والی ہے  
209  
تقیقہ الاول جلد 22



حضرت ہانی سلسلہ محمدیہ فرماتے ہیں

✽ جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا اس دعویٰ میں ضرور یہ کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کرے اور نیز یہ بھی کہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پروردگار نازل ہوئی ہے۔ اور نیز خلق اللہ کو وہ کلام سنائے جو آپ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے اور ایک اُمت بنا دے جو اس کا وہی سمجھتی اور اس کی کتاب کو کتاب اللہ جانتی ہو۔  
(آئینہ کلاہت اسلام جلد 5 ص 344)

حضرت سید محمد فرماتے ہیں

✽ میں جیسا کہ اہلسنت جماعت کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو مانتا ہوں۔ جو قرآن اور حدیث کی دوسرے مسلمہ ثبوت ہیں۔ اور سینا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وہی رسالت حضرت آدم صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔  
(مجموعہ فتاویٰ و مسائل جلد 1 ص 23)

حضرت نامہ اول فرماتے ہیں

”ہم مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں“

## میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں

اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں۔ یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں۔ یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے اور ہر او را امت بنیہ استغاضہ کسی نبی کے خداتعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں۔ (مجموعہ احکام، اراگست ۱۸۸۹ء)

حضرت سجاد مودود فرماتے ہیں:

”خدا وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول نہیں بھیجا جائیگا۔“ (ص ۴۱۶)

(ازالہ اراگست ۱۸۸۹ء ج ۱ ص ۴۱۶)

صبح موعود آیت خاتم النبیین کا ذکر کر کے فرماتے ہیں

”وہ رسول اللہ ہے اور ختم کر دیا نبیوں کا۔ یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئیگا۔“ (ص ۴۱۶)

”قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ نیا رسول ہو یا پرانا کیونکہ رسول کو علم دین توسط جبریل ملتا ہے اور باب نزول جبریل پر پیرائے وحی رسالت مبادی ہے۔“ (ص ۵۵)

(ازالہ اراگست ۱۸۸۹ء ج ۱ ص ۵۵)

حضرت سجاد مودود فرماتے ہیں:

”میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔“

(آسمانی فیصلہ ص ۳۰۰ ج ۱ ص ۳۲۲)

حضرت اہل اسلام فرماتے ہیں:

”ہم مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں“

(مجموعہ اشتہارات جلد ۱ ص ۲۹۷) ۲۴ جنوری ۱۸۹۷ء

حضرت سجاد مودود فرماتے ہیں:

”كَفَاكَمْ فُخْرًا اِنَّ اللّٰهَ اَفْضَلُكُمْ وَحَيِّهُ مِنْ اَدَمَ وَخَتَمَ عَلٰی نَبِيٍّ كَانَتْ بَنِيكُمْ وَبَن اَوْضَلَكُمْ رَا التَّبْلِيغُ ص ۳۳۳

”کہ تمہارے لیے یہی کافی فخر ہے (اے اہل عرب!) کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کا آغاز آدم سے کیا اور ایک عظیم الشان نبی پر ختم کی جو تم میں سے اور تمہارے ملک سے ہے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص ۲۳۱) ۲۴ جنوری ۱۸۹۷ء

حضرت سجاد مودود فرماتے ہیں:

یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسری الہی کا مداد ہمیشہ کیلئے بند ہو گیا ہے۔

(فیصلہ برائیں احوال جلد ۱ ص ۳۵۶) ۲۴ جنوری ۱۸۹۳ء

حضرت سجاد مودود فرماتے ہیں:

میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں یہ آپ کی غلطی ہے یا آپ کسی خیال کو کہہ رہے ہیں کیا یہ ضروری ہو کہ جو الہام کا دعویٰ کرنا ہو وہ نبی بھی ہو جائے۔

XXXXXX (جنگ مقدس ص ۷۴ ج ۱ ص ۱۵۶) ۲۴ جنوری ۱۸۹۳ء

صبح موعود کا اہم: کوئی نہیں کہ میرا نبوت میں کہ خدیجی کردہ (اربعین ج ۲ ص ۲۶ ج ۱ ص ۳۶۵)

صبح موعود کے کہا: میں نے نبوت کا دعویٰ کیا اور نہ ہی اپنے آپ کو نبی کہا یہ شریعت میں نہ تھا کہ میں دعویٰ نبوت کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور نہ ہی دعویٰ نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں۔ (ص ۵۵)

مداد کا ازالہ نہیں ہو سکتا: صبح موعود کی کوئی نہیں کہ میرا نبوت میں کہ خدیجی کردہ (اربعین ج ۲ ص ۲۶ ج ۱ ص ۳۶۵)

”حضرت مسیح موعود نے اپنا دعویٰ نبوت واپس لے لیا۔

۵۰ آپ نے اُس وقت اسی کا ترمیم فرمایا اور لکھا کہ ہمیں دینی بہت ہے۔

کتابہ و اختیال فرمائیے

(1765-1775)

אברהם בן יצחק בן יצחק בן יצחק

منزلت دنیا محدود ہے مگر منزلتِ خدا

الحمد لله، والحمد لله الذي جعل رسوله خاتم النبيين۔ اما بعد! انہیں مسلمانوں  
 کی خدمت میں لگاتار شہد ہوا کہ اس عاجز کے رسائل فتح الاسلام کو تو بیع مرام و افراط الوہام  
 میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک مختصر میں بھی ہوتا ہے یا یہ کہ محاشیت جزدی  
 جوت ہے یا یہ کہ محدث خود ناقص ہے۔ یہ تمام الفاظ معنی معنوں پر محمول نہیں ہیں۔ بلکہ  
 صریح ہدای کے سے ان کے لغوی معنوں کے رو سے یہاں کہے گئے ہیں۔ ورنہ حاشا و کلام مجھے  
 خبر غیبی کا کبریاں عز و جلال نہیں ہے۔ بلکہ جیسا کہ میں کتاب انزالہ اوہام کے صفحہ ۱۳ میں لکھ چکا  
 ہوں۔ میرا اس بات پر ایمان ہے کہ میرے مسند و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 خاتم النبیین ہیں۔ سو میں تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ  
 ان نظروں سے محض ہیں اور ان کے دلوں پر یہ افلاک شاق ہیں تو وہ ان الفاظ کو ہم ترس و  
 تصور فرما کر رہ جائیں گے۔ اس کے ساتھ کہ الفاظ میری طرف سے سمجھ میں نہ آئیں۔ کیونکہ کسی طرح کلام کو مسلمانوں  
 میں تفرقہ اور افتاق ڈالنا منظور نہیں ہے۔ جس حالت میں ابتداء سے میری نیت میں ہیں کہ  
 انہیں صلی اللہ علیہ وسلم پر جانتا ہے اس لفظ کا بیکار و لغو نہ بنی نہیں ہے بلکہ صریح حدیث و کلام  
 جس کے معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مقرر ہوا ہے۔ یعنی اس لفظ کی نسبت  
 فرمایا ہے۔ ان ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 انہ یامان انہ من قبلکم۔ ان بنی اسرائیل رجلا واحدکم۔ وامن غیور ان یکدرا  
 انہ یامان انہ من قبلکم۔ ان بنی اسرائیل رجلا واحدکم۔ وامن غیور ان یکدرا  
 باب مناقب حضرت پیر چیمہ اپنے مسند ان بھائیوں کی اور لکھائے گئے اس لفظ کو دوسرے پر ایسے  
 میں بیان کرنے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ سو دوسرا یہ ہے کہ میرے لفظ نبی کے معنی  
 کا لفظ ایک جگہ نہیں لیں اور اس کو دینی لفظ نبی کی جگہ لانا جو خیال فرمایا۔

(مجموعه پنجاه و نه بهار اول ۱۳۹۲ - ۱۳۹۳ شمسی)

44

## امستی نبی؟!!

مفتر شیخ محمد ابنی کناب ایام الفسخ میں فرماتے ہیں

اب ہم حق کے طالبوں کے لئے بن بیہودہ اقوال کا رد کرتے ہیں تا معلوم ہو کہ ہمارے خلاف مولوی لدوان کے اسی قسم کے شاگرد کس قدر معیشت سے دُور جا رہے ہیں۔  
(ردالمصلح، ج ۱، ص ۳۵۰)

( ہمارے مخالف مولوی کہتے ہیں کہ )

قولہ: اے نبی پر کر نہیں آئیگا۔ اتنی ہو کر آئیگا۔ مگر نبوت اس کی شان میں مقرر ہوئی۔

(حضرت کی یہ مہر اور فریاد ہے)

۱۔ جیکر شاہن نبوت اُس کے ساتھ ہوگی اور خدا کے علم میں وہ نبی ہوگا تو بلاشبہ اس کا دنیا میں اُتنا مقہم نبوت کے  
 ۱۱۵/۱۱۶  
 ابدالہ علم خدائے عظیم

(دایم الصلح، فی وجع حاله  $\frac{411}{2}$  بنوری ۱۸۳۹ء)

۵۰۳) کہنا کہ نہت کا دعویٰ کیا ہے کس قدر حیلالت کس قدر حماقت اور کس قدر حق سرخوشی ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۳۷۷ و ۳۷۸)



ہی مسلمان کسی دوسرے دھرم کے پیروں سے پیڑ ہے جو ولایت کا جھوٹا مدعی ہو

(سنت احمد: ۵۰)

## نبی ہونے کا دعویٰ

میں صاحب الشریعت بھی ہوں

حضرت ابی اسلمہ فرماتے ہیں:

... شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر لایے ہیں، ان کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کے واسطے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ (ترمذی: ۲۶۷۷)

۵۵ ۵۵

حضرت سید محمود فرماتے ہیں:

... جس طرح قانون کے پاس رسول بھیجا گیا تھا وہی القلام کو بھی الہام ملے ہیں کہ تو بھی ایک رسول ہے جیسا کہ قرآن کی طرف ایک رسول بھیجا گیا تھا۔ (معارف: ۲۵۸)

۵۵ ۵۵

حضرت سید احمد فرماتے ہیں:

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (فتح البلاد: ۱۹۰)

۵۵ ۵۵

حضرت ابی اسلمہ فرماتے ہیں:

... میں خدا تعالیٰ کی ہولناکی سے مشرت ہوں اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا۔ چنانچہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قریب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا اور انہوں نے اس کی کثرت کی وجہ سے اس نے یہ نام ہی رکھا ہے۔ (موسس: ۵۲۷، ۱۱، ۱۲، ۱۳)

۵۵ ۵۵

حضرت سید احمد فرماتے ہیں:

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اللہ نبی ہیں۔" (بزم مراد: ۱۹۰)

۵۵ ۵۵

انوار اہم میں بھی آپ نے تحریر فرمایا ہے:-

"ہاں یہ سچ ہے کہ اُنہوں نے اسے کوئی بھی کہا گیا ہے اور اتنی ہی... (۱۱۱)

۵۵ ۵۵

تفسیر: ۷، کتاب خدا

میں خود فرمایا:  
یا اللہ اگر میں نبی ہوں  
تو میرا سلام میں ہوں  
خدا تعالیٰ! ۱۹۰  
۱۹۰

میں خود فرمایا:  
یا اللہ اگر میں نبی ہوں  
تو میرا سلام میں ہوں  
خدا تعالیٰ! ۱۹۰  
۱۹۰

میں خود فرمایا:  
یا اللہ اگر میں نبی ہوں  
تو میرا سلام میں ہوں  
خدا تعالیٰ! ۱۹۰  
۱۹۰

میں خود فرمایا:  
یا اللہ اگر میں نبی ہوں  
تو میرا سلام میں ہوں  
خدا تعالیٰ! ۱۹۰  
۱۹۰

... جہوٹے مٹی کو خدا خود ہلک کرتا ہے اور اس کو مہلت نہیں دی جاتی کیونکہ وہ خدا پر انصر  
کرتا ہے اور حق و باطل میں گڑبڑ ڈالتا چاہتا ہے۔

سید محمد زین العابدین  
رحمہ اللہ علیہ و آلہ و سلم  
ذی القعدة الحرام سنہ ۱۰۸۵  
قرآن مجید جلد اول  
کتاب الفرائض  
باب فی التبرعات  
فصل فی تبرع المال  
بسم الله الرحمن الرحيم

تو کہے کہ خوش گرامی میں رہا ہوں (خدا نے) حرم اسے ایک عرصہ تک حاصل دیتا رہتا ہے۔ (۵) مریضہ ۱۹

اپنے آخری خط مندرجہ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۵ء میں فرماتے ہیں :-  
 ”سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا  
 اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی دیکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر  
 قائم ہوں اس وقت تک جو اسوہ دنیا سے گزر جاؤں“ (ازالہ اہم رجحانہ ص ۱۷۱)

یہیں تک کہتا ہوں کہ میرا دعویٰ جھوٹا نہیں ہے خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے اور اس کی تائید میرے ساتھ ہے۔ اگر میں اس کی طرف سے مامور نہ ہوا ہوتا تو وہ مجھے ہلاک کر دیتا۔ اور میری ہلاکت ہی میرے کذب کی دلیل ٹھہر جاتی۔

۱۵۹۹/۱۰۰۰ جیل کی عورتوں کا گانا:  
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 لائیں لہذا کہہ کر کہنے نے نبی کریم ﷺ  
 آئے والے نبی کریم ﷺ اور انہوں نے  
 کر دیا ۲  
 (۱۵۹۹/۱۰۰۰ جیل کی عورتوں کا گانا)  
 ۴۰۰

قدیم ہے الہی منت اسی طرح پر ہے کہ میتھ کوئی کافر اور منکر نہایت دور جو کایا پاک اور شریعہ ہو کر اپنے ہاتھ سے اپنے لئے اسباب ہلاکت پیدا نہ کرے تب تک خدا تعالیٰ کی تعذیب کے طور پر اس کا ہلاک نہیں کرتا اور جب کسی منکر پر عذاب نازل ہونے کا وقت آتا ہے تو اس میں وہ اسباب پیدا ہو جاتے ہیں جنکی وجہ سے اس پر حکم ہلاکت لکھا جاتا ہے۔

(155, 12, 17, 155)

نہایت آسان کتاب ہے جس سے  
خوش رہیں شاعران کو بھی  
تھیں سیکھ کر دیتے ہیں  
اور جب وہ اپنی فطرت  
سے بے خبر ہو جائیں  
فہم کر دے کہ یہ اے صالح

رَبِّ إِنْ كُنْتَ رَجَدْتَ إِلَىٰ إِتْحَارَتِ طَرِيقِي

غیر طریقی انقلاب - فلاسفوں کی فن لیبٹیں ہندو (ال انقباج) را مواہب  
الروحان (۱۳۴) کے اے میرے رب! اگر تیرے علم میں میں نے ایک ایسا طریق اختیار کر رکھا  
ہے جو ظلم و ہجو کا راستہ نہیں تو مجھے اس بات سے صبح تک سلامت نہ پہنچاؤ۔

(وقتاً نیت / حدیث ۱۷۷)



بوقت نماز فجر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود وقات پاکے

(مطهرات مله 10 457)





معجزہ کبیرؑ کو خود فرماتے ہیں:

تو جیب کا مقام ہے کہ جو جب احادیثِ نبویہ کے دھمال تو ہندوستان میں پیدا ہو۔  
 اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے مینارِ دل پر جا اترے۔ (تہذیب کا لہر، ص ۲۹۸، ج ۲)

کرتن ہونے کا دعویٰ

## کرشن جی

یہ خدا کی وحی ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن ہے

حضرت مسیح موعودؑ اور ہندوؤں کے لئے

اور جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعودؑ کر کے بھیجا ہے ایسا ہی میں ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں اور میں عرصہ میں برس یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے زمین پر ہو گئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا یا یوں کہنا چاہیئے کہ روحانی حقیقت کے رُوسے میں وہی ہوں یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اُس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے۔ اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعودؑ ہے۔ میں جانتا ہوں کہ جاہل مسلمان اس کو سن کر فی الفور یہ کہیں گے کہ ایک کافر کا نام اپنے اوپر لیکر کفر کو مزید طرہ پر قبول کیا ہے۔ لیکن یہ خدا کی وحی ہے جس کے اظہار کے بغیر میں نہیں سکتا اور آج یہ پہلا دن ہے کہ ایسے بڑے جمع میں اس بات کو میں پیش کرتا ہوں کیونکہ جو لوگ خدا کی طرف سے ہوتے ہیں وہ کسی طاقت کرنے والے کی طاقت سے نہیں ملتے۔

رب و انج ہو کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا جس پر خدا کی طرف سے درج القدس اترا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے نعتیہ اور با اقبال تھا جس نے اریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا۔ وہ اپنے زمانہ کا درحقیقت نبی تھا جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں میں بگاڑ دیا گیا۔ وہ خدا کی محبت سے پُر تھا اور نیکی سے دوستی اور شتر سے دشمنی رکھتا تھا۔ خدا کا وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں اُس کا بروز یعنی اوتار پیدا ہوئے۔ سو یہ وعدہ میرے قہور سے پورا ہوا۔ مجھے منجملہ اور الہاموں کے اپنی نسبت ایک یہ بھی الہام ہوا تھا کہ ہے کرشن روڈر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے۔

میں کرشن سے محبت کرتا ہوں کیونکہ میں اس کا مظہر ہوں۔ اور ابجگہ ایک اور راز درمیان میں ہے کہ جو صفات کرشن کی طرف منسوب کئے گئے ہیں یعنی پاپ کا نشوونما کرنے والا اور ظالموں کی دجلہ کرنے والا اور ان کو پانے والا) یہی صفات مسیح موعودؑ میں پس گویا روحانیت کے رُوسے کرشن اور مسیح موعودؑ ایک ہی ہیں صرف قوی اصطلاح میں تغایر ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

’ایک ہند میں کرشن نام ایک نبی گذرا ہو جس کو  
رُڈر گو پال بھی کہتے ہیں (یعنی فنا کر دینا والا اور پرورش کرنے والا) اس کا نام بھی مجھے دیا گیا اور  
پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں  
اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے  
کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو یہی ہے آریہوں کا  
بادشاہ۔‘

(مقتبہ الہامیہ جلد ۲۱ ص ۵۲۱ و ۵۲۲)

۴۶۶۶

ایک شخص ایسا ہے کہ اس  
کا سر ہرگز نہ ابد نہ  
اڈوں میں جوئے پہلے پڑانے  
سکڑے نہ آند و ترسما حالت  
سہ اور ہر کچھ کہ میں اڈا  
ہوں تو ایسا شخص سراٹھ  
سردار کے اندر نہ دیکھتا  
ہے  
ماہر کت ہر اہل کت

کرشن جی کہاں ہیں!

رُڈیا شام کے وقت حضرت اقدس نے ذیل کی روایا بیان فرمائی کہ  
ایک بڑا تخت مربع شکل کا ہندوؤں کے درمیان بچھا ہوا ہے جس پر میں بیٹھا ہوا  
ہوں۔ ایک ہندو کسی کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ کرشن جی کہاں ہیں! جس سے سوال  
کیا گیا وہ میری طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ یہ ہے۔ پھر تمام ہندو روہیہ وغیرہ منہ کے  
طور پر دینے لگے۔

(حضرت جید ص ۱۵۷)

۴۶۶۶ ۴۶۶۶ ۴۶۶۶

سید مسیح موعود فرماتے ہیں

مسیح موعود اور مہدی اور دو آل تینوں مشرق میں ہی ظاہر ہوں گے

3

تحدید کواریت جلد ۱ ص ۱۷۱

حضرت ہال سلسلہ فرماتے ہیں:-

میرا دعویٰ ہے کہ میں ہی مسیح موعود اور مہدی موعود ہوں

حدیث میں مہدی کے متعلق لکھا ہے

تحدید کواریت جلد ۱ ص ۱۷۱

مفسر علی اندھیرہ وسلم نے فرمایا:

كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوْلَاهَا وَالْمُهْدِيُّ وَسَطُهَا وَالْمَسِيحُ آخِرُهَا  
والمتشکوۃ جلد ۲ ص ۲۸۸ باب ثواب هذا الاۃ (کہ وہ امت کیسے چلے ہو سکتی ہے  
جس کے شروع میں میں ہوں اور اس کے وسط میں ایک المہدی ہوگا اور آخر میں مسیح ہوگا)

(ذاتیۃ الحدیث ص ۲۷۹)

اِنَّ مَلٰٓئِكَةَ اٰمُرًاۤ اِیَّوْهُمۡ یَقۡرَءُ عَلَیْہِمْ ذٰلِکَ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰمُ الْغُیۡوۡمِ  
 یعنی جو شخص یہ بات کہو کہ میں خدا ہوں بخیر اس سے پہلے خدا کے توہم اسکو جو تم کی سزا دینگے۔ (الاحقاف: ۲۰)

\*\*\*\*\*  
 عزت یہاں سے فرمائی  
 میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں  
 \*\*\*\*\*



میں خود خدا ہوں

میرے اعضاء میرے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اعضاء ہیں

حضرت کا سرور (۱۷۱) ہے:

میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا  
اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا اور میں ایک سودا خدا برتن کی طرح ہو گیا ہوں۔  
یہاں شے کی طرح جسے کسی دوسری شے نے اپنی جبل میں دبا لیا ہو اور اسے اپنے اندر باطن  
مخفی کر لیا ہو یہاں تک کہ اس کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہ گیا ہو۔ اس اشیا میں نے دیکھا کہ  
اللہ تعالیٰ کی روح مجھ پر محیط ہو گئی اور میرے جسم پرستولی ہو کر اپنے وجود میں مجھے پہنچا کر لیا۔  
یہاں تک کہ میرا کوئی ذہن بھی باقی نہ رہا اور میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے اعضاء اس کے اعضاء  
اور میری ہڈیاں اس کی ہڈیاں اور میرے کان اس کے کان اور میری زبان اس کی زبان بن گئی تھی۔ میرے  
رہنے کے لیے پڑا اور لیا پڑا کہ میں باطن اس میں ہو گیا اور میں نے دیکھا کہ اس کی قدرت اور  
وقت مجھ میں جوش مالت اور اس کی الوہیت مجھ میں موجود ہے۔ حضرت عزت کے خیمے میرے  
دل کے چاروں طرف لٹکائے گئے اور سلطان بھیرت نے میرے نفس کو پس ڈالا۔ سو تو میں  
میں ہی رہا اور نہ میری کوئی تمنا ہی باقی رہی۔ میری اپنی عمارت گر گئی اور رب العالمین کی عمارت نظر آنے  
لگی اور الوہیت مجھ سے زور کے ساتھ مجھ پر غالب ہوئی اور میں سر کے بالوں سے نازن پنک اس کی  
طرف کیسے لیا۔ پھر میں ہر منفرد ہو گیا جس میں کوئی پوست نہ تھا اور دیا تیل بن گیا لیس میں کوئی تیل  
نہیں تھی اور مجھ میں اور میرے نفس میں جہاں ڈال دی گئی۔ پس میں اس شے کی طرح ہو گیا جو نظر نہیں  
آتا یا اس قطرہ کی طرح جو دیا میں جلتے اور دیا میں کو اپنی چادر کے نیچے چھپا لے۔ اس حالت  
میں میں نہیں جانتا تھا کہ اس کے پہلے میں کیا تھا اور میرا دھوکا کیا تھا۔ الوہیت میری رگوں اور  
پیشوں میں سرایت کر گئی اور میں باطن اپنے آپ سے کھو گیا اور اللہ تعالیٰ نے میرے سب  
اعضا اپنے کام میں لگائے اور اس زور سے اپنے قبضہ میں کر لیا کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں۔  
چنانچہ اس کی گرفت سے میں باطن معدوم ہو گیا۔ اور میں اس وقت یقین کرتا تھا کہ میرے اعضاء  
میرے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اعضاء ہیں۔ اور میں خیال کرتا تھا کہ میں اپنے سارے وجود سے  
معدوم اور اپنی ہویت سے قطعاً نکل چکا ہوں اب کوئی شریک اور منازع روک کر سنے والا  
نہیں۔ خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور علم اور عقل اور شریعت اور  
حرکت اور سکون سب اسی کا ہو گیا۔ اور اس حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام  
اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمال  
صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی پھر میں نے ذرات حق کے موافق اس کی  
ترتیب و تفریق کی۔ اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان و دنیا کو  
پیدا کیا اور کہا انا زینا السماء الدنيا بخصا بیح۔ پھر میں نے کہا اب ہم انسان  
کو اس کے غلام سے پیدا کریں گے۔ پھر میری مالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہو گئی  
اور میری زبان پر جاری ہوا ارددت ان استخلف فخلق آدم۔ انا خلقنا الانسان  
فی احسن تقویم۔

(کتاب البرزخ و بعد از موت ص ۱۱۱ و ۱۱۲) ۱۷۱

میں خود خدا ہوں  
میں کشف جس کو قرآن شریف  
میں اظہار علی الغیب میں خبر  
میں صحت علم پر مشتمل جو ہے  
وہ ہر آدم کو عطا نہیں کیا  
چنانچہ ہرگز نہ دیا تو دیا  
چنانچہ اور ناقص تھا  
کشف اور اتمام ناقص تھا  
ہے ہر بلا قرآن کریم  
شرمندہ کرتا ہے

مقتبہ الہدی ۱۴  
۴۶۲  
۱۶

اعضا کی عبادات میں  
میں تشبیہ کی قطعاً کشف  
ہیں مگر دوسری  
معدومات میں کئی طرح  
کو احتمال ہیں۔ اس لئے  
محققین صوفیہ نے فرمایا ہے  
کہ یہ کشف کو قرآن  
سنت پر عمل کر کے دیکھ  
اگر ان سے نزاع نہ ہو  
تو یقین کیجئے۔ ورنہ  
جہ تکلف و کسر دے  
تفسیر مولانا شبیر احمد خان  
الجن ۲۶۲۶

جو کسی عبادت کے پیش سے  
پہلے جو تہ پھر یہ خیال کرتا  
ہے کہ میں خدا ہوں تمام  
مکملاتوں سے بدتر ہے  
جو کہ استعارات بدستور



حضرت سید محمد فرماتے ہیں:-

عجل جسدہ الخوار

"میرے کاموں کے ساتھ تم مجھے شناخت کرو گے (برسات اور طوفان سے)"

## باب برکت غورنہ

حضرت سید محمد فرماتے ہیں:-

پھر خدا نے کریم جلت ثلثہ مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا۔  
اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بدھن کو اس  
کے بعد پائے گا۔ تیری نسل بہت بڑی ہوگی۔۔۔ اور ایک اُچھا بڑا گھر تھوڑے سے آباد کرے گا۔

یہ ایک پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے جو دہم بڑھئی شہید کے اشتہاد میں شائع ہو چکی۔ جس کا  
مآصل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس عاجز کے مخالف اور منکر رشتہ داروں کے حق میں نشان کے  
طور پر یہ پیشگوئی کیا ہے کہ ان میں سے جو ایک شخص احمدیگ نام ہے۔ اگر وہ اپنی بڑی لڑکی  
اس عاجز کو نہیں دے گا تو تین برس کے عرصہ تک بلکہ اس سے قریب فوت ہو جائے گا۔ اور  
وہ جو نکاح کرے گا وہ درز نکاح سے اڑھائی برس کے عرصہ میں فوت ہوگا۔ اور آخر وہ  
عورت اس عاجز کی بیویوں میں داخل ہوگی۔ سو اس جگہ اُچھے ہوئے گھر سے وہ اُچھا بڑا  
(آئینہ کلمات اسلام - جلد 5 صفحہ 48 و 49) گھر فرما رہے۔ ۱۲ منہ

سید محمد نے نہایت جان  
بگم صاحب سے ۱۸۸۶ء میں  
شادی ہوئے تھے۔  
اس کا صاحب صاحب  
نہیں تھے۔

(مجموعہ اشتہادات جلد اول ص ۱۵۲)

حضرت سید محمد فرماتے ہیں:-

عاجز نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہاد میں یہ پیشگوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے بیان کی تھی۔ کہ  
اس نے مجھے بشارت دی ہے کہ بعض بابرکت عورتیں اس اشتہاد کے بعد بھی تیرے نکاح میں  
آئیں گی اور ان سے اولاد پیدا ہوگی۔ اس پیشگوئی پر ملشی صاحب فرماتے ہیں کہ الہام کئی قسم کا ہوتا  
ہے۔ نیکوں کو نیک باتوں کا اور نانیوں کو عورتوں کا۔  
(سرمد بیستم آریہ - جلد 3 صفحہ 378) (شہادت نگار اخبار راجستھان)

(مجموعہ اشتہادات جلد اول ص 130 ستمبر ۱886ء)

حضرت سید محمد فرماتے ہیں:-

اگر انسان اپنے نفس کا میلان اور غلبہ شہوات کی طرف دیکھے اور اس کی نظر  
بار بار خراب ہوتی ہو تو زنا سے بچنے کے لئے دوسری شادی کر لے۔  
(مذکرات جلد 7 ص 64)

قرآن میں ارشاد ہے:  
فرما کہ: مومنوں  
کے کہہ دیجئے کہ اپنی  
نکاحی بیوی رکھ کر رہو۔

(النور: 30)

بیاد کرنا مست ہونے سے بہتر ہے۔ ۵ اگر بقیہ ۴-۹



خدا نے قسار و حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی بُرا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ مذ نکاح سے اڑھائی سال تک فوت ہو جائے گا۔

حضرت ابی سلیمان مرید فرماتے ہیں:

یہ لوگ جو مجھ کو میرے دعویٰ الہام میں منکار اور دو ٹوک خیال کرتے تھے اور اسلام اور قرآن شریف پر طرح طرح کے اعتراض کرتے تھے اور مجھ سے کوئی نشان آسانی مانگتے تھے تو اس وجہ سے کئی دفعہ ان کے لئے دُعا بھی کی گئی تھی۔ سو وہ دعا قبول ہو کر خدا تعالیٰ نے یہ تقریب قائم کی کہ والد اس دختر کا ایک اپنے ضروری کام کے لئے ہماری طرف ملحق ہوا تفصیل اس کی یہ ہے کہ نامبروہ کی ایک ہمیشہ ہمارے ایک چچا زاد بھائی غلام حسین نام کو بیاہی گئی تھی غلام حسین عرصہ پچیس سال سے کہیں چلا گیا ہے اور مفقود الخبر ہے۔ اس کی زمین ملکیت جس کا حق ہمیں پہنچتا ہے نامبروہ کی ہمیشہ کے نام کا خدات سرکاری میں درج کرادی گئی تھی اب حال کے بندوبست میں جو مبلغ گوردھنوں میں جاری ہے نامبروہ اپنے ہمارے خط کے مکتوب الیہ نے اپنی ہمیشہ کی اجازت سے یہ چاہا کہ وہ زمین جو چار ہزار یا پانچ ہزار روپیہ کی قیمت کی ہے اپنے بیٹے محمد بیگ کے نام بطور ہبہ منتقل کرادیں چنانچہ ان کی ہمیشہ کی طرف سے یہ ہبہ نامہ لکھا گیا۔ چونکہ وہ ہبہ نامہ بجز ہماری رضامندی کے بیکار تھا۔ اس لئے مکتوب الیہ نے ہمتا تر بلجور و انکسار ہماری طرف رجوع کیا تاہم اس ہبہ پر راضی ہو کر اس ہبہ نامہ پر دستخط کر دیں اور قریب تھا کہ زخما کر دیتے۔ لیکن یہ خیال آیا کہ جیسا کہ ایک مدت سے بڑے بڑے کاموں میں ہماری عادت ہے جناب الہی میں استعاذہ کر لینا چاہیے۔ سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا۔ پھر مکتوب الیہ کے متواتر اصرار سے استعاذہ کیا گیا۔ وہ استعان کیا تھا گویا آسانی نشان کی درخواست کلافت آپہنچا تھا جس کو خدا تعالیٰ نے اس پہلو میں ظاہر کر دیا۔

اس خدا نے قسار و حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبتانی کر اور ان کو کبدرے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو ایشتمہار ۲۰ فروری ۱۸۸۸ء میں درج ہیں۔ لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی بُرا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ مذ نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کئی کراہمت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔

(الحمد للہ شہادت مبداء اول ۱۵۲ و ۱۵۳) جولائی ۱۸۸۸ء

## کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے

منزلتِ نبیؐ موعود نے تحریر فرمایا

پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الہیہ کی دخترکھان کو جس کی نسبت حفاظت کی گئی تھی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکلنے میں لاوے گا اور بے دینوں کو مسلمان بناوے گا اور اگر ہوں میں ہدایت پھیلاوے گا چنانچہ عربی الہام اس بار سے میں یہ ہے۔ کذا بواہیا متنا وکانوا بھا يستهنون ۛ فسيفكفیکهم الله ۛ ریدھا الیک لا تبدیل لکلمات الله ۛ ان ربک نعال لہا یرید۔ امت می رانا معک۔ عسی ان یبعثک ربک مقاماً حمیداً۔ یعنی انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا اور وہ پہلے سے منہی کر رہے تھے سو خدا تعالیٰ ان صعب کے مدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مددگار ہو گا اور انجام کار اس کی اس لڑائی کو تہمدی طرٹ واپس لائے گا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں اور عنقریب وہ مقام تجھے ملے گا جس میں تیری تعریف کی جائے گی یعنی گواہوں میں آتش اور نادان لوگ بد بطنی اور بطنی کی راہ سے ہر گئی کرتے ہیں اور نالائقی باتیں مہرے پر آتے ہیں۔ لیکن آخر خدا تعالیٰ کی مدد کو دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور سچائی کے کھنسنے سے ہاتھوں طرٹ سے تعریف ہوگی۔

(محمدؐ شہادت بعد اذان ۱۵۸۰ھ ۱۸۶۸ء)



اگر یہ الہام خدا تعالیٰ کی طرف سے تھا اور اس پر اعتماد کی تھا تو پھر پوشیدہ کیوں دکھا اور کیوں اپنے خط میں پوشیدہ رکھنے کے لئے تاکید کی اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ایک شاہکی

معاذ تھا

(محمدؐ شہادت بعد اذان ۱۵۸۰ھ ۱۸۶۸ء)

## ماہم اور سنیٹا

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :-

... خدا تعالیٰ ہمارے کتبے اللہ قوم میں سے ایسے تمام لوگوں پر کہ ہم اپنی  
بی بیہوشی اور بد رفتاری کی حمایت کی وجہ سے ہیشگوئی کے مزاج ہونا چاہیں گے اپنے قہری  
نشان نازل کرے گا اور ان سے لڑے گا اور انہیں انواع اقسام کے ہڈیوں میں مبتلا کر  
دے گا

ایک عرصہ سے یہ لوگ جو میرے کتبے سے اور میرے انقلاب میں کیا مرد اور کیا عورت  
مجھے بیہوشی دہا کی ہیں مگر اور روکا نہ داریاں کرتے ہیں اور بعض نشانوں کو دیکھ کر بھی  
قائل نہیں ہوتے :-

اگر ان میں کچھ نصیران اور کائنات میں اس رشتہ کی درخواست کی کچھ ضرورت نہیں  
تھی بسبب منہدوں کو خدا تعالیٰ نے پورا کر دیا تھا۔ وہ بھی عطا کی اور ان میں سے وہ لڑکا بھی جو  
دین کا چٹخ ہوگا۔

.... پس یہ رشتہ جس کی درخواست کی گئی ہے جس بل  
نشان کے ہے مگر اتنا لے اس کتبہ کے منکرین کو الجوبہ قدرت دکھا دے۔ اگر وہ قبول کریں  
تو بہت اور حکمت کے نشان ان پر نازل کرے اور ان بلوں کو دفع کر دے جو نیک چلی  
آتی ہیں۔ لیکن اگر وہ نہ کریں تو ان پر قہری نشان نازل کرے ان کو متنبہ کرے۔

علامہ احمد از قادیان ضلع گوجرانوڈ  
(بحرہ منتہا بہت بد امتیاز ۱۸۸۱ء و ۱۸۸۲ء)  
ج ۵ ص ۱۲۸



حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا

واقع ہو کہ اس حاجت کے لئے کے بشیر احمد کی وفات سے جو ۷ اگست ۱۸۸۱ء  
روز یکشنبہ میں پیدا ہوا تھا اور ۱۱ نومبر ۱۸۸۱ء کو اسی روز یکشنبہ میں ہی اپنی عمر کے سولہویں  
ہینے میں برکت نماز صبح اپنے مہر و حقیت کی طرف واپس بلایا گیا۔

(بحرہ منتہا بہت بد امتیاز ۱۸۸۱ء و ۱۸۸۲ء)  
ج ۵ ص ۱۲۸



ہم نے الفت میں تری بار اٹھایا کیا کیا  
تجہ کو دکھلائے نکلتے ہو دکھایا کیا کیا

سلطان احمد نے مجھے جو میں اس کا باپ ہوں سخت ناہنجیز قرار دیا

میرا بیٹا سلطان احمد

ناظرین کو یاد ہو گا کہ اس عاجز نے ایک دینی خصوصیت کے پیش آجانے کی وجہ سے ایک نشان کے مطالبہ کے وقت اپنے ایک قریبی میرزا احمد بیگ ولد میرزا کا مال بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں کی نسبت محکم و الہام الہی یہ اشتہار دیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی مقدر اور قرار یافتہ ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آئے گی خواہ پہلے ہی یا کہ ہونے کی حالت میں آجائے اور یا خدا تعالیٰ بیوہ کر کے اس کو میری طرف لے آوے۔ چنانچہ تفصیل ان کل امور مذکورہ بالا کی اس اشتہار میں درج ہے۔ اب ہامش تحریر اشتہار ہذا یہ ہے کہ میرا بیٹا سلطان احمد نام جو نائب تحصیلدار لاہور میں ہے اور اس کی تائی منجھ جنہوں نے اس کو بیٹا بنایا ہوا ہے، وہی اس مخالفت پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ اور یہ سارا کام اپنے ہاتھ میں لے کر اس تجویز میں ہیں کہ عید کے دن یا اس کے بعد اس لڑکی کا کسی سے نکاح کیا جائے۔ اگر یہ اوروں کی طرف سے مخالفانہ کارروائی ہوتی تو ہمیں درمیان میں دخل دینے کی کیا ضرورت اور کیا غرض تھی۔ امر بلی تھا۔ اور وہی اس کو اپنے فضل و کرم سے ظہور میں لاتا۔ مگر اس کام کے مدار المہام وہ لوگ ہو گئے جن پر اس عاجز کی طاعت فرض تھی اور ہر چند سلطان احمد کو سمجھایا اور بہت تاکید کی خط لکھے کہ تو اور تیری والدہ اس کام سے الگ ہو جائیں ورنہ میں تم سے جدا ہو جاؤں گا۔ اور تمہارا کوئی حق نہیں رہیگا۔ مگر انہوں نے میرے خط کا جواب تک نہ دیا۔ اور بکلی مجھ سے ہزاری نظر اہر کی۔ اگر ان کی طرف سے ایک تیز توار کا بھی ٹچے زخم پہنچتا تو بخدا میں اس پر صبر کرتا لیکن انہوں نے دینی مخالفت کر کے اور دینی مقابلہ سے آنا روکے کر مجھے بہت مستنایا۔ اور اس حد تک میرے دل کو توڑ دیا کہ میں بیان نہیں کر سکتا اور عسدا چا کہ میں سخت ذلیل کیا جاؤں سلطان احمد ان دو بڑے گناہوں کا مرتکب ہوا۔ اول یہ کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی مخالفت کرنی چاہی۔ اور یہ چاہا کہ دین اسلام پر تمام مخالفوں کا حملہ ہو۔ اور یہ اپنی طرف سے اس نے ایک بنیاد رکھی ہے اس امید پر کہ یہ چھوٹے ہو جائیں گے اور دین کی ہتک ہوگی۔ اور مخالفوں کی فتح۔ اس نے اپنی طرف سے مخالفانہ تلوار چلانے میں کچھ فرق نہیں کیا۔ اور اس نادان نے نہ سمجھا کہ خداوند قدیر و غیور اس دین کا حامی ہے اور اس عاجز کا بھی حامی۔ وہ اپنے بندہ کو کبھی ضایع نہ کریگا۔ اگر سارا جہان مجھے برباد کرنا چاہے تو وہ اپنی رحمت کے ہاتھ سے مجھ کو ختم لے گا۔

کیونکہ میں اس کا ہوں اور وہ میرا۔ دوم سلطان احمد نے مجھے جو میں اس کا باپ ہوں سخت ناچیز قرار دیا اور میری مخالفت پر کمر باندھی اور قوی اور فعلی طور پر اس مخالفت کو کمال تک پہنچایا۔ اور میرے دینی مخالفوں کو مدد دی اور اسلام کی ہتھک بدلی جان منظور رکھی۔ سو چونکہ اس نے دونوں طور کے گناہوں کو اپنے اندر جمع کیا۔ اپنے خدا کا تعلق بھی توڑ دیا اور اپنے باپ کا بھی۔ اور ایسا ہی اس کی دونوں والدہ نے کیا۔ سو جبکہ انہوں نے کوئی تعلق مجھ سے باقی نہ کیا۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ اب ان کا کسی قسم کا تعلق مجھ سے باقی رہے۔ اور ڈرتا ہوں کہ ایسے دینی دشمنوں سے پیوند رکھتے میں معصیت نہ ہو۔ لہذا میں آج کی تاریخ کہ دوسری مئی سال ۱۹۷۷ء ہے۔ عوام اور خواص پر بذریعہ اشتہار ہذا اظہار کرچ ہوں کہ اگر یہ لوگ اس ارادہ سے باز نہ آئے۔ اور وہ تجویز جو اس لڑکی کے نامہ اور نکاح کرنے کی اپنے ہاتھ سے یہ لوگ کر رہے ہیں اس کو موقوف نہ کر دیا۔ اور جس شخص کو انہوں نے نکاح کے لئے تجویز کیا ہے اس کو موت نہ کیا بلکہ اسی شخص کے ساتھ نکاح ہو گیا تو اسی نکاح کے دن سے سلطان احمد عاق اور محروم الارث ہوگا اور اسی روز سے اس کی والدہ پر میری طرف سے طلاق ہے۔ اور اگر اس کا بھائی فضل احمد جس کے گھر میں مرزا احمد بیگ والد لڑکی کی بھانجی ہے اپنی اس بیوی کو اسی دن جو اس کو نکاح کی خبر ہو اور طلاق مذکورے تو پھر وہ بھی عاق اور محروم الارث ہوگا۔ اور آئندہ ان سب کا کوئی حق میرے پر نہیں رہے گا۔ اور اس نکاح کے بعد تمام تعلقات خویشی و قرابت و ہمدردی دور ہو جائے گی۔ اور کسی نیکی۔ بری۔ رنج و رات شادی اور ماتم میں ان سے شرکت نہیں رہے گی۔ کیونکہ انہوں نے آپ تعلق توڑ دیئے اور توڑنے پر راضی ہو گئے۔ سو اب ان سے کچھ تعلق رکھنا قطعاً حرام اور ایمانی غیور کی کے برخلاف اور ایک دیوثی کا کام ہے۔ مومن رپوش نہیں ہوتا۔

روزِ اِسلامِ شَهَد

(221, 220, 219, 218, 217, 216, 215, 214, 213, 212, 211, 210, 209, 208, 207, 206, 205, 204, 203, 202, 201, 200, 199, 198, 197, 196, 195, 194, 193, 192, 191, 190, 189, 188, 187, 186, 185, 184, 183, 182, 181, 180, 179, 178, 177, 176, 175, 174, 173, 172, 171, 170, 169, 168, 167, 166, 165, 164, 163, 162, 161, 160, 159, 158, 157, 156, 155, 154, 153, 152, 151, 150, 149, 148, 147, 146, 145, 144, 143, 142, 141, 140, 139, 138, 137, 136, 135, 134, 133, 132, 131, 130, 129, 128, 127, 126, 125, 124, 123, 122, 121, 120, 119, 118, 117, 116, 115, 114, 113, 112, 111, 110, 109, 108, 107, 106, 105, 104, 103, 102, 101, 100, 99, 98, 97, 96, 95, 94, 93, 92, 91, 90, 89, 88, 87, 86, 85, 84, 83, 82, 81, 80, 79, 78, 77, 76, 75, 74, 73, 72, 71, 70, 69, 68, 67, 66, 65, 64, 63, 62, 61, 60, 59, 58, 57, 56, 55, 54, 53, 52, 51, 50, 49, 48, 47, 46, 45, 44, 43, 42, 41, 40, 39, 38, 37, 36, 35, 34, 33, 32, 31, 30, 29, 28, 27, 26, 25, 24, 23, 22, 21, 20, 19, 18, 17, 16, 15, 14, 13, 12, 11, 10, 9, 8, 7, 6, 5, 4, 3, 2, 1, 0)

حضرت ابوالحسن علیؑ فرماتے ہیں

كل مسلم يعين المحبة والمودة ويستفح من معارفه أو يقبلني ويصدق دعوى الاذرية البغايا...

(کل مسلمانوں نے مجھے قبول کیا اور میری دعوت کی تصدیق کر لی مگر کچھوں اور بدکاروں کی

اولاد نے مجھے نہیں ادا (آج کل کا امت اسلام (استیلاج) رخ مگر 547، 548)

"بغا" کا عزت سے مہر دے کر ہی زمان میں زمانہ الہی ترجمہ کیا ہے

البغايا زمان لاشه بغتي زن فاشه  
معدنہ النور 73 و 95 و 166 و 429 و 431 (17/18 مبر)

قسم کی قسم

عنبریت کا سرور ملتا ہے

..... اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا

یہ بات سچ ہے۔ کہہ ہاں مجھے اپنے رب کی قسم ہو کہ یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے۔ تم نے خود اس کو تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے۔ میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا۔ اور نشان دیکھ کر مرنے پھیر لینے اور قبول نہیں کریں گے اور کہیں گے کہ یہ کوئی پکا فریب یا پکا جادو ہے +

(آسمانی فیصلہ جلد 4 صفحہ 47 نمبر 189/4)

۲۱۶۰

عنبریت کا سرور ملتا ہے

راقم رسالہ ہذا اس مقام میں خود صاحبِ تجربہ ہے۔ عرصہ قریباً تین برس کا ہوا ہے کہ بعض تعزیرات کی وجہ سے جن کا مفصل ذکر اشتہار دہم جولائی ۱۹۸۵ء میں منسلک ہے خدائے تعالیٰ نے پیشگوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا اکا مال بیگ ہشیار پوری کی دستکھان انجمن کار شمارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہو گا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لانے کا بارہ ہونے کی حالت میں یا یہ وہ کیسے اور ہر ایک روک کو درمیان والے کا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا کوئی نہیں ہو اُس کو روک سکتے۔

(ازرارِ عام جلد 3 صفحہ 25)

۲۱۶۱

۴ اپریل ۱۹۸۵ء کو اُس لڑکی کا دوسری جگہ نکاح ہو گیا

(آئینہ کلمات اسلام - جلد 5 صفحہ 285)

۲۱۶۲

..... دختر اسمہ بیگ

عنبریت سچ ہو کر ملتا ہے

سمی سلطان محمد سے بیابھی گئی۔ اس کا والد اور اس کے قلوب اور عین بہت میرین تھے اور تکذیب حق میں حصہ سے بڑھے ہوئے تھے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے چاہا کہ ان کو وہ نشان دکھلا دے جس سے وہ ذلیل ہوں۔ پس اُس نے اُس تائب محمد گردہ کے حق میں مجھے مخاطب کہے فرمایا کہ کذباً بیا تینا و کا نوا بھا یستھنا ذن فسیکفیکہم اللہ۔ و ردھا الیہ لا تبذل لہ علمات اللہ ان یتک فعال لہا ی رید۔ یعنی ان لوگوں نے ہمارے نشانوں کی تکذیب کی اور ان سے ٹھٹھا کیا۔ سو خدا اُن کے شرود کرنے کے لئے تیرے لئے کافی ہو گا اور انہیں یہ نشان دکھلائے گا کہ اسمہ بیگ کی بڑی لڑکی ایک جگہ بیابھی جائے گی اور خدا اس کو پھر تیری طرف واپس لائے گا۔ یعنی آخر وہ تیرے نکاح میں آئے گی۔ اور خدا سب روکیں درمیان سے اُٹا دے گا۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ تیرا رب ایسا قادر ہے کہ جس کام کا وہ ارادہ کرے اس کام کو وہ اپنے منشاء کے موافق ضرور پورا کرتا ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۹)

۲۱۶۳

۱۔ ایسا نہ اردو اخبار  
۲۔ یہ جائز نہیں کہ  
تم زبردستی عورتوں  
سے وارث بن جاؤ۔  
انتہا: ۱۹۰

خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔ ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ

میں سے منع فرمادے گا:  
شیخی الہامات مجوز  
حق چہ  
منعہ نام بدوں  
483

تھیں اٹھارہ برس کے قریب عرصہ گزرا ہے کہ مجھے کسی تقریب سے مولوی محمد حسین  
بٹالوی ایڈیٹر رسالہ اشاعت السنۃ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا۔ اُس نے  
مجھ سے دریافت کیا کہ آجکل کوئی الہام ہوا ہے؟ میں نے اسکو یہ الہام سنایا۔  
جس کو میں کئی دفعہ اپنے مخلصوں کو سنا چکا تھا۔ اور وہ یہ کہ بکر و شیبک۔  
جس کے یہ معنی اُن کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے میں نے ظاہر کئے کہ خدا تعالیٰ  
کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔ ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ۔  
چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا پورا ہو گیا۔ اور اسوقت بفضلہ تعالیٰ چار برس  
اس بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے۔ میں نہیں یقین کر سکتا کہ  
مولوی محمد حسین بدوہر شدت عناد اور تعصب اس پیشگوئی کی نسبت اپنی واقفیت  
بیان کر سکے۔ لیکن حلف کی صورت میں اُمید ہے کہ سچ بولی دے۔

(ترباتی نقول (حصہ دوم) 73ء، جلد 15، 201ء) 899ء

حضرت کا ۲۲۰۲ فرماتے ہیں

چونکہ انسان کی عقل حقیقت کے معلوم کرنے میں عاجز ہے اور وہ اپنی تحقیقات میں غلط کرتی  
ہے۔ پس ضرور ہے کہ انسان خدا کی طرف سے الہام پاوے۔  
(برائی تحریریں، جلد 2، ص 30)

حضرت سید محمد اسحاق علیہ السلام فرماتے ہیں

نہت صبیح ہو اور تقویٰ کی خاطر ہو تو دس بیویاں بھی گناہ نہیں۔

(معارف جلد 10، ص 434)

\*\*\*

سید محمد اسحاق علیہ السلام فرماتے ہیں:

اگر انسان کا سلوک اپنی بیوی سے عمدہ ہو اور اسے ضرورت  
شرعی پیدا ہو جاوے تو اس کی بیوی اس کے دوسرے نکاحوں سے ناراض نہیں ہوتی ہم  
نے اپنے گھر میں کئی دفعہ دیکھا ہے کہ وہ ہمارے نکاح والی پیشگوئی کے پورا ہونے کے  
لئے روز و کرعائیں کرتی ہیں۔ (معارف جلد 7، ص 65)

یہ فرمادہ نہیں کہ اگر کہہ دیا

میں مانگا تھا ہے وہ دیا

\*\*\*

ہائے! (سریہ 17، ص 17)

برسات اور نا ببارا ہو کہ





خدا تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا

وہ عورتیں جسے تم پر حرام ہیں جو دوسروں کے قید نکاح میں ہیں

سورہ النکاح: ۲۵

چشم معرفت: جلد ۱ ص ۲۵۹

ترجمہ

ایسی وحی جو شریعت اسلامیہ کے کسی حکم کو رد کرے یا اس کے خلاف ہو اگر کوئی شخص کوئی ایسی وحی سنتا ہے تو اسے یقین کرنا چاہیے کہ وہ وحی خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں بلکہ شیطان کی طرف سے ہے اور مومن کا فرض ہے کہ ایسی وحی کو بھٹال دو کر دے اور اسے قبول کرنے سے انکار کر دے۔ (حقانیت الہدیت ص ۳۳۷)

بایں ہر روح نے فرمایا  
دلی قرآن مجید  
ہر شریعت کو نکال دیا  
کرے ہے ص ۳۲۲  
سکنت المجرم

\*\*\*

حضرت ابی سلاسل فرماتے ہیں

میں اشدہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء میں شائع کر چکا ہوں جن کا ضمن میں ہے کہ خدا تعالیٰ اُس عورت کو بیوہ کہنے میں تیری طرف رد کر گیا۔ اب انصاف سے دیکھیں کہ نہ کوئی انسان اپنی حیات پر اعتماد کر سکتا ہے اور نہ کسی دوسرے کی نسبت دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ فلاں وقت تک زندہ رہے گا۔ یا فلاں وقت تک مرجا ئیگا۔ مگر میری اس بیٹگی کوئی میں نہ ایک بلکہ چھ دعوے ہیں۔ اول نکاح کے وقت تک میرا زندہ رہنا۔ دوم نکاح کے وقت تک اُس لڑکی کے باپ کا یقیناً زندہ رہنا۔ سوم پھر نکاح کے بعد اُس لڑکی کے باپ کا جلدی سے مرنا جو تین برس تک نہیں پہنچے گا چہاں ارم اُس کے خاوند کا اڑھائی برس کے عرصہ تک نہ جانا۔ چہتھم اُس وقت تک کہ میں اُس سے نکاح کروں اُس لڑکی کا زندہ رہنا۔ ششم پھر آخر بیوہ ہونے کی تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اُسکے اقارب کے میرے نکاح میں آ جانا۔

(آئینہ کائنات اسلام، جلد ۵ ص ۳۲۴-۳۲۵)

فروری ۱۸۹۳ء

\*\*\*

حضرت سید محمد فرماتے ہیں

اگر ہم سمجھیں تو خدا تعالیٰ ہن بیٹگیوں کو پورا کر دے گا۔ اور اگر یہ باتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہیں تو ہمارا انجام بہایت بد ہو گا اور ہرگز یہ بیٹگیوں پوری نہیں ہوں گی۔ لہذا قسم یہ سننا دیکھتے تو سبب الحق و انت خیر انصاف یہ اندیش بالآخر دعا کرتا ہوں کہ اسے خدا سے قاعدہ عظیم اگر انتقم کا عذاب پہلک میں گرفتار ہونا اور احمق بیگ کی دستر کلاں کا آخر اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ بیٹگیوں تیری طرف سے ہیں تو ان کو ایسے طور پر ظاہر فرما جو خلق اس پر رحمت ہو اور کو باطن حاسدوں کا منہ بند ہو جائے۔ اور اگر اسے خداوند یہ بیٹگیوں تیری طرف سے نہیں ہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر اگر میں تیری نظر میں مردود اور ٹوٹا اور بے پای ہی ہوں جیسا کہ مخالفوں نے سمجھا ہے (انوار الایمان جلد ۹ ص ۱۲۴-۱۲۵)

۲۷ اکتوبر ۱۸۹۹ء

\*\*\*

یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچی ہے تو ناامید مت ہو

حضرت مسیح موعودؑ اہل مسجد کے لئے فرمایا

ایک جگہ جو قرآن شریف میں نبی کریمؐ کو لکھا گیا ہے کہ تو ہمارے وعدہ میں شک مت کر (جیسا کہ اب تک بھی جو ۱۹ اپریل ۱۸۸۸ء سے پوری نہیں ہوئی تو اس کے بعد اس عاجز کو ایک سخت بیماری آئی یہاں تک کہ قریب موت کے نوبت پہنچ گئی بلکہ موت کو سامنے دیکھ کر دہشت بھی کر رہی گئی۔ اُس وقت گویا پیشگوئی آنکھوں کے سامنے آگئی۔ اور یہ معلوم ہوا تھا کہ اب آخری دم ہے اور کل جنازہ نکلتے والا ہے۔ تب میں نے اس پیشگوئی کی نسبت خیال کیا کہ شاید اس کے اور معنی ہوں گے جو میں سمجھ نہیں سکا۔ تب اُسی حالت قریب الموت میں مجھے الہام ہوا الحق من سابلث، فلا تکتون من المسمومین یعنی یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچی ہے تو کیوں شک کرتا ہے۔ سو اُس وقت مجھ پر یہ بعید کھلا کہ کیوں خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کریمؐ کو قرآن کریم میں کہا کہ تو شک مت کر۔ سو میں نے سمجھ لیا کہ درحقیقت یہ آیت ایسے ہی نازک وقت سے خاص ہے جیسے یہ وقت تھی اور نو مہدی کا میرے پر ہے اور میرے دل میں یقین ہو گیا کہ جب نبیوں پر بھی ایسی ہی آیت آجاتا ہے جو میرے پر آتا تو خدا تعالیٰ تازہ یقین دلانے کے لئے اُن کو کھتا ہے کہ تو کیوں شک کرتا ہے اور مصیبت نے مجھے کیوں ناامید کر دیا تو ناامید مت ہو۔

(ازار۱۲) حصہ اول جلد ۳ صفحہ ۳۵۶، ۳۵۷

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں

اے بد فطرتو! اپنی فطرت میں دکھلاؤ۔ لعنتیں بھیجو، ٹھٹھے کرو اور صادقوں کا نام کاذب اور دروغ کو رکھو۔ لیکن عنقریب دیکھو گے کہ کیا ہوتا ہے۔ تم ہم پر لعنت کرو تا فرشتے تم پر لعنت کریں۔ میں نے بہت چاہا کہ تمہارے انڈر سچائی ڈالوں اور تاریکی سے تمہیں نکالوں اور نور کے فرزند بنادوں۔ لیکن تمہاری بد فطرتی تم پر غالب آگئی۔ مواب ہو چاہو لکھو۔ تم مجھے دیکھ نہیں سکتے جب تک وہ دن نہ آوے کہ جو قادر کریمؐ نے میرے دکھانے کے لئے مقدر کر رکھا ہے۔ ضرور تمہارے تمہیں ابتلا میں ڈالے اور تمہاری آزمائش کرے تا تمہارے بھوٹے دعوے فہم اور فراست اور تقویٰ اور علم قرآن کے تم پر کھل جائیں۔

یاد رکھو کہ عہد مذکورہ کے نکاح کی پیشگوئی اس قدر مطلق کی طرف سے ہے جس کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ (مجموعہ دستاویزات جلد دوم ۴۵-۴۶، ستمبر ۱۸۹۹ء)

حضرت اہل سلسلہ برائے ہیں

اس نے فرمایا کہ میں اس عورت کو اس کے نکاح کے بعد واپس لاؤں گا اور تجھے دوں گا اور میری تقدیر کبھی نہیں بدلیگی اور میرے لئے لکھی بات انہونی نہیں اور میں سب روکوں کو اُٹھا دوں گا جو اس حکم کے نفاذ سے مانع ہوں۔ (مجموعہ دستاویزات جلد دوم ۴۶، ستمبر ۱۸۹۹ء)

حضرت سید محمد فرماتے ہیں:

۰۰۰ لیکن نفس پیشگوئی یعنی اس صورت

کا اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ تقدیر میرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی۔ کیونکہ اس کے لئے الہام الہی میں یہ فقرہ موجود ہے کہ لا تبدل الکلمات اللہ یعنی میری یہ بات ہرگز نہیں ملے گی پس اگر ٹل جائے تو خدا نکلے گا کلام باطل ہوتا ہے۔

(محمدیہ شہادت جلد دوم ص 43 کا ستمبر 1899ء)

\*\*\*

حضرت سید محمد فرماتے ہیں:

جب تقدیر میرم آجاتی ہے تو ٹل نہیں سکتی

(الانوار ص 107 ص 108 تاریخ جلد 9 ص 50 داکٹر ستمبر 1919ء)

\*\*\*

امجدیگ ہوٹل پوری کے داماد کی موت کا تاریخ

حضرت سید محمد فرماتے ہیں: مرزا احمد بیگ ہوٹل پوری کے داماد کی موت کی نسبت پیشگوئی جو پیشی مصلح لاہور کا باشندہ ہے جسکی میعاد آج کی تاریخ سے جو اکیس ستمبر 1893ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی اور

(شہادۃ القرآن ص 79، تاریخ جلد 6 ص 375)

(بوجہ اس پیش گوئی کے مرزا سلطان محمد داماد مرزا امجد بیگ کو ۱۱ اگست 1893ء تاریخ تک

دنیا پر رہنے کی اجازت تھی)

حضرت ابی سلیمان ص 1893ء میں فرماتے ہیں:

میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر میرم ہے اس کی انتظار کرو۔ اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی۔ (زیر تہتم ص 107 تاریخ جلد 11 ص 1897ء)

\*\*\*

پیشگوئی کا آخری انجھام بعثت و بیعت و ملائکہ مستعدہ (تمہ اشتہار دوس جولائی 1898ء) کہ ایک شخص مرے گا۔ اور اسکی طرف ملتے باقی رہ جائیں گے۔

(تکمیلات ربانیہ جلد 1 ص 107، ملاحظہ فرمائیے ص 608)

۶ مئی 19۰۸ء کو حضرت مسیح موعود وفات پا گئے۔

\*\*\*

تیرے بن لئے میری جاں و زندگی کیا خاک ہے

یہ جینے سے تو بہتر مر کے ہو جانا سنجیدہ

\*\*\*

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہمارا پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک استخوان نہیں ہو سکتا

سوانح کاملہ ص 107 جلد 1 ص 111



خدا تعالیٰ کا یہ ارادہ تھا کہ ہمارے لئے  
انہیں الہام کے ان کو بلائے  
کہ جسے کسی کو ملک کر انہیں  
خدا تعالیٰ کو گئے انہیں  
چاہتا تھا کہ وہ انہیں  
اور شیخی سے آپ بخت  
ہو جاتے ہیں  
572  
دقیقہ الہی فی جلد 2

## قوم ول یگیاں

حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ

میرزا محمد امجد علی دہلوی میں سے امام الدین امام ایک فوت فالان تھا۔  
(تذکرہ امجد علی دہلوی ص ۱۷۸)

میرزا محمد امجد علی دہلوی

منقریب رسالہ سراج منیر بفضل خداوند  
قدیر بھیب کر شائع ہوئے والا ہے اور وہ تمام رسالہ الہامی پیش گوئیوں پر کشتی ہے  
تب سب لوگ دیکھ لیں گے کہ جو کچھ ہمارے مخالفین ہمارے نسبت طرح طرح کی کرتے  
گناہتے ہیں انکی کیا اصلیت و حقیقت ہے۔ ہم اس رسالہ میں مرزا امام الدین جو  
ہماری برادری میں سے ہے اور دین اسلام سے مرتد ہے لہذا اب آئیہ سماج میں داخل  
ہو گیا ہے اُنکی نسبت بھی کئی پیشگوئیاں لکھیں گے۔ (مردم بزم آفت ۱۹۵ء رخ بدھ ۳۳۸)

عبدالحق غزنوی نے

حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ

کہا کہ ان لوگوں کو چھوڑ دو اور اسلام علیکم کے ساتھ انکو مت ملو اور انکے مُردوں پر نماز مت پڑھو۔  
اور انکے جنازوں کے ساتھ مت جاؤ۔۔۔۔۔ حضرت کا یہ فرماتا ہے  
ان کے لئے ہلاکت ہو کیونکہ اپنے پاس سے منہ مٹا لئے اور خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے ان پر خدا کی لعنت  
ہے اور فرشتوں کی لعنت اور تمام نیک مُردوں کی لعنت اور یہ لوگ آسمان کے نیچے بدترین  
نکات ہیں۔ (جہان رسد ۷۹ء رخ ۱۰۱ء دور ۲۱۷)

مرزا امام الدین کا دعائے جنازہ واپس لیتا ہوں

مرزا امام الدین جو اپنے آپ کو ہدایت کنندہ قوم ول یگیاں مشہور کرتا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سخت  
ترین دشمنوں میں سے تھا اور جو کوئی کو فوت ہو گیا۔ چنانچہ اس کے جنازہ پر رسمی طور پر ہمارے معزز و کرم دوست سید  
صمد علی شاہ صاحب بھی پئے گئے اور جنازہ پڑھ لینے کے نیچے آپ کو اپنے اس محل پر تاسع ہوا اور آپ نے ذیل کا  
توبہ پڑھائی کیا جو ہم ناظرین الکلم کی دہی کے لئے مدح کہتے ہیں۔ کہ

میں بدلیل توبہ تادم ہذا اس امر کو شائع کرتا ہوں کہ میں نے سخت غلطی کی ہے اور وہ یہ کہ میں نے غلطی  
سے مرزا امام الدین کا جو درجہ کوئی کو فوت ہوا ہے اور جس نے اپنی کتابوں میں استدعا کیا ہے جنازہ پڑھا۔  
پس میں بذریعہ اشتہار ہذا یہ توبہ پڑھائی کہ میں اور ظاہر کرتا ہوں کہ میں امام الدین اور ان لوگوں  
سے بیزار ہوں جو اس کے جنازہ میں شامل ہوئے اور بالآخر میں دعائے جنازہ واپس لیتا ہوں اور  
خدا تعالیٰ سے اپنے اس گناہ کی مغفرت چاہتا ہوں۔ خاکسار صمد علی شاہ۔

(عزائم بدھ ۱۹۵ء رخ ۱۰۱ء دور ۲۱۷)

سیح موعود (مرزا غلام احمد)  
قدی بیگم سے غیر دقیق مامل  
تھے۔ جبکہ مرزا غلام الدین  
اور مرزا امام الدین کو  
بیگم کے دقیق مامل  
تھے۔ بدینہاںات ملکہ  
۱۳۳۱ء ۱۳۳۲ء

سیح موعود نے کیا:  
غیر از حالت کے  
چھپنا غار نہ پڑھو  
مناجات حد ۲۴۴

۱۱۱ زاب مبارک بیگم فرمائی ہیں:  
والہ صابہ (غیرت جان بیگم)  
نے آید خواب بیان کیا  
جب تیار ہوئے جانی پیا  
پوئے کوئے تو ایام دل میں  
سیرت خواب میں دیکھا کہ  
میرزا شاہی مرزا غلام الدین  
سے جو رہی ہے۔  
سوالی فضل محمد اہل  
ابناہ صابہ فرمائی ہیں۔  
۱۳۳

### حضرت مسیح جب آسمان سے اترینگے

#### حضرت عیساٰ مراد نے فرمایا

مسیح مسلمان کی حدیث میں جو یہ لفظ آیا ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اترینگے تو اُن کا لباس زرد رنگ کا ہوگا اس لفظ کو ظاہری لباس پر محمل کرنا کیسا لغو خیال ہے۔ (درالارام حصہ اول، رنج جلد ۱ ص ۱۹۷)

#### حضرت مسیح مراد نے فرمایا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زود چا دیں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی تو اسی طرح مجھ کو دو بیاریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑکی اور ایک نیچے کے دھڑکی یعنی مراق اور کثرت نول۔ (المنزلات جلد ۱ ص ۷۹۵) (دوسرے جلد ۲ نمبر ۲۲ صفحہ ۵۰ سورہ یونس ص ۷۷)

#### حضرت اہل سلسلہ مریدانہ ہیں

حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے۔ (برائین احمد - ج ۱ ص ۶۵۱)

\*\*\*\*\*  
 مسیح / عیساٰ مسیح  
 \*\*\*\*\*

کہا اس آیت میں رسول اللہ ﷺ درست بھولا ہے نہ گمراہ ہے (۱) مہرِ نبی

مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا

۵۵۵

حضرت ابی اسحاق رومیؒ فرماتے ہیں

براہین احمدیہ میں میں نے دیکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔

(دقیقۃ الوحی، جلد ۱۶، ص ۱۵۲ و ۱۵۳)

حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں

حضرت مسیحؑ تو انجیل کو ناقص کی ناقص ہی چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے

(براہین احمدیہ (مصر جلد ۱)، جلد ۱۷ اور ۴۳ ماہنامہ (مطبوعہ ۱۹۸۶ء)

۵۵۶

حضرت عیساٰؑ فرماتے ہیں

مجھے اس خدائی قسم ہے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ مجھے قرآن کے حقائق اور معارف کے سمجھنے میں ہر ایک روح پر غلبہ دیا گیا ہے۔ (سراج نبوی، جلد ۱۷، ص ۴۱)

۵۵۷

آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست کی کے طور پر حضرت مسیحؑ کے حق میں پیشگوئی ہے۔ اور جس غلبہ کا مگر دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیحؑ کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیحؑ علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔

(براہین احمدیہ (مصر جلد ۱)، جلد ۱۷ اور ۵۹ ماہنامہ (مطبوعہ ۱۹۸۶ء)

۵۵۸

حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں

مجھے خدا تعالیٰ نے اس الہام سے مشرت فرمایا ہے کہ۔۔۔ الہامون علم القرآن کہ خدا نے مجھے قرآن سکھلایا۔

(اربعین، جلد ۱۷ اور ۴۸۵ / براہین احمدیہ (مصر جلد ۱)، جلد ۱۷ اور ۶۵)

ماہنامہ درماتشہد (مطبوعہ ۱۹۸۲ء)

۵۵۹

حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں

وہ زمانہ بھی آئے گا کہ جب

خدا نے تعالیٰ بحر میں کے لئے شدت اور عذوبت اور قہر اور نہایتی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیحؑ علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر آئیں گے اور تمام راجوں اور سرکاروں کو خس و خاشاک سے صاف کر دیں گے اور کج اور ناراست کا نام و نشان نہ رہے گا۔ اور جلال الہی گمراہی کے تحکم کو اپنی تجلی قہری سے نیست و نابود کر دے گا۔

(براہین احمدیہ (مصر جلد ۱)، جلد ۱۷ اور ۶۵۲ (مطبوعہ ۱۹۸۶ء)

مسیحؑ کا وہ زمانہ تھا کہ  
نیز ان کے منہ سے  
۵۵۸  
وہاں میں شہر دار ہیں  
فصلیہ جلد ۱۶  
۵۵۹

قرآن معارف میں  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰

۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰

مسیحؑ کا وہ زمانہ تھا کہ  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰

۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰

(برای اینده جدید ۲۷۵)

حضرت یحکا رو دے قریریزا

برای این احمدی بعد از مدتی  
مدا ۱۳۵

۹ و خ ط ۱۹ و ۱۱۳ (مطبوعه ۱۹۵۲ء)

جب انہوں نے اپنے عقیدہ کے اور اپنے مطالب کے معاملات کو مشاہد کیا پس وہ تاویلات کی طرف دوڑے  
 سلامتوں اور تشنیعوں اور ثناء کرتیوں سے اپنا بچاؤ کریں۔  
 (نور الحق - رجب 8 172ھ)

علماء مخالف میرے بیچ میں بٹیں گے

معرفت الی علم الہی ہے

... میرے دعویٰ مسیح موعود ہونے کی بنیاد انہی الہامات سے پڑی ہے اور انہی میں خدا نے میرا نام عیسیٰ رکھا اور جو مسیح موعود کے حق میں آیتیں تھیں وہ میرے حق میں بیان کر دیں۔ اگر علماء کو خبر ہوتی کہ ان الہامات سے تو اس شخص کا مسیح ہونا ثابت ہوتا ہے تو وہ کبھی ان کو قبول نہ کرتے۔ یہ خدا کی قدرت ہے کہ انہوں نے قبول کر لیا اور اس پہنچ میں پھنس گئے۔ (۱۷ مئی ۱۹۶۹ء)

حضرت شیخ محمد رفیع الدار رحمہ اللہ

”میرے نزدیک نکلن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے دس ہزار  
 (اور ان کے ۱۲ (دعا کی) اور جلد ۱۹۷۲ء)



کوئی دانشمند اور قائم الحواس آدمی ایسے دو متضاد اعتقاد ہرگز نہیں رکھ سکتا

(ازہم، ۱۸ جلد ۳ ص ۲۷)

### یہ ہلا شرا بی دوسرا فیونی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

”ہم اس بات کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا اور پاک اور راستباز نبی مانیں اور ان کی نبوت پر ایمان لادیں۔ سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ بھی نہیں ہے جو ان کی شان بزرگ کے برخلاف ہو۔ اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ دھوکہ کھائے والا اور جھوٹا ہے۔“

(ایام الصلح، ۱۸ جلد ۳ ص ۲۷)

(انجام آتھم - رخ جلد ۱۱ ص ۱۷)

۲۶۱

حضرت ہالی سلسلہ فرماتے ہیں

”سچ ہے۔ عیسائی باش ہر چہ خواہی بکن۔“ سو رکھ حرام ٹھہرانے میں تو دیت ہیں کیا کیا تاکیدیں تمہیں یہاں تک کہ اُس کا پھوٹنا بھی حرام تھا اور صاف دکھا تھا کہ اس کی حرمت ابائی ہے۔ مگر ان لوگوں نے اُس سو رکھ میں نہیں پھوٹا جو تمام نبیوں کی نظر میں نفرتی تھا۔ لیکن عیسائی کاشرا بی کہا ہوتا تو خیر ہم نے مان لیا۔ مگر کیا اُس نے کبھی سو رکھیں دکھایا تھا؟

(سراج البرہن، بیانیہ کچھ سوالوں کے جواب ص ۷۸)

رخ - جلد ۱۱ ص ۱۷

۲۶۲

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

ایک وفد مجھے ایک دوست نے یہ علاج دی کہ ذیابیطس کے لئے ایونیون مفید ہوتی ہے۔ پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ ایونیون شہد و خ کر دی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی جہربانی کی کہ ہر روئی فرمائی۔ لیکن اگر میں ذیابیطس کے لئے ایونیون کھانے کی عادت کر لوں۔ تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ یہ ہلا سچ تو شرا بی تھا۔ اور دوسرا فیونی۔

(نسیم دعوت ص ۷۴ ۷۵ رخ جلد ۱۹ ص ۴۳۵ ۴۳۶)

۲۶۳

مسیح موعود نے فرمایا :  
مسیح ابن مریم اپنے  
زمانہ کے آخر لوگوں سے  
انبیاء کا تھا  
دانیع ابدا ۱۸ جلد ۳  
رخ جلد ۱۸ ص ۲۷

مسیح موعود نے فرمایا :  
مکان ہے کہ حضرت عیسیٰ کی  
وقت میں خدا تعالیٰ نے  
زمین پر بعض راستباز  
انہرا راستباز اور  
تعلق بارشہ میں حضرت  
عیسیٰ سے بھی افضل  
ہوں گے  
دانیع ابدا ۱۸ جلد ۳  
رخ جلد ۱۸ ص ۲۷



حضرت مسیح موعودؑ اور ہمارا مسہود نے فرمایا

یاد رہے کہ اکثر ایسے اسرار و تہذیب بصورت  
اقوال یا افعال انبیاء سے ظہور میں آتے رہے ہیں کہ جو نادانوں کی نظر میں سخت بیہودہ اور شرمناک کام تھے  
جیسا کہ حضرت موسیٰؑ علیہ السلام کا مصریوں کے برتن اور پارچات مانگ کر لیجانا اور پھر اپنے نعلین میں لانا۔  
اور حضرت مسیحؑ کا کسی فاحشہ کے گھر میں چلے جانا اور اس کا عطر پیش کر دہ جو حلال و حرام سے نہیں تھا،  
استعمال کرنا اور اس کے لگانے سے روک نہ دینا اور حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام کا تین مرتبہ ایسے  
طور پر کلام کرنا جو بظاہر دروغگوئی میں داخل تھا پھر اگر کوئی تکبر اور خود ستائی کی راہ سے اس بنا پر  
حضرت موسیٰؑ کی نسبت یہ کہے کہ نعوذ باللہ وہ مالی حرام کھانیوں والا تھا۔ یا حضرت مسیحؑ کی نسبت یہ زبان پر لاؤ  
کہ وہ ظوافف کے گندہ مال کو اپنے کام میں لایا۔ یا حضرت ابراہیمؑ کی نسبت یہ تحریر شائع کرے کہ مجھے جس قدر  
ان پر بدگمانی ہو اسکی وجہ انکی دروغگوئی ہی تو ایسے غیبت کی نسبت اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اسکی فطرت ان پاک  
لوگوں کی فطرت سے متاثر پڑی ہوئی ہو اور شیطان کی فطرت کے موافق اس پلید کا مادہ اور خمیر ہو۔

(تہذیب کلمات اسلام - ج ۱، ص ۵۹۷، ۵۹۸)

عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آپ نے لکھا کہ

آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور صلیح ہے۔ تین دایاں اور نایاں آپ کی دنیا کار و کسبی  
عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شہاد  
ہوگی۔ آپ کا کنوڑوں سے میدان اور محبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ بعد ہی مناسبت درمیان ہے  
ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنہری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پہ اپنے ناپاک لہجہ  
لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پہ لے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر لے

بکھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔ (خیر انعام، رقم ۷، ج ۱، ص ۲۹۱، ملاحظہ)

۵۵

یسوع مسیح (حضرت مسیح موعودؑ کی تحریر) .... ایک ضعیفہ

عاجزہ کے پیٹ سے تولد پا کر وہ ذلت اور رسوائی اور ناتوانی اور خواری عمر بھر دیکھی کہ جو  
انسانوں میں سے وہ انسان دیکھتے ہیں کہ جو بد قسمت اور بے نصیب کہلاتے ہیں۔ اور پھر  
ذلت تک ظلمت خانہ رحم میں قید رہ کر اور اس ناپاک راہ سے کہ جو پیشاب کی بدر روک  
پیدا ہو کر ہر ایک قسم کی آلودہ حالت کو اپنے اوپر وارد کر لیا۔ (برہین اور یہ ص ۴۴۵، ملاحظہ)

۵۶

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں

عیسیٰ بن مریم

”مریم کے خون سے اور مریم کی منی سے پیدا ہوا“  
(خیر انعام اور یہ ص ۴۴۵، ملاحظہ)



عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَام شَرَابِ پِیَا کرتے تھے

نِسْبَتِ عِیْسٰی (دو تہوں پر) (۲۵۰۰)  
پیر تھیں دیکھتے ہیں  
(عراز تقریباً 3۰)  
نیز (السیح)  
رخ جلد ۱۸/۱۳

(کنفہ ترجمہ 22 رخ جلد 1۹/7۱ ماشیہ)

منزلت سیح موعود فرماتے ہیں

میں وہ شخص ہوں جس کی آمد میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے

XXXXXXXXXXXX

(کنفہ ترجمہ 2۱ رخ جلد ۱۲/273)

یسوع مسیح اور بروز مسیح

یسوع مسیح سیح موعود کے الفاظ میں

وہ ایک عورت کے پیٹ میں نوہینہ تک پہنچ کر رہا اور خون حیض کھا آ رہا تھا  
کی طرح ایک گندی راہ سے پیدا ہوا اور پکا گیا اور صلیب پر کھینچا گیا۔ (سنت یحییٰ ۱۹ رخ جلد ۱۵/246)

اور پھر سب نے یہ دیکھا کہ اسی قتل سر  
میرا قاتل میری پوشاک پہن کر نکلا

منزلت سیح موعود فرماتے ہیں

مجھے خدا نے سیح موعود کے بھیجا ہے اور حضرت سیح ابن مریم کا حامد مجھے پہنا دیا ہے۔  
(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد - رخ جلد ۱7/14)

منزلت سیح موعود فرماتے ہیں

حضرت سیح کے اوتار کی سخت ضرورت تھی۔ سو میں وہی اوتار ہوں جو حضرت سیح  
کی روحانی شکل اور نحو اور طبیعت پر بھیجا گیا ہوں۔ (غیر سر الزہار - رخ جلد ۱7/246)

\*\*\*

منزلت ہالی سلیمان فرماتے ہیں

..... اس نے مجھے اس بات پر بھی اطلاع دی ہے کہ درحقیقت یسوع مسیح خدا کے نہایت  
پیارے اور نیک بندوں میں سے ہے۔ اور ان میں سے ہے جو خدا کے برگزیدہ لوگ ہیں۔  
اور ان میں سے ہے جنکو خدا اپنے ہاتھ سے صاف کرتا۔ اور اپنے نور کے سایہ کے نیچے  
رکھتا ہے۔ لیکن جیسا کہ گمان کیا گیا ہے خدا نہیں ہے۔ ہاں خدا سے حاصل ہے  
اور ان کاملوں میں سے ہے جو تھوڑے ہیں۔ (کنفہ ترجمہ 2۱ رخ جلد ۱۲/272-273)

یسوع موعود تھے ہیں  
سیح ایک مائرا انسان ہیں  
خدا چاہے تو آسمان میں  
کر دے ایسے جتنے ہزاروں  
دن سے بہتر پیدا کر دے۔  
سیح تو مرنے والے مرنے والے  
نئی مخلوق کر دے مرنے والے  
میں سے وہی منزلت  
(تمام الجہاد 36 رخ جلد 8)

\*\*\*

حضرت عیسیٰ علیہ السلام یسوع اور عیسیٰ یا یوزافٹ کے نام سے بھی مشہور ہیں۔ (راز حقیقت 1۹ رخ جلد ۱4/171)

✽ احمد سرائی

حضرت یسوع مسیحؑ کا ۱۱ واں باب

اور مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبریں دی کہ وہ کون تھا

(تفسیر نظام آختم ص ۹، جلد ۱۱ ص ۲۹۳)

حضرت یسوع مسیحؑ فرماتے ہیں

... اور خدا کی عجیب باتوں میں سے جو مجھے ملی ہیں۔ ایک یہ بھی ہے جو میں نے عین بیداری میں جو کشفی بیداری کہلاتی ہے۔ یسوع مسیح سے کئی دفعہ ملاقات کی ہے۔ اور اس سے باتیں کر کے اس کے اصل دعوے اور تعلیم کا حال دریافت کیا ہے۔ یہ ایک بڑی بات ہے۔ جو توجہ کے لائق ہے۔ کہ حضرت یسوع مسیح ان چند عقائد سے جو کفارہ اور ثلثیت اور ابلیثیت ہے۔ ایسے متنفذ پائے جاتے ہیں کہ گویا ایک بھاری افترا جو ان پر کیا گیا ہے۔ میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے۔

(تفسیر تیسرے جلد ۱۱ ص ۲۷۳)

○○○

یسوع کا ایلچی

حضرت یسوع مسیحؑ فرماتے ہیں

حضرت یسوع مسیح کی سچی محبت اور سچی عظمت جو میرے دل میں ہے۔ اور نیز وہ باتیں جو میں نے یسوع مسیح کی زبان سے سُنیں۔ اور وہ پیغام جو اس نے مجھے دیا۔ ان تمام امور نے مجھے تحریک کی کہ میں جناب ملکہ معظمہ کے حضور میں یسوع کی طرف سے ایلچی ہو کر بادشاہ التماس کروں۔

(تفسیر تیسرے جلد ۲۳، جلد ۱۱ ص ۲۷۵)

○○○

حضرت یسوع مسیحؑ نے تحریر فرمایا

... میں حضرت یسوع مسیح کی طرف سے ایک سچے سفیر کی حیثیت میں کھڑا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ جو کچھ آج کل عیسائیت کے بارے میں سکھایا جاتا ہے۔ یہ حضرت یسوع مسیح کی حقیقی تعلیم نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر حضرت یسوع مسیح دُنیا میں پھر آتے۔ تو وہ اس تعلیم کو شناخت بھی نہ کر سکتے۔

(تفسیر تیسرے جلد ۲۲، جلد ۱۱ ص ۲۷۴)

○○○

آپ نے فرمایا کہ:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو  
اس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجرہ کے رُوسے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے  
بڑھ کر میرے سامنے نہ آؤ تو میں چھوٹا ہوں۔ (منقول از داغ البلا، ج ۱۰، باب ۱۹ ص ۱۹)

(درجہ ابلاغ ص ۲۴، جلد ۱۸ ص ۲۴۰)



و فیہ میں تھا  
سب سے پہلے  
کون سا ہے؟  
یسوعؑ نے جواب دیا  
کہ اول یہ ہے اے  
اسرائیل! یسوع  
خداوند ہمارا خدا  
آج یہی خداوند ہے  
مرقس ۱۵: ۲۸

آج شریکدار  
جس میں یسوع  
کی روح تھی  
انجام آ رہا تھا  
۲۸۹، جلد ۱۱

یسوع مسیحؑ فرمادے گا:  
ہمارے بعض گنہگار  
مصدق حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
کہہ رہے ہیں کہ وہ کلمات  
یسوعؑ کی نسبت لکھے تھے  
ہیں جس کا قبر آں میں  
نام نشان نہیں ہے  
۲۹۶  
مجموعہ شہادت جلد ۱۱

علماء کی تعریف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ**  
(بلاشبہ بندوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے وہی لوگ ہیں جو علماء ہیں)

سورۃ نمل: 28

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

اُمّتِ محمدیہ کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں۔

(برائین احمدیہ جلد 6 ص 606، مائتہ درعاشیہ)

مولوی ثناء اللہ صاحب  
«مرثیہ»

### مولوی شہداء اللہ اور پیشگوئیوں کی بڑتال

حضرت ابی سلاامہ فرماتے ہیں:-

ایسا ہی یہ لوگ فعل کے پورے میری بعض پیشگوئیوں کا بھٹوٹا ٹکٹا اپنے ہی دل میں فرض کر کے یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ سب بعض پیشگوئیاں جھوٹی ہیں یا اجتہاد کی غلطی ہیں تو پھر میرے دعوے کا کیا اعتبار شاید وہ بھی غلط ہو۔ اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اور مولوی شہداء اللہ نے موضع مذ میں بحث کے وقت یہی کہا تھا کہ سب پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں اس لئے ہم ان کو مدعو کرتے ہیں اور خدا کی قسم یہی ہے کہ وہ اس تحقیق کیلئے تادیباں میں آئیں اور تمام پیشگوئیوں کی بڑتال کریں اور ہم قسم کھا کر وعدہ کرتے ہیں کہ ہر ایک پیشگوئی کی نسبت جو منہاج نبوت کی دوسرے جھوٹی ثابت ہو ایک ایک سو روپیہ ان کی نذر کرینگے۔ ورنہ ایک خاص فقرہ لعنت کا ان کے گلے نہیں رہے گا۔ اور ہم کم و رفت کا خرچ بھی دینگے۔ اور کل پیشگوئیوں کی بڑتال کرنی ہوگی۔ تاہم وہ کوئی جھگڑا باقی نہ رہ جائے۔ اور اسی شرط سے روپیہ ٹیگا اور نبوت ہمارے ذمہ ہوگا۔

(امجد احمدی (میزب نزالہ) ص 22 و 23 و 24 و 25 و 26 و 27)



### حضرت سید محمود فرماتے ہیں

یہ لوگ چودوں کی طرح دُور دور سے اعتراض کرتے ہیں اور صاف باطن لوگوں کی طرح بالقابل اگر اعتراض نہیں کرتے تو دُور جواب مستنا چاہتے ہیں۔

(صغیت المبرۃ ص 15 و 16 و 17 و 18 و 19 و 20 و 21 و 22 و 23 و 24 و 25 و 26 و 27 و 28 و 29 و 30 و 31 و 32 و 33 و 34 و 35 و 36 و 37 و 38 و 39 و 40 و 41 و 42 و 43 و 44 و 45 و 46 و 47 و 48 و 49 و 50 و 51 و 52 و 53 و 54 و 55 و 56 و 57 و 58 و 59 و 60 و 61 و 62 و 63 و 64 و 65 و 66 و 67 و 68 و 69 و 70 و 71 و 72 و 73 و 74 و 75 و 76 و 77 و 78 و 79 و 80 و 81 و 82 و 83 و 84 و 85 و 86 و 87 و 88 و 89 و 90 و 91 و 92 و 93 و 94 و 95 و 96 و 97 و 98 و 99 و 100)



### حضرت سید محمود فرماتے ہیں

دانش دہے کہ مولوی شہداء اللہ کے ذمہ سے عنقریب تین نشان میرے ظاہر ہوں گے (۱) وہ تادیباں میں تمام پیشگوئیوں کی بڑتال کیلئے میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے اور سچی پیشگوئیوں کی اپنے قلم سے تصدیق کرنا ان کیلئے موت ہوگی (۲) اگر اس حوالے پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مر جائے تو ضرور وہ پہلے مرینگے (۳) اور سب سے پہلے اس اُرد و مضمون اور عربی تصدیق کے مقابلے سے عاجز رہ کر جلد تر ان کی دُوسیاں ہی ثابت ہو جائیں گی۔

(امجد احمدی (میزب نزالہ) ص 44 و 45 و 46 و 47 و 48 و 49 و 50 و 51 و 52 و 53 و 54 و 55 و 56 و 57 و 58 و 59 و 60 و 61 و 62 و 63 و 64 و 65 و 66 و 67 و 68 و 69 و 70 و 71 و 72 و 73 و 74 و 75 و 76 و 77 و 78 و 79 و 80 و 81 و 82 و 83 و 84 و 85 و 86 و 87 و 88 و 89 و 90 و 91 و 92 و 93 و 94 و 95 و 96 و 97 و 98 و 99 و 100)



(۱) پہلا نشان ۴۵  
ہر یک میں  
(۲) دوسرا نشان ۴۸  
ہر یک میں

حضرت سجادؓ فرماتے ہیں:

یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک دینی ہوئی اور وہ یہ ہے۔

اَیُّ اَمْرِ اللّٰهِ فَلَائِمٌ تَسْتَجِیْبُوْهُ

(ترجمہ) خدا کا امر آ رہا ہے تم جلدی نہ کرو۔

(مجموعہ اشتیارات جلد سوم ص ۴۸۳)

۱۹۰۳ء

### مولوی ثناء اللہ صاحب کا قادیان آنا

مصر کے وقت خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خبر ہوئی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امر قسری قادیان آئے ہوئے ہیں مگر آپ نے اُس کے متعلق صوفی فرمایا کہ ہزاروں لوگ راہبرواتے ہیں، ہمیں اُس سے کیا مغرب کی سنا زبا جماعت ادا کر کے جب حضرت اقدس دولت سر کو تشریف لے چلے تو ایک شخص نے ہاتھ میں قلم دوات لئے ہوئے حضرت اقدس کی خدمت میں کچھ کاغذات پیش کئے۔ اس قلم دوات سے اس کی یہ غرض تھی کہ حضرت سے رقعہ کی رسید لے مگر حضرت نے توجہ نہ کی اور اس کے وہ کاغذات لے کر تشریف لیگئے اور جب عشا کی نفل کے واسطے تشریف لائے تو فرمایا کہ ایک ہی مضمون کے دو رقعے مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے پہنچے ہیں معلوم دور رقعوں کی کیا غرض تھی۔

اس وقت یہ عقدہ حل ہوا کہ غالباً دو مراقعہ دستخط یعنی رسید رقعہ لینے کی غرض سے تھا۔ مگر قاصد کو رسید مانگنے کی جرات نہ ہوئی اور وہ رقعہ اس وقت سید سرور شاہ صاحب کے حوالہ کیا گیا کہ وہ اسے پڑھ کر الہی بھس کو سنا دیں۔ اس کے بعد حضرت اقدس نے نسخہ پایا۔

ہم تیار ہیں وہ ہفتہ عشرہ آرام سے سب باتیں سنئے اور اگر اس کا منشاء مباحثہ کا ہو تو یہ اس کی غلطی ہے کیونکہ اب مدت ہوئی کہ ہم مباحثات کو بند کر چکے ہیں مگر اس کو طلب حق کی ضرورت ہے تو وہ رفیق اور استغنیٰ سے اپنی غلطی دور کروائے۔ طالب حق کے لئے ہمارا دماغ کھلا ہوا ہے۔ اس جو شخص ایک منٹ رہ کر چلاھا تا چاہتا ہے اور اُسے فتح اور شکست اور اراد و جیت کا خیال ہے وہ مستفید نہیں ہو سکتا۔ بجز ایسے شخص کے جو نیک نیت بن کر آوے ہم تو دوسرے کے ساتھ کام کرنا بھی تفسیح اور قات خیال کرتے ہیں یہیں تعجب ہے کہ وہ کیوں گھما کے اس جا کر اترے۔ چاہیئے تھا کہ مستفیدوں کی طرح

آنا اور پہلے سے بہانہ خانہ میں اترنا۔ (ملفوظات جلد ۴ ص ۴۸۵ ۴۸۶)

پھر فرمایا: ہم اس رقعہ کا صبح کو جواب دیں گے۔  
 اس کے بعد حضرت اقدس نماز سے فارغ ہو کر تشریف لے چلے تو شہداء اللہ صاحب کے  
 قلم نے آواز دی کہ حضرت جی۔ مولوی شہداء اللہ صاحب کے رقعہ کا کیا جواب ہے  
 حضرت نے فرمایا کہ صبح کو دیا جائے گا۔  
 قلم نے کہا کہ میں آکر جواب لے جاؤں یا آپ ہمدلیہ ڈاک روانہ کریں گے۔  
 حضرت اقدس نے فرمایا: خواہ تم آکر لے جاؤ خواہ شہداء اللہ آکر لے جاوے۔  
 پھر آپ نے قلم کا نام پوچھا۔ اس نے کہا محمد صدیقی۔  
 (البدیع جلد اول نمبر ۱۲ مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۲ء)

(معارف جلد ۴ ص ۴۵۵)

### ۱۹۰۳ء بروز یکشنبہ مولوی شہداء اللہ کے رقعہ کا جواب

نبی کریم ﷺ کو جب حضرت اقدس تشریف لائے تو قبل از نماز آپ نے وہ رقعہ جو مولوی  
 شہداء اللہ صاحب کے رقعہ کے جواب میں تحریر فرمایا تھا۔ احباب کو سنایا۔ وہ رقعہ یہ تھا  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 محمد و نسل علی علیہ السلام  
 از طرف حامد باللہ محمد ظلام احمد عافہ اللہ و آئندہ  
 بخیریت مولوی شہداء اللہ صاحب

آپ کا رقعہ پہنچا۔ اگر آپ لوگوں کی صدق دل سے یہ نیت ہو۔ کہ اپنے  
 شکوک و شبہات پیشگوئیوں کی نسبت یا ان کے ساتھ اور امور کی نسبت بھی  
 جو دعویٰ سے قطع رکھتے ہوں، رفع کرا دیں تو یہ آپ لوگوں کی خوش قسمتی ہوگی  
 اور اگرچہ میں کئی سال ہوئے کہ اپنی کتاب انجامِ انہم میں شائع کر چکا ہوں کہ میں  
 اس گردہ مخالف سے ہرگز مباہشات نہ کروں گا کیونکہ اس کا نتیجہ بھڑگندی گاہیوں  
 اور دباستانہ کلمات سننے کے اور کچھ نہیں ہوا مگر میں ہمیشہ طالبِ حق کے شبہات  
 دور کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اگرچہ آپ نے اس رقعہ میں دعویٰ تو کر دیا ہے کہ  
 طالبِ حق ہوں مگر مجھے پتا ہے کہ اس دعویٰ پر آپ قائم رہ سکیں۔ کیونکہ آپ  
 لوگوں کی عادت ہے کہ ایک بات کو کشاں کشاں بے ہودہ اور مباہشات کی

(معارف جلد ۴ ص ۴۵۵-۴۵۶)

طرف لے آتے ہیں اور میں خدا تعالیٰ کے سامنے وعدہ کر چکا ہوں کہ ان لوگوں سے مباحثات ہرگز نہیں کر دیں گا۔ سو وہ طریق جو مباحثات سے بہت دور ہے کہ آپ اس مرحلہ کو صاف کر لے کے لئے اول یہ اقرار کریں کہ آپ منہاج نبوت سے باہر نہیں جائیں گے۔ اور دہی اعتراض کریں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یا حضرت عیسیٰ پر یا حضرت موسیٰ پر یا حضرت یونسؑ پر عائد نہ ہوتا ہو اور حدیث اور قرآن شریف کی پیشگوئیوں پر زور نہ ہو۔ دوسری شرط یہ ہوگی کہ آپ زبانی نہ لے کے مجاز نہ ہوں گے صرف آپ مختصر ایک سطر یا دو سطر تحریر دے دیں کہ میرا یہ اعتراض ہے پھر آپ کہیں مجلس میں منقل جواب سنایا جائے گا۔ اعتراض کے لئے لمبا لکھنے کی ضرورت نہیں ایک سطر یا دو سطر کافی ہیں۔ تیسری یہ شرط ہوگی کہ ایک دن میں صرف ایک ہی آپ اعتراض پیش کریں گے کیونکہ آپ اطلاع دے کر نہیں آئے۔ چورسوں کی طرح آگئے۔ اور ہم ان دنوں باعث کم فرصتی اور کام طبع کتاب کے تین گھنٹہ سے زیادہ صرف نہیں کر سکتے۔ یا دوسرے کہ یہ ہرگز نہ ہوگا کہ موسم کا انعام کے بعد وہ آپ واعظ کی طرح ہم سے گفتگو شروع کر دیں بلکہ آپ نے بالکل منہ بند رکھنا ہوگا۔ جیسے مٹم بکتم۔ یہ اس لئے کہ تا گفتگو مباحثہ کے رنگ میں نہ ہو جاوے۔ اور صرف ایک پیشگوئی کی نسبت سوال کریں۔ میں تین گھنٹہ تک اس کا جواب دے سکتا ہوں اور ایک ایک گھنٹہ کے بعد آپ کو مشتبہ کیا جاوے گا کہ اگر ابھی تسلی نہیں ہوئی تو اور لکھ کر پیش کر دے۔ آپ کا کام نہیں ہوگا کہ اس کو سنناویں ہم خود پڑھ لیں گے۔ مگر چاہئے کہ دو تین سطر سے زیادہ نہ ہو۔ اس طرز میں آپ کا کچھ ہرج نہیں ہے کیونکہ آپ تو شبہات دور کرانے آئے ہیں۔ یہ طریق شبہات دور کرانے کا بہت عمدہ ہے۔ میں باادار بلند لوگوں کو سننا دوں گا کہ اس پیشگوئی کی نسبت مولوی ثناء اللہ صاحب کے دل میں یہ دوسرا پیدا ہوا ہے اور اس کا یہ جواب ہے۔ اس طرح تمام دوا دس دور کر دیئے جائیں گے۔ لیکن اگر چاہو کہ بحث کے رنگ میں آپ کو بات کا موثر دیا جاوے تو ہرگز نہ ہوگا۔ ۴۴ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء تک میں اس جگہ ہوں۔ بعد میں ۵۴ جنوری کو ایک مقدمہ پر جہلم جہاؤں گا۔ سو اگرچہ بہت کم فرصتی ہے۔ لیکن ۴۴ جنوری تک آپ کے لئے تین گھنٹے تک خرچ کر سکتا ہوں۔ اگر آپ

سیح بخود لکھا:  
مختصر کتب پنجہ مطبوعہ علیہ السلام  
کا مقصد یہ ہے کہ ہر مسکند و مد  
پر لکھنا شروع ہو جائے  
لاکھ ہر کسی کی آواز سن  
انجام دے کہ آواز سن کر طرح  
کرنا دیکھتے ہیں کہ نا سبھ  
سچ ہے  
مختصر کتب علیہ السلام  
جلد ۴ ص ۱۱۹

(دیکھو) ص ۳۹  
(مدالہ حقیقتہ الہیہ)



لوگ کچھ نیک نیتی سے کام لیں تو یہ ایسا طریق ہے کہ اس سے آپ کو فائدہ ہوگا۔ دوسرا اور آپ لوگوں کا آسمان پر مقدمہ ہے خود خدا تعالیٰ فیصلہ کریگا۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔ سوچ کر دیکھ لو کہ یہ بہتر ہوگا کہ آپ بذریعہ تحریر جو سطر دوسرے زیادہ نہ ہو ایک ایک گھنٹہ کے بعد اپنا مشہد پیش کرتے جائیں اور میں وہ دوسرے دور کرتا جاؤں گا۔ ایسے ہی صد آدمی آتے ہیں اور دوسرے دور کرا لیتے ہیں۔ ایک بعد ماضی شریف آدمی منور اس بات کو پسند کرے گا اس کو دوسرا دور کرانے میں اور کچھ غرض نہیں۔ لیکن وہ لوگ جو خدا سے نہیں ڈرتے ان کی توفیق ہی اور ہوتی ہیں۔

میرزا غلام احمد

(مجلد ۴ صفحہ ۴۰۷)

غیر کی نماز ہوئی تو حضرت اقدس نے تسلیم و ملت طلب فرمائی اور فرمایا کہ تم لو اس اور اس رقعہ پر لکھنا ہے۔ اتنے میں مولوی شہداء صاحب کے قلم پر آموج دھوئے اور جواب طلب کیا۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ ابھی لکھ کر دیا جاتا ہے۔ پھر بقیہ حصہ آپ نے لکھ کر اپنے خدام کے حوالہ کیا کہ اس کی نقل کر کے روانہ کر دو۔ وہ حصہ رقعہ کا یہ ہے۔

”بالآخر اس غرض کے لئے اب آپ اگر شرافت اور ایمان رکھتے ہیں تو نادیدین سے بنیہ تصفیہ کے خالی نہ جا دیں۔

دو قسموں کا ذکر کرتا ہوں (۱) اول چونکہ میں انعام آتھم میں خدا سے قطعی مہد کر چکا ہوں کہ ان لوگوں سے قطعی بحث نہیں کروں گا۔ اس وقت پھر اسی مہد کے مطابق قسم کھاتا ہوں کہ میں زبانی آپ کی کوئی بات نہیں سنوں گا۔ مروت آپ کو یہ وقت دیا جاوے گا کہ آپ اول ایک اعتراض جو آپ کے نزدیک سب سے بڑا اعتراض کسی پیش گوئی پر ہو ایک سطر یا دو سطر یا حد قین سطر تک لکھ کر پیش

(مجلد ۴ صفحہ ۴۰۸)

کریں جس کا یہ مطلب ہو کہ یہ پیشگوئی پوری نہ ہوئی اور منہاج نبوت کی سند سے قابل اعتراض ہے اور پھر چپ رٹیں اور میں مجمع عام میں اس کا جواب دوں گا جیسا کہ مفصل لکھ چکا ہوں۔ پھر دوسرے دن دوسری پیشگوئی اسی طرح لکھ کر پیش کریں۔ یہ تو میری طرف سے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں اس سے باہر نہیں جاؤں گا اور کوئی زبانی بات نہیں سنوں گا اور آپ کی مجال نہیں ہوگی کہ کوئی لکھ بھی زبانی بول سکیں اور آپ کو بھی خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ اگر آپ سچے دل سے آئے ہیں تو اس کے پابند ہو جاویں اور نافرمانی فتنہ و فساد میں مگر بسر نہ کریں۔ اب ہم دونوں میں سے ان دونوں قسموں سے جو شخص امراض کسے گا اس پر خدا کی لعنت ہو اور خدا کرے کہ وہ اس لعنت کا پھل بھی اپنی زندگی میں دیکھ لے۔ آمین۔ سو میں دیکھوں گا کہ آپ سنت نبویہ کے موافق اس قسم کو پورا کرتے ہیں یا قادیان سے نکلتے ہوئے اس لعنت کو ساتھ لے جاتے ہیں اور چاہیئے کہ اول آپ اس عہد موکلہ قسم کے آج ہی ایک اعتراض دو تین سطر کا لکھ کر بھیج دیں اور پھر وقت مقرر کر کے مسجد میں مجمع کیا جائے گا۔ اور آپ کو بتلایا جاوے گا اور عام مجمع میں آپ کے شیطانی دساوس دور کر دیئے جاویں گے۔

رقعہ دے کر آپ تشریف لے گئے اور اللہ سے حضور نے کہا بھیجا کہ رقعہ وہاں اُن کو جا کر ملنا دیا جاوے اور پھر اُن کے حوالہ کیا جاوے۔

چنانچہ یہ رقعہ مولوی شامداد صاحب کو پہنچا دیا گیا۔ نفوذ سے عرصہ کے بعد پھر مولوی شامداد صاحب کی طرف سے جواب الجواب آیا۔

یہ نامعلوم اور اصل بحث سے بالکل دُور جواب ٹنکر حضرت اقدس کو بہت رنج ہوا اور آپ نے فرمایا کہ

ہم نے جو اسے خدا کی قسم دی تھی اس سے قائم اٹھنا یہ نظر نہیں آتا۔ اب خدا کی لعنت لے کر واپس جانا چاہتا ہے جس بات کو ہم بار بار لکھتے ہیں کہ ہم مباحثہ نہیں کرتے جیسا کہ ہم انجامِ آئندہ میں اپنا عہد دنیا میں شائع کر چکے ہیں۔ تو اب اس کا منشا ہے کہ ہم خدا کے اس عہد کو توڑ دیں۔ یہ ہرگز نہ ہوگا۔ اور پھر اس رقعہ میں کس قدر افترا سے کام لیا گیا ہے کیونکہ جب ہم اُسے اجازت دیتے ہیں کہ ہر ایک گھنٹہ کے بعد وہ

مجمع مولودہ نکلا:  
شاہد نے جس وقت سے  
انکار کیا اور تمام اس کے  
قریب میں آگئے  
وہاں رہی وہ زوال و  
روز ۱۹ ۱۹۵۲

دو تین سطریں ہماری تقریر پر اپنے شبہات کی لکھ دیوے تو اس طرح سے خواہ اس کی دن میں تیس سطور ہو جاویں ہم کب گریز کرتے ہیں اور خواہ ایک ہی پیشگوئی پر وہ ہم سے دس دن تک سُنتا رہتا اور اپنے وساوس اس طرز سے پیش کرتا رہتا۔ اُسے اختیار تھا۔ پھر ایک دوسرا جھوٹ یہ بولا ہے۔ کہ لکھتا ہے کہ آپ جمع پسند نہیں کرتے بھلا ہم نے کب لکھا ہے کہ ہم جمع پسند نہیں کرتے بلکہ ہم تو عام جلسہ سچاوتے ہیں۔ کہ تمام قادیان کے لوگ اور دوسرے بھی جس قدر ہوں جمع ہوں تاکہ ان لوگوں کی بے ایمانی کھلے کہ کس طرح یہ لوگوں کو فریب دے رہے ہیں۔ اگر اسے حق کی طلب ہوتی تو اسے ہمارے شرائط ماننے میں کیا عذر تھا مگر یہ بد نصیب واپس جانا نظر آتا ہے۔

پھر مولوی محمد احسن صاحب کو حضور انور نے فرمایا کہ آپ اس کا جواب لکھ دیں مجھے فرصت نہیں۔ میں کتاب لکھ رہا ہوں۔ یہ کہہ کر حضور تشریف لے گئے اور مولوی محمد احسن صاحب نے رقعہ کا جواب تحریر فرمایا اس کے بعد کوئی جواب مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے نہ آیا۔ اور وہ قادیان سے چلے گئے۔

(البدیع جلد ۲ نمبر ۱۰۲، صفحہ ۲۳، ستمبر ۱۹۰۲ء)

(فتاویٰ جلد ۴ ص ۴۱۵)

انی ۱۰ میں اراد اہانتك یعنی میں اُسکو ذلیل کر دینگا جو تیری ذلت چاہتا ہے۔  
... خاتمہ اُسکو ذلیل کر دیا اور اپنے مرنے سے موت مانگ کر ...  
مر گیا اور اپنی موت کو ہرگز لئے ایک نشان چھوڑ گیا۔ فالجہد للہ علی ذالک۔

(ترجمہ ۱۵۱۵ء، ج ۴ ص ۴۱۵)

کیسے رہا

☆☆

جو خدا کا ہے اُسے لاکارنا ایچھا نہیں اتھ شیروں پر نہ کوال اُسے رو بہ زار توڑا

خدا ایسا نہیں کہ جھگڑے کو چھوڑ دے جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلا دے۔ حقیقۃً الوحی جلد 22 ص 21

حضرت اہل اسلام پر فرما لیں

اگر میرے مقابل پر تمام دنیا کی قومیں جمع ہو جائیں اور اس بات کا بالمقابل امتحان ہو کہ کس کو خدا غیب کی خبریں دیتا ہے اور کس کی دُعا میں قبول کرتا ہے اور کس کی مدد کرتا ہے اور کس کیلئے بڑے بڑے نشان دکھاتا ہے تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہی غالب رہوں گا۔ کیا کوئی ہے ؟! اگر اس امتحان میں میرے مقابل پر آوے۔

(حقیقۃً الوحی جلد 22 ص 181 و 182)

معجزہ سید محمد فرماتے ہیں

خدا نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ میں تیری ہر ایک دُعا کو قبول کر دوں گا

(نور انوار جلد 1 ص 92)

## مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

معجزہ سید محمد فرماتے ہیں :-

میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ صاحب میں تباہی نہ ہو اور وہ بہترین گواہ ہیں حقیقت مفید اور گذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھائے۔ آمین ثم آمین۔

(محمد ہشتنگاہ بدست ملاحظہ)

چند سال بعد موضعِ حُثّ میں مولانا ثناء اللہ صاحب کے ساتھ احمدیت کے متعلق ایک مباحثہ ہوتا ہے اور مولانا صاحب کو یاد دلایا جاتا ہے کہ اگر آپ واقعی سچے ہیں تو آپ لے مباہلہ کے میدان میں آنے کی جرأت کیوں نہیں کی، اس پر مولوی صاحب موصوف نے کہا کہ میں مباہلہ کے لیے تیار ہوں، چنانچہ انہوں نے اس کے لیے ایک تحریر بھی دے دی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں امجاز احمدی بکتاب میں اس مباحثہ کا حال تحریر فرمایا وہاں یہ بھی تحریر فرمایا کہ:

”مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ میں اس طور کے فیصلہ کے لیے جی ہاں خواہشمند ہوں کہ فریقین (یعنی میں اور وہ) یہ دُعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہی مر جائے۔“

اس پر حضور پر نور نے فرمایا:

”یہ تو انہوں نے اچھی تجویز نکالی ہے اس پر قائم رہیں تو بات سہی۔“

(نفاذ احمدیت ص 182)

(کتاب امجاز احمدی ص 1)

(امجاز احمدی/نور الایض ص 18، جلد 19، ملاحظہ 1952ء)

پھر فرمایا:

”اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہونے کو کاذب صادق سے پہلے مر جائے تو ضرور

وہ سچے مرے گا۔“ (امجاز احمدی ص 2) (جلد احمدی/نور الایض - جلد 19، ملاحظہ 1952ء) ◀

سید محمد ہشتنگاہ کا بیان:  
ہم مباحثہ میں  
دینی حُرمت سے کوئی پیروی  
نہیں کرتے تھے یہ سچ  
دُعا سے ہمیں مانع  
ہو گیا۔  
امجاز احمدی  
جلد 19 ص 1  
15 نومبر 1952ء

مباحثہ پر معینہ لغت  
عرب لہجہ شری  
(مکملہ ج ۱ و ۲)  
سید بی بی  
دو فریقہ خانہ  
ایکہ دوسرے کے  
بیچ مذاہب اور  
دراستی سنت  
۲۰۲۰ء

جب حضور پُر نور نے دیکھا کہ مولوی شہداء اللہ صاحب کسی بات پر قائم نہیں رہتے اور بات پر پانسہ پٹنے سے کوئی بھجک محسوس نہیں کرتے، تو آپ نے از خود ایک تحریر بعنوان "مولوی شہداء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" شائع فرمادی اور اس کے آخر میں تحریر فرمایا کہ

(مثنویت: اردیت ۱۲۵۹ء)

"بالآخر مولوی صاحب سے اتمام ہے کہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے"

۱۵ اپریل ۱۹۵۷ء (موجودہ شہادت جلد سوم)

پہلے نے جب بدر کی لڑائی میں یہ دعائی تھی کہ لا اھل حق کان، منا کاذبا فامتنہ فی ھذا اللہ وطن۔ میں نے خدایم مدد فرما دیں جو محمد مصطفیٰ علیہ السلام اور میں ہوں جو شخص میری نظریں میں جھوٹا ہے، میں کو کسی موقع قتل میں ہلاک کر دوں گا جس وقت اس کو گمان تھا کہ میں جھوٹا ہوں!

(ترجمہ: جلد سوم ص ۵۷)

صادق کے مقابل  
پہلے مرید والا  
ابو جلی تھا۔

الحمد لله

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یستنبطونک الحق هو۔ قل ۱۶۱) در کتب اللہ الحق

بخدمت مولوی شہداء اللہ صاحب السلام علی من اتبع الهدی۔ مدت سے آپ کے پرچہ احمدیہ

میں میری نگذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھ آپ اپنے اس پرچہ میں مردود کتبہا، جہاں مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دہشال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان کامیوں اور ان نعمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ میں سے بڑھ کر کوئی ملاحظہ نہیں ہو سکتا اگر میں ایسا

ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہوتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تا خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔ اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مخلص اور مخلصانہ مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ کذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ مسند ابوالہسان کے اٹھائے میں نہیں بلکہ بعض خدا کے احمقوں سے ہے جیسے خاٹون، بیفہ و غیرہ صلیک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوں تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں دیکھی اللہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں بعض دغا کے طور پر نہیں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔ اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اسے میرے ہلاک بصیر و قدیر و عظیم و خیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود

ایسا امانت، دونوں مذاہب  
مذاہب میں ہیں اور ایک  
کئی شخصیں بنائے۔ حدیث کا شہرہ  
نہ ہو خدا تعالیٰ اسے ناکام سے  
کسی اس سے دشمن نہ ہو کسی  
دعا سے بہت نہیں رہتا  
خدا تعالیٰ اسے موقع فرمادے  
میں اپنے تئیں ثابت ہوگا  
ترادہ اور یہی اس امر سے  
تو رہے صادق ہو کر لایا  
میرا ہے۔  
شہادۃ الہیہ ۲۹  
۳۷۵ء

ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات اشتراک کرنا میرا کام ہے تو اسے میرے پیار سے مالک نہیں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی شہداء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے آمین۔ مگر اسے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی شہداء اللہ صاحب تہمتوں میں جو مجھ پر لگتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ان کو نابود کر مگر نہ انسانی ہمتوں سے بلکہ طاعون و جینہ و غیرہ امراض مملکت سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھٹے کھٹے طور پر میرے زہر و اور میری جماعت کے سامنے ان تمام کامیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔ میں ان کے اٹھ سے بہت سنا گیا اور میرا کرنا رہا۔ مگر اب نہیں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی۔ وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانوں میں آیت لافہات صالحین لک یہ علیہ السلام بھی مسل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دُور دُور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص حقیقت مفسد اور کھٹک اور دوکاندار اور کذاب اور غفاری اور نہایت درجہ کاذب آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے ظالموں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی شہداء اللہ صاحب تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو لوگوں کے لئے میرے آقا اور میرے پیغمبر کے واسطے اپنے اٹھ سے بنائی ہے۔ اس لٹاپ میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتی ہوں کہ مجھ میں اور شہداء اللہ صاحب میں کیا فیصلہ فرما اور وہ تیری نگاہ میں حقیقت مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھائے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اسے میرے پیار سے مالک نہاں کیا ہے کہ آمین ثم آمین۔ و قسنا افحق یہ سننا و بین قومنا بالحق و انت خیر القاصین۔ آمین۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام غمون کو اپنے پرچم میں چھاپ دیں اور جو جاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

میرے غم و غصہ فرمایا:  
شہداء اللہ صاحب کے متعلق جو لکھا گیا ہے یہ دراصل بدزبانوں کی طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے لکھا گیا ہے۔  
منزلات جلد ۱ ص 268

فرماتے ہیں:  
شہداء اللہ صاحب کے واسطے میں نے توبہ کا شراعتاً ہی نہیں فرمایا۔  
رحم کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ توبہ سے انسان نیک بن جائے۔  
منزلات جلد ۱ ص 273

الذائق  
عبد اللہ احمد میرزا قلام اللہ علیہ الرحمہ و عافاہ اللہ و ایدہ  
رقم تاریخ ۱۵ ذی القعدہ ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۵ دسمبر ۱۹۴۷ء

خدا کا فیصلہ

(لیکھ بڑھانوات جلد سوم ص 578)

۱۵ دسمبر ۱۹۴۷ء

۱۹ دسمبر ۱۹۴۷ء کو محنت کا موجودہ وقت پاگئے۔

(منزلات جلد ۱ ص 599)

محنت سید محمد فرماتے ہیں

خدا تعالیٰ مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ جو وہ لوگوں کے لئے مفید ہے میں انکو دیر تک انکھوں گا۔  
(دقیقہ الوری ص 22 ج 2 ص 599)

مولوی شہداء اللہ صاحب

مولوی شہداء اللہ صاحب ۱۵ مارچ ۱۹۴۷ء کو مر گئے ہیں

فوت ہونے لگیا محنت سید محمد کی وفات کے بعد پانچ سال تک زندہ رہے۔  
(مناجات الہیہ ص 86)

۱۳۵۸ھ ۱۳۵۹ھ ۱۳۶۰ھ

اب بتلاؤ کہ کیا مطلوبہ لائن الہی  
کے ہیں نشان ہے کہ جو دماغ  
نہایت تضرع و رنجش میں  
سکریا اس کا شرافت و اور  
ان میں یہ کہ خود سے بڑے  
فرمانے کا فربہ پہنچے ہر  
کھڑکھا ہوا ہے۔  
منزلات جلد ۱ ص 252

ڈاکٹر عبدالحمید خان

جیسا کہ پہلے چراغِ دین کے انجام سے خبر دی تھی اسی طرح اُس عظیم خبیث نے اِس دوسرے چراغِ دین یعنی عبدالحمید کے انجام کی خبر دی ہے پھر خوشی کا کیا مقام ہو ذرا صبر کریں اور انجام دیکھیں۔

(دقیقہ الوحی - رخ نموده 127)





**◆ ◆ ◆ ◆ ◆**

۱۹ مئی ۱۹۰۸ء

تبریز

حضرت نے فرمایا:-

(مفردات طبع ۱۵۰۰ / ۴۳۸ ۴۳۹)



مسیح مہمود نے فرمایا

1907 5



میگویم که فرزندانی که میباشند  
 اور و پس از انصاف آنکه نفس اور  
 خیال کرد و دل در آنکه کلمات  
 که در کتابهای خود را بعد  
 است و آره بی اختیار و غیره  
 آنکه در وقت آنکه به نام  
 که اس حالت میں جب  
 اس کے دل میں یہ خیال  
 ہوئی کہ میری مرضی  
 کے موافق کسی کو نسبت  
 کہ او را کلمہ در کلام  
 بے سلام و معافیت سلطان  
 اس وقت اس کے ارادہ  
 میں دخل نہ پائے اور کوئی  
 سمجھ سکتی کہ زبان پر  
 فارغ ہوتا ہے اور  
 دراصل وہ سلطان کی  
 طاقت ہے۔ یہ دخل کوئی  
 البتہ اور کوئی کہ اس  
 میں پس ہوتا ہے۔  
 دراصل اور کلمہ 3  
 439

حضرت یحییٰ (ع) نے تحریر فرمایا

ایسا ہی کئی اور دشمن مسلمانوں میں سے میرے مقابل پر کھڑے ہو کر ہلاک ہوئے اور ان کا نام نشان نہ رہا۔ ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبدالجکیم خاں ہے اور وہ ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیا لہ رہتے دلا ہے جس کا دعویٰ ہے کہ میں اُس کی زندگی میں کام۔ اگست ۱۹۷۸ء تک ہوجاؤں گا۔ اور یہ اُس کی سچائی کے لئے ایک نشان ہو گا۔ یہ شخص الہام کا دعویٰ کرتا ہے اور مجھے دجال اور کافر اور کذاب قرار دیتا ہے۔ پہلے اُس نے بیعت کی اور برابر بیٹس برس تک میرے مریدوں اور میری جماعت میں داخل ہوا پھر ایک نصیحت کی وجہ سے جو میں نے محض اللہ اُس کو کی تھی مرتد ہو گیا۔ نصیحت یہ تھی کہ اُس نے یہ مذہب اختیار کیا تھا کہ بغیر قبول اسلام اور پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نجات ہو سکتی ہے۔ گو کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کی خبر بھی رکھتا ہو۔ چونکہ یہ دعویٰ باطل تھا اور عقیدہ جہور کے بھی برخلاف اس لئے میں نے منع کیا مگر وہ باز نہ آیا آخر میں نے اُسے اپنی جماعت سے خارج کر دیا تب اُس نے یہ پیشگوئی کی کہ میں اُس کی زندگی میں ہی ۴۔ اگست ۱۹۷۸ء تک اُس کے سامنے ہلاک ہوجاؤں گا۔ مگر خدا نے اُس کی پیشگوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اُس کو ہلاک کرے گا اور میں اُس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے خدا اُس کی مدد کرے گا۔

(چشمه معرفت - 23 جلد 336 و 337) -  
مطبوعه 20 بی 1908

ریکھ دیو کا فیصلہ

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود وفات پا گئے۔

معارف عامه جلد ۱۰ ص ۴۵۹

مشرقوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ دہ قہقہ

بیت صادق کا ذب۔ (مکرر اشتہارات جلد سوم 559-580)



مرگیا بد بخت اپنے وار سے  
کھل گئی ساری حقیقت سیف کی

کٹ گیا سر اپنی ہی تلوار سے  
کم کرو اب ناز اس مُردار سے

(منقول از نزول المسیح صفحہ ۲۲۴ مطبوعہ ۱۹۰۹ء) در ضمن ص ۱۵۱

میح میگویند فراتے ہیں :  
 دے لوگو اتم یقیناً سمجھ لو کہ  
 میرے ساتھ وہ کاف ہے جو آخر  
 وقت تک مجھ سے وفا کرے گا  
 اگر تمہارے مرد اور تمہاری بیوی  
 اور تمہارے جان اور تمہارے  
 بول و جان اور تمہارے چہرے اور  
 تمہارے ہر شے میں کفر  
 میرے ساتھ کرنے کی چیز  
 دعا میں تحریریں بیان تک نہ  
 سجدے کرتے کرتے ناک  
 عمل کا نہیں رہے گا کہ شہر  
 کا میں قبر بھی دفن ہو کر  
 تمہاری دعا نہیں سنے گا

محبت کہہ کر اور وہ ۱۴/۵۵  
 ۱۷/۵۵

اور  
میں نے  
4 اگست 1908ء سے  
پہلے وفات پا گئے۔

کنا

حضرت سید احمد علی قرین فرماتا:

اس عاجز کی فطرت اندیشہ کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے۔ گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں۔  
(برہنہ نامہ، ج ۱ ص ۵۹۳، ۵۹۴)

حضرت سید احمد فرماتے ہیں:

سید تو خود کنجسوں سے تیل طوقا مارا..... اور اگر کہو کہ اس کنجری نے توبہ کی تھی تو کنجری کی توبہ کا اعتبار کیا۔  
ایک طرف توبہ کتنی ہیں۔ ایک طرف پھر شوڑے پر بانڈ میں جابجاستی ہیں۔ (ماہنامہ ملت، ج ۱ ص ۶۸)

پیشگوئی الہام اور کشف

خدا نے ہمیں ایک پکا وعدہ دیا ہوا ہے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں اور وہ یہ ہے کہ

بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے

(عزرا ۱: ۲۵)

سیدہ عداۃ صاحب عرب لے حضرت اقدس سے عرض کیا کہ میرے اطراف میں مدد ہوتا رہتا ہے۔  
ظالموں کا غلو ہے مگر حضور اپنا کرمہ مظاہر نہیں تو میں اُسے پہنے رہوں۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ

ہم کرتہ تو دے دیں گے مگر بات یہ ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل کا کرتہ

(عزرا ۱: ۲۵)

نہ ہو تو پھر کوئی شے کام نہیں آتی۔

\*\*\*

حضرت یسوع مسیح

اور جو اُس کے وسیلہ سے برکت پانچا

۱۲-۱۱

ایک عورت نے جس کے بارہ برس سے خون جاری تھا اُس کے پیچھے آکر  
اُس کی پوشاک کا کنارہ چھوا ۵ کیوں کہ وہ اپنے جی میں کہتی تھی کہ اگر میری  
اُس کی پوشاک ہی چھو لوں گی تو اچھی ہو جاؤں گی ۵ یسوع نے پھر کہ  
اُسے دیکھا اور کہا بیٹی خاطر جمع رکھ۔ تیرے ایمان نے تجھے اچھا کر دیا۔ پس  
وہ عورت اُسی گھڑی اپنی ہر گھٹی ۵

(متی ۹: ۲۰-۲۵)

\*\*\*

ایک فرقہ مسلمانوں میں سے پورے طور پر یہودیوں کی پیروی کرے گا

حضرت یسوع مسیح فرماتے ہیں

بعض حدیثوں میں یہ بھی آیا ہے کہ اسی اُمت کے  
بعض علماء یہودیوں کی سخت پیروی کریں گے یہاں تک کہ اگر کسی یہودی مولوی نے اپنی ماں  
سے مذا کیا ہے تو وہ بھی اپنی ماں سے زنا کریں گے۔ (تحدید الامم ۲۴۳، رخ جلد ۱ ص ۳۲۹)

حضرت یسوع مسیح فرماتے ہیں

یہودیوں کا یہ عقیدہ کہ دوسرا ظاہر ہوئے اور آخری مسیح (جس سے اس زمانہ کا مسیح مراد ہے) پہلے مسیح  
افضل ہوگا۔ (تحدید الامم ۲۴۳، رخ جلد ۱ ص ۱۵۸)

حضرت یسوع مسیح فرماتے ہیں

خدا نے اسی اُمت میں سے مسیح موعود بھیجا۔ جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھکر  
ہے اور اُس نے اُس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔ (دافع البلاء ص ۱۷، رخ جلد ۱ ص ۲۳۳)



### حق و باطل میں فیصلہ ہو گیا تمام گواہوں کو برباد

جسٹس طہم کو اللہ تعالیٰ دنیا سے بہت جلد اٹھا لیتا ہے اور یہ ایک ایسا الہی قانون ہے جو کسی نہیں بدلتا اس  
 اقرار نامہ کا مندرجہ مستحق مرزا جو اپنے کثرت پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تلمذ کر کے اٹھتا نابود اور  
 فنا ہونے کی پیشگوئی کر چکا تھا پورے ایک سال کے بعد اسی رمضان کی ۲۲ تاریخ ۱۳۲۲ھ میں جس میں اقرار نامہ  
 لکھا گیا عذاب طاعون سے ہلاک ہو گیا اور اس کے پہلے اس کی عورت بھی مر گئی اور خود اس کے گھر کا سلسلہ تباہ ہو گیا  
 لہذا ہمارے اہل دیہہ کو اس واقعہ سے عبرت چاہیے اور حضرت اقدس کی صداقت پر ایمان لائیں۔

المترجم، رمضان ۱۳۲۲ھ (۱۹۰۵ء)

(مقتبہ اللہ، جلد ۲۲ ص ۳۸۱)

❦ ❦

سرسے سیراؤن کاٹے یا رنج میں ہونا اس لئے مجھے بدخواہ کرنا ہوش کر کے بچو

### فیصلہ کی آسان راہ

گھر کا حفاظت !!

ایک صاحب نے حضرت کی خدمت میں ذکر کیا کہ صندوق اس تحریر پر جو بنا رہی تھی ہے کو اگر کوئی کھنڈ  
 شائع کہہ الہام الہی کو کوئی احاطہ کل من فی القرآن کہتا ہے اور یقین کر لے کہ بعض بہنے اپنے  
 دل سے یہ بات بانی ہے اور یہ خدا کا کلام نہیں جو ہم پر نازل ہوا ہے اور صرف اتفاقی طے پر جلد سے گھر کی  
 حفاظت ہو رہی ہے تو چاہیے کہ ہر گز کہہ میں سے بھی کوئی ایسا الہام شائع کرے تب اس کو جلد معلوم ہو جائے  
 کہ قرآن کا کیا تیرہ ہے اس بات کو پر مسکریں مخالفت یہ کہتے ہیں کہ ہم منتری نہیں ہیں حضرت اتفاقی پر انکار کریں  
 ہم کہ طرح ایسا الہام شائع کر سکتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ یہی بات ہے جو ہم دن کو سمجھنا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ  
 پر انکار کر کے کوئی شخص بچ نہیں سکتا۔ اگر یہ کام ہم پر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل نہ ہوتا اور ہمارا انکار ہوتا تو  
 اللہ تعالیٰ اس کلمہ کے مطابق ہمارے گھر کی حفاظت کیوں کرتا جبکہ ایک کام مرتبہ الفاظ میں پورا ہو گیا تو پھر  
 اس کے اتنے میں کیا شک ہے لیکن ہم نے تعین کئے اسے فیصلہ کی دوسری ماہ بھی بیان کر دیا ہے کہ جو شخص یہ  
 اعتقاد رکھتا ہے کہ یہ انسان کا انفرادی ہے تو اسے لازم ہے کہ وہ قسم کھا کہ ان الفاظ کے ساتھ بیان کرے کہ یہ انسان  
 کا انفرادی ہے خدا کا کلام نہیں **وَلَقَدْ كَذَّبَ دُخَانُ أَهْلِ** اگر کوئی شخص ایسی قسم کھائے تو خدا تعالیٰ  
 اس قسم کا قیض ظاہر کر دیا نہ چاہیے کہ مرزا یونس اور اللہ صاحب اور جعفر زئی لاہوری اور ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب  
 غرضی صاحبان بہت جلد اس کی طرف توجہ کریں۔  
 (بدر الرحمانی ص ۱۹ ص ۱۹۰)

(مقتبہ استیلاات جلد ۱ ص ۵۸)

انفرادی کے کوئی شخص بچ نہیں سکتا

۱۴ ستمبر ۱۹۰۵ء مبارک احمد اور ۱۴ ستمبر ۱۹۰۵ء کو حضرت کا موعود وراثت ہائے

(مقتبہ اللہ، جلد ۱ ص ۵۸)



(مقتبہ اللہ، جلد ۱ ص ۵۸)

مسیح موعود فرمایا:  
 یاد رکھو کہ ہر کلمہ نبی  
 یا رسول اللہ کی طرف سے  
 فتنہ و فساد کا باعث ہے  
 لہذا ہر کلمہ کو اس کے  
 (۱) فتنہ و فساد کا  
 (۲) فتنہ و فساد کا  
 (۳) فتنہ و فساد کا  
 (۴) فتنہ و فساد کا  
 (۵) فتنہ و فساد کا  
 (۶) فتنہ و فساد کا  
 (۷) فتنہ و فساد کا  
 (۸) فتنہ و فساد کا  
 (۹) فتنہ و فساد کا  
 (۱۰) فتنہ و فساد کا

مسیح موعود فرمایا:  
 یاد رکھو کہ ہر کلمہ نبی  
 یا رسول اللہ کی طرف سے  
 فتنہ و فساد کا باعث ہے  
 لہذا ہر کلمہ کو اس کے  
 (۱) فتنہ و فساد کا  
 (۲) فتنہ و فساد کا  
 (۳) فتنہ و فساد کا  
 (۴) فتنہ و فساد کا  
 (۵) فتنہ و فساد کا  
 (۶) فتنہ و فساد کا  
 (۷) فتنہ و فساد کا  
 (۸) فتنہ و فساد کا  
 (۹) فتنہ و فساد کا  
 (۱۰) فتنہ و فساد کا



إِنِّي أَحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ عِندَ تَعَالَى كَفَضْلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ طَاعُونٍ سَيِّئٍ لَا يَدْرِي مَا يَكُونُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(دقیقۃ الوحی، ریح جلد 22، ص 547)

### طاغون اور احمدی

قادیان میں طاغون اور میرے گھر کا چڑا

حضرت سید مودود فرماتے ہیں

سید مودود لکھا:  
خدا ایسے نہیں کہ قادیان  
کے لوگوں کو خدا سے  
والہ توفیق میں رہنا  
ہوگا۔  
داعیہ ابلاو ص 17 ریح جلد 22

یہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل نہیں کرتا۔ وہ رحیم و کریم خدا ہے لیکن جب انسان شوخی کرتا ہے تو اسے ڈرنا چاہیئے۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ اسی قادیان میں طاغون نہیں ہوا تھا تو میں نے شائع کر دیا تھا۔ اِنِّي أَحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ۔ پھر کیا دھڑ ہے کہ ہندوؤں کے تو گھر خالی ہو جاویں اور میرے گھر کا چڑا ابھی نہ مرے۔

(ملفوظات، جلد 9، ص 163) 24 دسمبر 1907ء  
سید مودود نے بھی پانچ کہ  
ہجے اُن کی زندگی میں ہی  
فوت ہوئے (آخری جگہ)

حضرت سید مودود فرماتے ہیں

طاغون اسی طرح تیزی پر شروع ہے بلکہ اور بھی بڑھ رہا ہے۔ مگر مجھ کو خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ تیرے گھر کی چار دیواری میں رہنے والوں کو اس مرض سے بچاؤں گا اور دیکھو کہ اب تک کئی دفعہ اس نواح میں سخت طاغون پڑ چکا ہے اور گاؤں کے گاؤں خالی ہو گئے ہیں اور خود قادیان میں بھی طاغون کئی دفعہ پڑ چکا ہے مگر اس گھر کو خدا تعالیٰ نے بچائے رکھا اور کوئی آدمی بھی اس مرض سے نہیں مڑا بلکہ اس گھر کا کوئی چڑا ابھی ہلاک نہیں ہوا۔

(دعوتِ مبارک، جلد 1، صفحہ 15، ریح جلد 22، ص 19) (ملفوظات، جلد 9، ص 24)

حضرت ابی ایوب انصاری فرماتے ہیں

اگر کوئی ہماری جماعت میں سے طاغون سے فوت ہو جاوے تو جنازہ اٹھانے والا بھی نہیں ملتا۔ (ملفوظات، جلد 7، ص 349) 28 اپریل 1905ء

❖ ❖

حضرت سید مودود فرماتے ہیں

اس میں شک نہیں کہ طاغون عذاب کی صورت میں نازل ہوا ہے۔ اور اگر ہماری جماعت میں سے بعض آدمی طاغون سے فوت ہوئے ہیں تو اس پر شور مچانا یا اعتراض کرنا ناشائستگی نہیں ہے۔

ایسے معتزین کو یاد رکھنا چاہیئے کہ موت تو ہر نفس کے لئے مقرر ہے اور ایک ایک دن سب کو فرما نا ہے۔ (ملفوظات، جلد 7، ص 160-158)

❖ ❖

حضرت سید مودود فرماتے ہیں

یاد رہے کہ میرے تمام الہامات میں جہنم سے مراد طاغون ہے۔ (دقیقۃ الوحی، ریح جلد 22، ص 583)



دیکھتے دیکھتے تھک جائے گا

الہام کا مصداق

معجزہ جیسے موعود فرماتے ہیں

میں اس قدر لکھ چکا تھا کہ آج ۱۷ مئی ۱۹۰۷ء روز یکشنبہ کو ایک شخص مجھ کو کشمی طور پر دکھایا گیا کہ میں اس کی شکل بھول گیا ہوں یہ یاد رکھو کہ وہ ایک سخت دشمن ہے کہ اپنی تقریروں اور تقریریں میں ٹھالیاں دیتا ہے۔ اور سخت بد زبان کرتا ہے۔ بعد اسکے الہام ہوا۔ باری کا بدلہ بدی سے اُسکو پیلگ ہو گئی۔ یعنی ہو جائے گی۔ پس میں یقین کرتا ہوں کہ جلد یا کچھ دیر سے تم سناؤ گے کہ کوئی ایسا سخت دشمن پیلگ کا شکار ہو جائے گا۔ اگر ایسا کوئی دشمن میرے قہار سے دل بولی اٹھیں کہ یہ الہام کا مصداق ہو سکتا ہے۔ طاعون میں مبتلا نہ ہوا تو قہار احق ہے کہ تم تکلیف کر دے۔ بعد اس کے مجھے دکھایا گیا کہ ملک میں بہت غفلت اور گناہ اور شوشی ہیں مگر اس سے اور لوگ تکلیف سے باز آنے والے نہیں جب تک خدا اپنا قوی ہاتھ نہ دکھائے۔ بس اسکے الہام ہوا۔ اس کا نتیجہ سخت طاعون ہے جو ملک میں پھیلے گی۔ کئی نشان ظاہر ہوں گے۔ کئی بھاری دشمنوں کے گھر ویراں ہو جائیں گے۔ وہ دنیا کو چھوڑ جائیں گے۔ ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئے گا وہ قیامت کے دن ہونگے زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی۔ ایک ہولناک نشان یعنی ان میں سے ایک ہولناک نشان ہوگا۔ شاید وہی زلزلہ جس کا وعدہ ہے یا آسمان سے کوئی اور نشان ظاہر ہو۔ یا طاعون قیامت کا نمونہ دکھلا دے۔ پھر خدا تعالیٰ مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ میری رحمت تجھ کو لگ جائے گی اللہ رحم کرے گا۔ اَعِیْنِنَاک یعنی ہم اس قدر نشان دکھلائیں گے کہ تو دیکھتے دیکھتے تھک جائے گا۔

(حقیقۃ الہام - جلد ۲۲ صفحہ ۶۵۹-۶۶۰)

۲۹۰۷

۱۱

مبارک احمد کی وفات ۱۲ ستمبر ۱۹۰۷ء

حضرت کا مزار مبارک ہے

میرا لاکا مبارک احمد نابالغ تھا اور اسی قبر میں کی مگر نہیں پہنچا تھا جب وہ فوت ہو گیا۔

(مجموعہ شہادت - جلد ۳۸ صفحہ ۵۸۶)

(اعلان وفات - جلد ۹ صفحہ ۳۷۸)

۱۱-۱۰

۱۲ ستمبر ۱۹۰۷ء

حضرت ہالی علیہ السلام پر مبارک ہے

آج رات کو پھر الہام ہوا کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ " اے اخبار روزانہ میں جو میری نسبت پیشگوئی کی گئی ہے کہ لامر سے ہلاک ہو جاؤں گا اس کا جواب اللہ تعالیٰ دیتا ہے کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ بہاری طرف سے تو مائل خاموشی تھی مگر خدا تو سمیع حلیم ہے۔

(اعلان وفات - جلد ۹ صفحہ ۴۵۲)

۱۱-۱۰

یہ کیا بات چونکہ  
آن کے اہل ہون کی  
بہاری انہیں پر مگر  
گفتی - کیا سوچا  
کہ اس کا جواب  
دے گا  
صحیفہ الہامی ۵۶  
جلد ۲۲ صفحہ ۵۸۶



خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو !!؟

حضرت شیخ مولود فرماتے ہیں:

خدا کی قدرتوں پر تسبیح بان جاؤں کہ جو مبارک احمد فوت ہوا ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا۔ انا نبشرك بخلاف محلیہ۔ ینزل من ذل المبارک۔ یعنی ایک عظیم حکم کی تم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا اور اس کا اتمام اور اس کا شیعہ ہوگا پس خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو۔ اس لئے اس نے بجز وفات مبارک احمد کے ایک دوسرے لاکے؟؟؟ کی بشارت دے دی تائے سمجھا جائے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا بلکہ زندہ ہے۔

(مجموعہ برشتہات جلد سوم ص 572)  
5 دسمبر 1992ء

〇〇

حضرت اہل اسلام فرماتے ہیں:

اور پھر ۱۲ مئی ۱۹۰۶ء روز دوشنبہ کو الہام ہوا۔ سننجیک۔ سنعلیک۔ سنکر ملک اکر امّا عجبا یعنی اہم عنقریب تجھ کو دشمنوں کے شر سے نجات دیں گے۔ اور ہم تجھے اُن پر غالب کر دیں گے۔ اور ہم تجھے ایک عجیب طور پر بزرگی دیں گے۔ اور درحقیقت وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں محض خدا کے نشانوں سے شناخت کئے جاتے ہیں اگر خدا اپنے ہاتھوں سے فیصلہ نہ کرے تو صرف باتوں سے کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا۔

(حقیقۃ الرحمن ص ۱۵۵، رنہ ۲۲)

۴۴

خدا کا فیصلہ

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو

برقت نماز فجر حضرت مسیح موعود وفات پائے۔

(ملفوظات جلد ۱۵ ص ۴۵۹)



نماز میں نکلتے ہیں  
۵۰۰ روپے لگانے کی پیروی  
کرتے ہیں اور ہر روز  
سے باقی کرتے ہیں  
۱۱۲: ۱۱۲

سبح مولود فرماتے ہیں:  
اے بد قسمت بد عملو! کیا ممکن  
ہے کہ کوئی خدا پر جویش باندھے  
اور پھر اس کی دست قبر سے بچ  
رہے۔ خدا ہر لوں کو عذاب کرے گا  
اور جو اپنے دل سے بائیں بناتے ہیں  
اور پھر کہتے ہیں کہ یہ خدا کا الہام  
ہے وہ بظاہر کئے جاسکتے ہیں کہ کونکہ  
انہوں نے دلیری کر کے خدا پر چیلان  
باندھا ہے  
ایام الصالحہ جلد ۱۱۵ ص ۳۴۱

دبے ایک شخص خدا تعالیٰ سے  
ایسا فیصلہ آئے کہ کون عذاب ہو جائے  
ہے تو وہ اس کی کچھ بھی برداشت  
نہیں کر سکا اور اس کا اتمام ہو کر  
شکستہ بنی اور بدذاتی شروع  
کر دیا ہے

۴۸۴  
دقیقۃ الوحی جلد ۲۲

## حضرت امام حسینؑ

مذکورہ کلام اور فراموشی

یہ امر نہایت وسیع کی شقاوت اور بے بسی کی شہادت ہے کہ حسینؑ کی حقیر کی جائے۔ اور ہر شخص حسینؑ کی اس بزرگی کی بڑھوتری میں ہے حقیر کا ہے یا کر کی کمزور شقاوت کا اس کی نسبت (یعنی زبان پر آتا ہے۔ وہ اپنے زبان کرنا ہے کہ ہے کہ بڑھوتری میں اس شخص کا دشمن کر جاتا ہے جو اس کے بزرگوں اور پیادوں کا دشمن ہے۔) (مذکورہ شقاوت بدقسمت رہی)

### منظوم کلام حضرت حسینؑ

<p>پس اُس کی گئی ایک بارہ گیا جیسا کہ حسینؑ کر بلا میں اور انہیں کیلئے دشمنی امام حسینؑ نے نہیں اچھا سمجھا اور زبانی کال دیتا ہوا دشمنی جاننا کیوں کال دیتا ہو کیا اُس کو تمام دنیا سے زیادہ پیہر ہو گیا تھا۔ تم نے حسینؑ کو تمام انبیاء سے افضل ٹھہرا دیا۔ گواہوں میں وہی ایک آدمی تھا۔ کی حسینؑ تمام نبیوں سے بڑھ کر تھا۔ اور کہیں اور تمہارے حسینؑ میں بہت فرق ہے۔ مگر حسینؑ پس تم بشت کر بلا کو یاد کر لو۔ اور اگر دشمن تیار دل اور نیرنگی کے ساتھ میرے پاس آویں لے حسینؑ اس کی عبادت کرنا بلا دشمنی کی ایک پیہر کر تم نے مشرکوں کی طرح حسینؑ کی قبر کا احکام کیا۔ غیر دار ہوا کہ تمہارے عاجز بننے کیلئے کئی دن گواہیں تب مجھ اور صنعت اس شخص کا میں نے ظاہر ہو گیا تم گمان کو تے ہو کہ حسینؑ تمام مخلوق کا سردار ہے۔ پس اگر یہ مشرک دین میں عبادت آداتا۔ اور بخدا اسے مجھ سے کچھ زیادت نہیں۔ اور میں خدا کا گشتہ ہوں لیکن تمہارا حسینؑ تم نے حسینؑ کو تمام مخلوق سے بہتر سمجھ لیا ہے۔ اور عیدتوں اور دھکوں کے وقت اُن کو یاد کرتے ہو تم نے خدا کے جلال اور عہد کو بھولا دیا۔ پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ اور بخدا میرا قصیدہ میرے اُسی غلام کیلئے ہے۔</p>	<p>اسد اس تو میں ہی ہے جو مجھے جیسا کہ مردوں کی کیا جاتا ہے میں کہتا ہوں کہ میں اور میرا خدا عنقریب ظاہر کرنے کا کیا امام حسینؑ کے سبب تجھے دیکھنا چاہی اور برا فرما دیا۔ اور یہ بھلا کہ اس نے نہیں ہی غامد کیا پہچانے بھلا کر پڑے اسد سچائی کی حدود سے اگے گند گئے۔ اور اُس کو خدا نے پاک کیا اور میرا پاک ہیں۔ کی وہی نہیں کہ شیعہ امام سب سے بڑھ کر تھا۔ کی کہ مجھے تو ہر ایک آت شائی اُن کیلئے مدد دی ہے۔ اب تک تم روتے ہو پس سوچ لو۔ پس بخدا میں بھلا جاؤں گا اب مجھے فتح ملے گی۔ مجھے کیا ہو گیا کہ روزِ آخر کو اختیار کرنا ہوا جاتا ہے۔ پس وہ نہیں پھوڑا نہ سکا اور نہ مدد کر سکا۔ غیر سداؤں کیلئے ہو کر اور مردوں میں غلبہ ہو کر اور جنت میں جو کہ تم کہتے تے کہ حضرت علیؑ اللہ علیہ السلام پر کیا کیا شقاوت کیا اور ہر ایک نبیؑ اس کی شقاوت نجات پائے گا اور بھلا جاتا ہے۔ تو تمام پیہر حسنؑ کو طوط پر مہوش شاد گئے جلتے۔ اور میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں پس تم دیکھ لو دشمنوں کا گشتہ ہے پس فرق گھٹا گھٹا اور ظاہر ہے اور تمام اُن لوگوں کا افضل سمجھا ہو جو خدا سے پیدا گئے۔ گو یا حسینؑ تمہارا دہت پورے بد بخت بھول جائے والے اور تمہارا دور و صورت حسینؑ کی یاد کرنا کہتا ہے۔ کستوری کی خوشبو کے پاس گھ کا ڈھیر ہے۔ پس ہم اس کی تحریر کرتے ہیں اور شکر کرتے ہیں۔</p>
---	---

صبح سویرے نہ لیا:  
کوئی شے مر اس بات کا درد دار  
ہیں جو سب کا دل نہ کی ہو آگ  
کسی کا کلام ہر ایک قسم کا  
کتاب اور بڑا اور فرما دیا  
بازوں سے کافہ اور فرما دیا  
تاریخی امام میرا حال دیکھا ہے۔  
وہ ترہیز حضرتؑ کو کوفہ کی  
سے ہنسی سکتا اور ان کی ساری  
کئی نکتہ امام جلیل پر پڑتا  
ہے اگر جھٹ ہنسی تو ہر سطر  
بہن ہنسی۔۔۔  
دن کا قریب حال ہوا کہ وہ  
لوت تانیہ در میں غلام فرما  
اسی لوت چٹک سمجھا اور جو  
مغیرا دیکھ کر اچانک وہ چٹک  
مردی کا  
جہاں اللہ تعالیٰ ہے

صبح سویرے نہ لیا:  
رہا کہ حسینؑ کی شہادت  
سے بڑھ کر حضرتؑ کی شہادت  
فدایہ اللہ علیہ السلام  
شہادت ہے  
مذکورہ کلام و جملہ

(مذکورہ کلام میرے ہی لکھا ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہے)



ہمارے چوری ۱۸۹۸ء

زیر

حقیقت مسیح مراد ہے نہ نہر یا یا۔

اصل بات یہ ہے کہ سب سے زیادہ بدنام بڑید ہے۔ اگر اُس کی شرارت سے امام حسینؑ کی شہادت ہوئی تو بُرا کیا۔ لیکن آج کل کے شیعہ بڑی کر بھی وہ دینی کام نہیں کر سکتے جو اُس نے کیا۔ (منکات جلد 1 ص 153)

پورا ملک آپ کا تابع اور پیرو

خود بخبری !!

تج مود نے ایک خط کا ذکر فرمایا وہ یہ ہے

اس واقعہ کے گھٹنے کے وقت ملک معمرے یعنی مقام سکندریہ سے کل ۲۲ مئی ۱۹۰۷ء کو ایک خط  
بذریعہ ڈاک مجھ کو لکھا۔ کہنے والا ایک معزز بزرگ اور شہر کا رہنے والا یعنی سکندریہ کا جگہ نام احمد زبیری ہے  
خط محفوظ ہے جو اس وقت میرا ہاتھ میں ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں آپ کو یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ اس ملک میں آپ کے  
تابع و نائب کی پوری کرنے والے ہتھیار بڑھ گئے ہیں کہ جیسے یا بلان کی ریت اور کنکریں۔ اور لکھتے ہیں  
کہ میرے خیال میں کوئی ایسا باقی نہیں جو آپ کا پیرو نہیں ہو گیا۔ (۱۹۰۷ء ۲۲ مئی ۲۰ ص ۱۲۲)

ڈاکٹر پادری ہنری مارٹن کلاک

پلاٹوس کی تنبیہ

کا حضرت مسیح موعود کے خلاف دائر مقدمہ کا فیصلہ

غلام احمد کو بذریعہ تحریری نوٹس کے جبکہ انہوں نے خود پڑھ لیا اور اُس پر دستخط کر دیئے ہیں باضابطہ طور سے متنبہ کرتے ہیں کہ اُن مطبوعہ دستاویزات سے جو شہادت میں پیش ہوئی ہیں بیظاہر و جوتابہ کہ اُس نے اشتعال اور غصہ دلانیا اے رسالے شائع کئے ہیں جن کو اُن لوگوں کی ایذا مقصود ہے۔  
جنکے مذہبی خیالات اُسکے مذہبی خیالات سے مختلف ہیں۔

جو اثر کر اُسکی باقیل سے اُسکے بے علم مُردوں پر ہو گا اُسکی ذمہ داری اُنہی پر ہوگی اور ہم نہیں  
متنبہ کرتے ہیں کہ جب تک وہ زیادہ تر میانہ روی کو اختیار نہ کریں گے وہ قانون کے رُوسخ نہیں ہو سکتے۔  
بلکہ اُسکی زندگی کے اندر آجاتے ہیں۔ دستخط ایم ڈی گلسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورڈ اسپرو ۲۲ اگست ۱۹۵۷ء  
(شعبہ ایمری - رنج جلد ۱۳ اور ۳۰۲/۳۰۲)



مترند

مسئلہ مترند ہو کر مدعی بنوۃ بنا

(تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 486)

معرفت صحیح ہو کر فرماتے ہیں

\* ہماری جماعت جواب ایک لاکھ تک پہنچی ہے۔ (فتاویٰ جلد 3 صفحہ 376)

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر  
میرے جیسی جس کی تائیدیں ملی ہوں بار بار

(دفعہ 126)

\* مسئلہ کے ساتھ ایک لاکھ آدمی ہو گئے۔ (فتاویٰ جلد 8 صفحہ 277)

\*\*\*

علی بن مریم

معرفت صحیح ہو کر فرماتے ہیں

میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں علی بن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔  
(الاجازۃ صفحہ 19 جلد 3 صفحہ 19)

مریم ہونے کی صفت نے علی بن ہونے کا پتہ دیا

\*\*\*

معرفت صحیح ہو کر فرماتے ہیں

دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پردوش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اسپر دو برس  
گذر گئے تو مریم کی طرح علی کی روح مجھ میں نفع کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاطہ ٹھہرا گیا۔ اور  
آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے علی بنایا گیا پس اس طے سے میں ابن مریم ٹھہرا۔  
(کشتی نوح صفحہ 52 رخ جلد 19 صفحہ 50)

\*\*\*

معرفت صحیح ہو کر فرماتے ہیں

بعض کا طین اس طرح پردہ بارہ دنیا میں آجاتے ہیں کہ ان کی روحانیت کسی اور پر تجلی کرتی ہے اور اس وجہ  
سے وہ دوسرے شخص گویا پہلا شخص ہی ہو جاتا ہے ہندوؤں میں ایسا ہی اصول ہے۔

(الاجازۃ صفحہ 19 جلد 3 صفحہ 19)

\*\*\*

(کشتی نوح صفحہ 52 رخ جلد 19 صفحہ 48)

انبیاءِ انجیل میں امراض سے محفوظ رکھے جاتے ہیں

(المکمل جلد ۵ نمبر ۶ صفحہ ۶-۷، مؤرخہ فروری سن ۱۹۱۵ء)

\*\*\*

حضرت الیاس علیہ السلام پر آتے ہیں

نہیں ایک دائم المرض آدمی ہوں اور ہمیشہ سر درد اور دوران سر اور کئی خواب اور تشنگ دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی اور دوسری بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دانگیر ہے اور بسا اوقات تھوڑے وقفہ رات کو یاد دل کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔

(مکملہ پیشاب رات جلد سہم ۳۹۵)

\*\*\*

حضرت یحییٰ علیہ السلام پر آتے ہیں

میرے حق حال دیباریاں ہیں۔ ایک بیماری دوران سر ہے جس کی شدت کی وجہ سے بعض وقت میں زمین پر گر جاتا ہوں اور دل دوران خون کم ہو جاتا ہے اور ہونک صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دوسری بیماری کثرت پیشاب کی مرض ہے جس کو ذیابیطس بھی کہتے ہیں۔ اور معمولی طور پر مجھ کو ہر روز پیشاب بکثرت آتا ہے اور بعض اوقات قریب تھوڑے وقفہ کے دن رات میں آتا ہے۔ (منہ برائیاں ۲۰۰ (مسیحیہ) رخ جلد ۱۱ ص ۳۷۳)

\*\*\*

حضرت یسوع علیہ السلام پر آتے ہیں

عمر کے بعد مجھے چکر آتا ہے۔ (ملفوظات جلد ۷ ص ۳۵۳)

میرے دائیں بازو کی ہڈی پھپھن سے ٹوٹی ہوئی ہے۔ (ملفوظات جلد ۸ ص ۲۱۵)

حضرت یسوع علیہ السلام پر آتے ہیں

مجھے کئی سال سے ذیابیطس کی بیماری ہے۔ اور بوجہ اس کے کہ پیشاب میں شکر ہے۔ کبھی کبھی غارشی کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے۔ پیشاب کثرت سے آتا اور اکثر دست آتے رہتا۔ یہ دونوں بیماریاں قریباً بیس برس سے ہیں۔ (نسیم دعوت - رخ جلد ۱۹ ص ۴۳۶ و ۴۳۵)

\*\*\*

حضرت یسوع علیہ السلام پر آتے ہیں

میرا قویہ حال ہے کہ دیباریوں میں ہمیشہ سے مبتلا رہتا ہوں زیادہ جاگنے سے مراقب کی بیماری ترقی کرتی جاتی ہے اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ مجھے یہاں کی بیماری ہے اور ہر روز کئی کئی دست آتے ہیں۔ (ملفوظات جلد ۲ ص ۳۷۶)

\*\*\*

دجال مرینہ اور مکہ

گورد یاداناٹک صاحب اور مکہ معظمہ کاج

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

یاداناٹک صاحب نہ مروت عام مسلمانوں کی طرح مسلمان تھے بلکہ ان کو اسلام کے ان ادیان اور بزرگوں میں سے شمار کرتا  
چاہتے جو اس ملک میں گذر چکے ہیں۔ انہوں نے حکایت سفر اٹھ کر پیادہ پاکہ معظمہ کاج میں کیا اللہ مدینہ منورہ میں پہنچ کر روئے  
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت میں کی۔ (چشمہ معرفت۔ رنج جلد 23 ص 355-356)

ۛۛۛ

دوم ایسے نہیں ہیں کہ کوئی موت پہنچ کر ان کی سزا ہو  
لہذا ان کی ذمہ میں یہ مجموعہ ہو جائیں یا ان کے جائیں  
(برہان نامہ ص ۱۰۲ جلد ۱ ص ۱۱۱)

ایک شخص نے عرض کیا کہ مخالف مراد کا التزام کرتے ہیں کہ

مرزا صاحب حج کو کیوں نہیں جاتے !!؟

(حج ادا کرنے کے واسطے مروت ایک مشعل)

حضرت نے اس شخص کو مخاطب کر کے فرمایا

تمام مسلمان ملکر اول ایک افسار نامہ لکھ دیں کہ اگر  
ہم حج کر آئیں تو وہ سب کے سب ہمارے ہاتھ پر توبہ کر کے ہماری جماعت میں داخل ہو  
جائیں گے اور ہمارے مرید ہو جائیں گے۔ اگر وہ ایسا لکھ دیں اور اقرار طعن کریں تو ہم حج  
کراتے ہیں۔ (ماہنامات جلد ۶ ص ۱۱۱)

ۛۛۛ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

مسلم کی حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ دجال مرینہ اور مکہ میں  
داخل نہیں ہو سکیگا۔ (ازان اہل بیت اول) رنج جلد ۱ ص ۱۱۱

ۛۛۛ

فدا خانے نے تڑپ کر کہا:

اور بعض جہاں میں بھی ہیں جنہیں ہم ضرور دنیا کا عارضی سامان ٹھاکریں گے اگر پھر ان پر ہماری طرف سے دردناک عذاب آنے لگا۔

شعر: 48





صفحہ نمبر	فہرست مضامین حصہ دوم
68	● طاعون اور بھرپال
71	● 1965ء میں ایک مذہبی لیڈر طاعون سے انتقال کر گئے
72	● استاد و کلمہ استاد
74	● لعنت بازی
78	● قادیان کے آریہ
82	● بحمدہ امام اللہ کو نفیست
84	● اجماع
85	● حضرت پیر بہر علی شاہ صاحب
86	● تبلیغ
87	● خطبہ جمعہ
88	● گریا خدا آسمان سے نازل ہوا
90	● رسول اللہ نبی
91	● ارشاد فرمودہ مسیح موعود
92	● خاندان کی ترکیب
93	● پنڈت بیکھرام
94	● ہم خالی ہاتھ رہ گئے
95	● موقوفات
96	● خود کا شقہ پودہ
97	● سلطان النعم
98	● ترویل دمی کا طریق
99	● فتاویٰ کی بادشاہی اور قبولِ احمدیت
109	● سورۃ المؤمنین کی ابتدائی آیات کی تفسیر
112	● انبیاء گناہ کا مرتکب نہیں ہو سکتے
113	● عورتوں کی بیعت
114	● نیوگ
115	● انگریزی سلطنت
116	● مسیحت مسیح موعود سے
117	● پیشگوئی متعلقہ عہدِ ائمہ آقہم
120	● فتنہ مابہاری اور احیاءِ مولیٰ کے رنگ میں ایک نشان
122	● صلیب سے پیار اور کسرِ صلیب

تم جہاں کہیں بھی ہوتے تھے آپ کو لے گی خواہ تم مضبوط قلعوں میں رہی کیوں نہ ہو ۵۱ التسماء

## طاغون اور بھونچال

میں ہر ایک کو اس گھر کی بار دہائی کے اندر ہی بھونچال کوئی ان میں اور طاغون یا بھونچال کو نہیں رہا

میری اس پیشگوئی کے منتظر رہیں

۰۰۰ کہ ایک سخت طاغون اس ملک میں اور دوسرے  
ممالک میں بھی آنے والی ہے جس کی نظیر پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔ وہ لوگوں کو دراندہ کی طرح کر دے گی  
معلوم نہیں کہ اس سال یا آئندہ سال میں ظاہر ہوگی۔ مگر خدا مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ میں تمہیں  
اور تمام ان لوگوں کو جو تیری چار دیواری کے اندر ہیں بچاؤں گا۔ گویا اس دن یہ گھر نوح کی کشتی ہوگا  
جو شخص اس گھر میں داخل ہو جائے گا وہ بچایا جائے گا (بموردہ شہادت: جلد سوم ص ۵۱۲)

تاریان کے گاؤں سے بعض آدمیوں کے طاغون میں مبتلا ہونے اور بعض کے مرنے کا ذکر ہوا۔

حضرت الامام احمد رحمہ اللہ

خدا اپنے ہمارے باہر کر جانے میں کیا کیا حکمتیں ہیں اگر قادیان میں سوادہی درندہ طاغون  
سے مرے لگتا تب بھی ہم نے قادیان سے نہیں نکلنا تھا مگر اس میں خدا تعالیٰ کی کوئی حکمت  
معلوم ہوتی ہے کہ ایسی نئی بات پیدا ہو گئی یعنی سخت زلزلہ کے سبب سر منزلہ مکانات کے  
گرنے کا اندیشہ ہوتا ہے اس واسطے ہر جوب پابندی شریعت اپنے آپ کو خطرناک جگہ سے  
معذور کرنے کے واسطے ہم باہر آجئے اور زلزلہ کی کیفیت ایسی ہے کہ اب تک محسوس ہوتا  
ہے خدا تعالیٰ نے دل میں پختہ طور سے یہی بات ڈال دی کہ اب باہر جانا چاہیئے۔ طاغون  
کے لٹنے سے باہر آنا تو گناہ تھا مگر زلزلہ کے سبب خدا تعالیٰ نے یہ بات دل میں ڈال دی اور  
اس سے ہم کو بہت فائدہ ادا فرمایا۔ کیونکہ باغ میں عمدہ ہوا اور خوشبودار پھولوں کے سبب  
مضامین کے لکھنے اور فکرا و تدبیر کے واسطے عمدہ موقعہ ملتا ہے اور صحت میں بہت ترقی  
محسوس ہوتی ہے اور درختوں کی چھانڈل کے نیچے دعا کے واسطے عمدہ خلوت گاہ مل جاتی ہے  
جس کے سبب ہم باغ کے مکان میں آ گئے۔ (ملفوظات جلد ۷ ص ۳۳۵ تا ۳۳۶) ۷ ابریل ۱۹۵۵ء

حضرت شیخ محمد رحمہ اللہ

میں نے خدا سے چاہا کہ طاغون آوے۔ ۰۰۰ اس طرح اس زمانہ میں جبکہ لمبے میں بھی طاغون کا نام و نشان  
نہ تھا طاغون کے آنے کیلئے دعا کی گئی اور وہ دعا منظور ہو گئی۔ (نزد الیوم ص ۱۵۷ رن جلد ۱۸ ص ۵۳۱)

حضرت شیخ محمد رحمہ اللہ

قرآن میں بھی یہی لکھا ہے کہ وہ لوگ خود عذاب طلب کرتے تھے۔ کج رفتاری نہیں کہتے کہ دعا کو کہہ آئیں  
ہدایت ہو جائے طاغون ہی مانگتے ہیں۔ (ملفوظات جلد ۴ ص ۲۴۲)

شیخ محمد رحمہ اللہ:  
اگر احمدی طاغون سے  
مر جائے تو شہید  
کہلائے گا۔  
ملفوظات جلد ۶

شیخ محمد رحمہ اللہ:  
میں دعا کرتا ہوں  
کہ اللہ تعالیٰ ہمارا  
جیوت سے اس  
طاغون کو اٹھائے۔  
ملفوظات جلد ۶

شیخ محمد رحمہ اللہ:  
اور جس جگہ میں طاغون  
ہو اس جگہ سے نکل جاؤ  
اور کسی جگہ سے نہ  
میں جا کر دیر نہ گزارو۔  
اس بات کا خوف نہ  
کرو کہ ایسا کرنے سے  
گھر نہیں بڑھ کر  
وہ پہلے نہیں کب چا  
کہتے ہیں۔  
ملفوظات جلد ۶

میں ہر ایک کو جو اس گھر کی چار دیواری کے اندر بیٹھ چکا ہو، کوئی ان میں سے طاعون یا جھوٹا خیال سے نہیں مر گیا۔



حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا

ہم خدا کے رسولین اور مہدیین کسی بڑوں نہیں کہا کرتے بلکہ سچے مومن بھی بڑوں نہیں مہوتے

(ملفوظات جلد 7 و 371)

بزدلی یہاں کی کمزوری کی نشانی ہے۔



حضرت عیساٰؑ نے تحریر فرمادیا

اور جس آنے والے ڈالنے سے نہیں نے دوسروں کو ڈرایا، ان سے پہلے میں آپ ڈرا۔ اور اب تک قریباً ایک ماہ سے میرے خیمے باغ میں لگے ہوئے ہیں۔ میں واپس قادیان میں نہیں گیا۔ کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ وقت کب آنے والا ہے۔ میں نے اپنے مریدوں کو بھی اپنے اشتہارات میں بار بار یہی نصیحت کی کہ جس کی مقتدرت ہو اسے ضروری ہے کہ کچھ مدت خیموں میں باہر جھٹکیں رہے اور جو لوگ بے مقتدرت ہیں وہ دُعا کرتے رہیں کہ خدا اس بلا سے ہمیں بچا دے۔ پس میری نیک نیتی پر اس سے زیادہ کون گواہ ہو سکتا ہے کہ اسی خیال سے میں مغ (ایل و عیال اور اپنی تمام جماعت کے جھٹکیں چلا ہوں اور جھٹکی کی گرمی کو برداشت کر رہا ہوں حالانکہ قادیان طاعون سے بالکل پاک و صاف ہے۔

(مکرر اشتہارات ۲۶ ص ۵۶)

(بکرمز شایان) ۵۶۵  
۱۳۹۳

سبح مولودہ نکلتا: —  
خدا کا لے لیے غائب کرے  
فرمان ہے کہ میں تجھے اور  
تیرے شکر سے تمام لوگوں  
کو ملان اور فرستے  
میں سے بڑا بن جائے  
588  
عشقہ الہی ملکہ ۲۰

حضرت نجات مسیح موعود فرماتے ہیں:

ہر ایک شخص جو نیک چلتی اختیار کرنے کا وہ پچایا جائے گا۔ پس ایسے شخص کو کیا قسم ہے جو  
 اپنے چال چلن کی درستگی رکھتا ہے۔  
 (محمد بن حنفیہ روایت میں ۵۶۵  
 ۱۱۷۹ھ)

( $\frac{540}{1795}$ )

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا

ہمیں زلزلے کے متعلق پورا اطمینان ہے۔

... ہمارے اشتہادات کے شائع ہونے کے بعد ابہام ہوا ہے جس سے خدا تعالیٰ کا ارادہ قطعی ثابت ہوتا ہے۔ ہم نے جو کچھ اخراجات ہزاروں تک خیمے وغیرہ منگوا کر کئے ہیں۔ وہ دھوکے کی بنا پر نہیں کئے۔ ہمیں خدا کی باتوں پر ایمان ہے۔ تاریخ کا مقرونہ ہونا یا وقت کی کمی بیشی پیشگوئی کے ظاہر ہونے کی وقعت میں کچھ کمی نہیں ڈال سکتے۔ (معارف، جلد 7، 373)

(بعد رحلتها قبره ۱۸ متر ۷ مویده ۲۵ متری است)

\* \*

قادیانی ہمیشہ کی طرح اس زلزلہ کی پیشگوئی میں بھی ذلیل اور رسوا ہوگا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرمایا:

اس بلکہ نمونہ کے طور پر مخلصین میں سے ایک کا اشتہار نقل کیا جاتا ہے جس سے ظاہر ہوگا کہ ہمداری پیشگوئیوں کی جب اس طرح تکذیب کی جاتی ہے تو پھر یہ پیشگوئیاں کسی کے واسطے تشویش کا موجب نہیں ہیں۔ اور نہ لوگ اس سے ڈرتے ہیں بلکہ اس پر ہنسنے لگتے ہیں، چنانچہ ایک تازہ اشتہار کی کچھ عبارت ہم اس جگہ بلکہ نمونہ کے نقل کر کے دکھلاتے ہیں کہ ایسے مخالفین پر ہمداری پیشگوئیوں کا کیا اثر پڑ سکتا ہے۔

اور وہ عبارت یہ ہے

میں آج امریکی شہر نیو یارک کو اس امر کا بڑے زور اور دھمکی سے اعلان کرتا ہوں اور تمام لوگوں کو اس بات کا یقین دلواتا ہوں کہ خوفناک اور بچھ بڑے دنوں کو اطمینان اور تسلی دیتا ہوں کہ قادیانی نے ۵۔۸۔

۱۲ اور ۱۳ اپریل ۱۹۰۷ء کے اشتہاروں اور اخباروں میں جو لکھا ہے کہ ایک ایسا سخت زلزلہ آئے گا جو ایسا شدید اور خوفناک ہوگا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا۔ اگرچہ قادیانی زلزلہ کے آمد کی تاریخ یا وقت نہیں بتلاتا مگر اس امر پر بہت زور دیتا ہے کہ زلزلہ ضرور آئے گا۔ اس لئے میں ان بھولے بھالے سادہ لوح آدمیوں کو جو قادیانی کی طرف تعظیم اور اخباری رنگ آمیزیوں سے خوفناک ہو رہے ہیں بڑے زور سے اطمینان اور تسلی دیتا ہوں اور خوشخبری سناتا ہوں کہ خدا کے فضل و کرم سے شہر لاہور وغیرہ میں یہ قادیانی زلزلہ ہرگز نہیں آئے گا! نہیں آئے گا! اور نہیں آئے گا! اور آپ ہر طرح اطمینان اور تسلی لیں۔ مجھے یہ خوشخبری حقیقی نورانی اور کشف کے ذریعہ سے دی گئی ہے جو انشاء اللہ بالکل ٹھیک ہوگی۔ میں مکرر کر کہتا ہوں اور اس نور الہی سے جو مجھے ہدیہ کشف دکھلایا گیا ہے مستفیض ہو کر اور اس کے اعلان کی اجازت پا کر ڈنکے کی چوٹ کرتا ہوں کہ قادیانی ہمیشہ کی طرح اس زلزلہ کی پیشگوئی میں بھی ذلیل اور رسوا ہوگا۔ اور خداوند تعالیٰ حضرت خاتم المرسلین شفیع المذنبین کے

طفیل سے اپنی گنہگار مخلوق کو اپنے دامن عاطفت میں رکھ کر اس

نارسیدہ آفت سے بچانے گا اور کسی فسد بشر کا مال نہ ہوگا۔

علامہ بخش مخدوم پکری انجمن حامی اسلام لاہور (جمہوریت ہند ۱۹۰۷ء - ۱۹۰۸ء)

\*\*\*

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں

ہمیں جب زلزلہ کے متعلق الہام ہر اقب ہم خیوں میں آگئے۔ اور اب جب اس کی تاخیر کی خبر دی گئی تو ہم واپس اپنے مکانات میں آگئے ہیں۔

(منزلات جلد ۸ صفحہ ۴۹)



مسیح موعودؑ فرمایا:  
لاہور میں ایک شخص نے مجھے لکھا کہ  
یہی الہام کا نام ہے اور اپنے  
الفاظ میں شائع کرنا ہے کہ  
اس کی طاقت میں اشتہار  
نہیں دیا نہ دست درشتا  
ماں سے نہ دکھ دیا جاتا  
ہے کیونکہ وہ جڑ ہے  
منزلات جلد ۹ صفحہ ۵

مسیح موعودؑ فرمایا:  
تو جانتے ہو کہ میں نے  
میرے لئے کچھ لکھا ہے  
جنہی میں سے تم سب کو  
خدا کی طرف سے تمہاری  
کھرا بھائی اور دنیا  
تجارت نہ ہوگا

سراج منیر جلد ۲۳  
صفحہ ۵۵

پنجاب کے ایک مذہبی لیڈر جن کو دعویٰ ہے کہ ان کو طاغون نہیں ہو سکتا مسئلہ میں طاعون سے انتقال کریں گے

سپانی طاہر ہو گئی

پیشگوئی متعلقہ طاعون بابت سال ۱۹۰۶ء و ۱۹۰۸ء

۱۸ ستمبر ۱۹۰۶ء (بوقت ظہار)

پیشہ اخبار مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۰۶ء میں شائع شدہ دہلی کے ایک شخص نور احمد نامی کا مندرجہ ذیل مراسلہ حضرت اقدس کی خدمت میں پہنچا کر سنایا گیا:-

جناب مولوی میر کرامت علی خاں صاحب نے اب کہ طاعون کے متعلق جو پیشگوئی کی گئی ہے برائے اندراج پیشہ اخبار ارسال خدمت ہے۔

پیشگوئی متعلقہ طاعون بابت سال ۱۹۰۶ء و ۱۹۰۸ء۔ پنجاب میں اب کے طاعون کا پہلے سال جیسا زور نہیں ہوگا البتہ مالک مغربی و شمالی میں بہت زور ہوگا۔ دہلی میں بھی گزشتہ سال سے زیادہ ہوگا۔ پنجاب کے ایک بہت بڑے مذہبی لیڈر جن کو دعویٰ ہے کہ ان کو طاغون نہیں ہو سکتا طاعون سے انتقال کریں گے

(نیا زمند نور احمد خیردار و زمانہ پیشہ اخبار معرفت ریکٹ دہلی)

(ملفوظات جلد ۹ ص ۳۹۶ و ۳۹۵)

الحکم جلد ۱۰ صفحہ ۱۰ مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۰۶ء

\*\*\*

معرفت مسیح موعود نے فرمایا:-

یہ ایک پیشگوئی ہے جو اس اخبار میں درج ہے۔ اب خود بخود سپانی طاہر ہو جاوے گی۔

(ملفوظات جلد ۹ ص ۳۹۶)

معرفت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

طاعون تو ابھی سسر پر ہے۔ یہ کوئی صبح فیصلہ تو نہیں کہ اب طاعون دور ہو گئی ہے۔ یاد رکھو کہ مغتری کو خدا اٹھائے بے سزا کبھی نہیں چھوڑتا۔ ہمارے ساتھ وعدہ ہے کہ

”إِنِّي أَحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ“

اگر یہ انتر ہے تو دکھاؤ کہ ان گیارہ برسوں میں کتنے ہلاک ہوئے؟

(ملفوظات جلد ۹ ص ۴۰۰)

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲ صفحہ ۲-۳ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۶ء)

\*\*\*

۲۱ مئی ۱۹۰۸ء کو معرفت مسیح موعود وفات پا گئے

(ملفوظات جلد ۱۰ ص ۴۵۶)

\*\*\*

سید مولود نور علی  
دہلی کے ایک مذہبی  
پیشہ اخبار مورخہ ۱۸  
ستمبر ۱۹۰۶ء میں  
شائع شدہ دہلی کے  
ایک شخص نور احمد  
نامی کا مندرجہ ذیل  
مراسلہ حضرت اقدس  
کی خدمت میں پہنچا  
کر سنایا گیا:-  
جناب مولوی میر  
کرامت علی خاں صاحب  
نے اب کہ طاعون کے  
متعلق جو پیشگوئی  
کی گئی ہے برائے  
اندراج پیشہ اخبار  
ارسال خدمت ہے۔  
پیشگوئی متعلقہ  
طاعون بابت سال  
۱۹۰۶ء و ۱۹۰۸ء۔  
پنجاب میں اب کے  
طاعون کا پہلے سال  
جیسا زور نہیں ہوگا  
البتہ مالک مغربی و  
شمالی میں بہت زور  
ہوگا۔ دہلی میں بھی  
گزشتہ سال سے  
زیادہ ہوگا۔ پنجاب  
کے ایک بہت بڑے  
مذہبی لیڈر جن کو  
دعویٰ ہے کہ ان کو  
طاغون نہیں ہو  
سکتا طاعون سے  
انتقال کریں گے  
(نیا زمند نور احمد  
خیردار و زمانہ  
پیشہ اخبار معرفت  
ریکٹ دہلی)

طاعون کا دور دورہ  
ہو گیا۔ دہلی کے  
ایک شخص نور احمد  
نامی کا مندرجہ ذیل  
مراسلہ حضرت اقدس  
کی خدمت میں پہنچا  
کر سنایا گیا:-  
جناب مولوی میر  
کرامت علی خاں صاحب  
نے اب کہ طاعون کے  
متعلق جو پیشگوئی  
کی گئی ہے برائے  
اندراج پیشہ اخبار  
ارسال خدمت ہے۔  
پیشگوئی متعلقہ  
طاعون بابت سال  
۱۹۰۶ء و ۱۹۰۸ء۔  
پنجاب میں اب کے  
طاعون کا پہلے سال  
جیسا زور نہیں ہوگا  
البتہ مالک مغربی و  
شمالی میں بہت زور  
ہوگا۔ دہلی میں بھی  
گزشتہ سال سے  
زیادہ ہوگا۔ پنجاب  
کے ایک بہت بڑے  
مذہبی لیڈر جن کو  
دعویٰ ہے کہ ان کو  
طاغون نہیں ہو  
سکتا طاعون سے  
انتقال کریں گے  
(نیا زمند نور احمد  
خیردار و زمانہ  
پیشہ اخبار معرفت  
ریکٹ دہلی)

سید مسیح موعود نے فرمایا:-  
یہ ایک پیشگوئی ہے جو اس  
اخبار میں درج ہے۔ اب خود  
بخود سپانی طاہر ہو جاوے  
گی۔ یاد رکھو کہ مغتری کو  
خدا اٹھائے بے سزا کبھی  
نہیں چھوڑتا۔ ہمارے ساتھ  
وعدہ ہے کہ  
”إِنِّي أَحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ“  
اگر یہ انتر ہے تو دکھاؤ کہ  
ان گیارہ برسوں میں کتنے  
ہلاک ہوئے؟  
(ملفوظات جلد ۹ ص ۴۰۰)  
(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲  
صفحہ ۲-۳ مورخہ ۳۰  
ستمبر ۱۹۰۶ء)

میرزا غلام احمد فرماتے ہیں:-

استادوں کے استاد

مہادی کے مفہوم میں یہ معنی ماخوذ ہیں کہ وہ کسی انسان کا علم دین میں شاکر یا مراد نہ ہو

روایت: جلد ۱۲، صفحہ ۱۱۱

میرزا غلام احمد مسیح موعود  
کے اساتذہ

مسیح موعود فرماتے ہیں:  
کوئی ذات نبی نہیں کر سکتا کہ  
میں نے کسی انسان سے قرآن  
یا حدیث یا تفسیر کا ایک  
سبق بھی پڑھا ہے یا کہ  
مفسر یا محدث کی شاگردی  
اختیار کی ہے۔  
ایام العالیہ جلد ۱۴

... بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم

حضرت سید احمد نے فرمائی:

میں طبع پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک ندی خواں مسلم میرے لئے نوکر رکھا  
کیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند نادسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الہی  
تھا۔ اور جب میری عمر تقریباً دس برس کے ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت  
کے لئے مقرر کئے گئے جن کا نام فضل احمد تھا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ پھر بھی میری تعلیم خدا تعالیٰ  
کے فضل کی ایک ابتدائی تحریک تھی اس لئے ان استادوں کے ہم کام پونہ لفظ بھی فضل ہی  
تھا۔ مولوی صاحب موصوف جو ایک دیندار اور بزرگوار آدمی تھے۔ وہ بہت توجہ اور محنت  
سے پڑھاتے رہے اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو ان سے پڑھے اور بعد  
میں کے میں میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اندمولوی صاحب چند سال پڑھنے کا  
اتفاق ہوا۔ میں کا نام علی شاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھا کہ وہ بیان میں شغف  
کے لئے مقرر کیا تھا۔ اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ  
علوم مردوہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے پہنچا دیا اس میں کیا اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے  
والد صاحب سے پڑھیں اور وہ فن طبابت میں بڑے عاقل و طیب تھے۔

(کتاب العربیہ جلد ۱، صفحہ ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲)

میرزا غلام احمد یہی ہے کہ حنفی مذہب پر عمل کیا جاوے

حضرت ہادی سلاطین فرماتے ہیں:

ہمارے نزدیک سب سے اول قرآن مجید ہے۔ پھر احادیث صحیحہ جن کی سند متاخذ کرتی ہے  
اگر کوئی مسئلہ ان دونوں میں نہ ملے تو پھر میرا مذہب یہی ہے کہ حنفی مذہب پر عمل کیا جاوے کیونکہ  
ان کی کثرت اس بات کی دلیل ہے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی یہی ہے۔  
(ملفوظات، جلد ۹، صفحہ ۱۲۰)

(بعد جلد ۶، نمبر ۶، صفحہ ۱۴، مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۱۰ء)

### فقہ حنفی پر عمل کریں

حضرت سید محمد علی شہید نے تحریر فرمایا

ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالف قرآن اور سنت نہ ہو تو خواہ کیسے ہی ادنیٰ درجہ کی حدیث ہو اُس پر وہ عمل کریں اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اُسکو ترجیح دیں۔ اور اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سنت میں اور نہ قرآن میں مل سکے تو اسی مسئلہ میں فقہ حنفی پر عمل کر لیں کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر ولایت کرتی ہے۔

(دریہ برہنہ جلد ۱، باب ۱، ص ۱۹، ۲۰)



سوچو اور سمجھو کہ جس شخص کے ذمہ اسلام کے ۲۴ فرقوں کی نزاعوں کا فیصلہ کرنا ہے کیا وہ محض مقلد کے طور پر دنیا میں آسکتا ہے !!! (نہجہ نگار جلد ۱، ص ۱۶، ۱۷)



انجیلی میں لکھا ہے:  
شکر د اپنے استاد سے  
بلکہ ان سے جزا  
نہ کر دے کہ یہ کافی  
ہے کہ اپنے استاد کی  
مانند ہو۔

متی ۱۰: ۲۴-۲۵

ہمارے استاد ایک شیخ تھے مگر علی شاہ اُن کا نام تھا۔ کبھی نماز نہ پڑھا کرتے تھے۔  
مُنہ تک نہ دھوئے تھے۔  
(معارف جلد ۲، ص ۴۱)



شیخ محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعت السنہ ابتدائی عمر میں میرا ہم کاتب رہا ہے۔

(نزاعہ القلوب، ۱۵۵، جلد ۱۵، ص ۲۹۳)



حضرت مسیح موعود اور مہدی مہبود نے فرمایا

پادری تندر نے کتابیں شائع کیں کہ میں طالب علم ہی تھا۔ تو ۱۸۵۹ء تا ۱۸۸۱ء کا ذکر ہے کہ مولوی گل علی شاہ صاحب کے پاس جو ہمارے والد صاحب نے خاص ہمارے لئے استاد رکھے ہوئے تھے۔ پڑھا کرتا تھا اور اس وقت میری عمر سولہ سترہ برس کی ہوگی تو اس کی میزان اتنی دیکھنے میں آئی۔ ایک ہندو نے جو میرا ہم کاتب تھا۔ اس کی فارسی کو دیکھ کر اس کی بڑی تعریف کی۔

(معارف جلد ۲، ص ۳۷۶)









[illegible]





## قادیان کے آریہ اور ہسم

ہم سے لٹائیں گے گواہ  
اور شریعت اور ولہ والی

حضرت سید محمد نے فرمایا۔

قادیان میں لالہ ملاوال نے اشتہاد میں میری نسبت یہ لکھا کہ یہ شخص معنی نگار فریبی ہے اور حضرت دوکاندار ہے  
(قادیان کے آریہ اور ہسم، جلد ۲۰ صفحہ ۴۳۹)

حضرت سید محمد اور ہسم کا مسجد نے فرمایا

شریعت قسم کھا کر بتلا دے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ ایک دفعہ اسکو اور ملاوال کو  
صبح کے وقت یہ الہام بتایا گیا تھا کہ آج ارباب سرور خان نام ایک شخص کا درپہ آئے گا  
اور وہ ارباب محمد لشکر خان کا رشتہ دار ہوگا۔ تب ملاوالی وقت پر ٹوکنی نہ میں گیا اور فرمایا  
کہ سرور خان کا مقصد درپہ آیا۔ مگر ساتھ ہی یہ غلط کیا کہ کیونکر معلوم ہو کہ یہ شخص کا رشتہ دار  
ہے۔ تب اس کے تصفیہ کے لئے ان کے دو دو مردان میں باواچی بخش کو تخت کی طرف خط  
لکھا گیا تھا جو ان دونوں میں میرے سوت مخالف ہیں۔ ان کا جواب آیا کہ ارباب سرور خان  
ارباب محمد لشکر خان کا بیٹا ہے۔  
(قادیان کے آریہ اور ہسم، جلد ۲۰ صفحہ ۴۳۹)

\*\*\*

حضرت ہالی سلسلہ فرماتے ہیں:

عمرہ گزشتہ ہے خدا نے مجھے یہ خبر دی کہ ہر ایک راہ سے مال آئیگا۔  
یعنی یہ کہ دشمن بہت زور لگائیں گے کہ تا یہ طرز اور یہ نشان اور یہ رجوع خلافی نہ ہو  
نہ کہے۔ اور لوگ مالی مدد نہ کریں۔ لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ اپنی پیغمبری کو پوری کرے گا۔  
تو حاکم مالی کا یہ حال ہے کہ اب تک کئی لاکھ درپہ آچکا ہے۔  
بائیں میں لکھا ہے :  
دائرہ کے دوسرے  
سلاستہ، اچھی  
اور جو خدا کو فہم  
دلا جس سے وہ  
منظور رہتے ہیں  
ان کا کئے ہوئے  
کہ خدا فریب ہوگا  
جس سے  
ارباب

(قادیان کے آریہ اور ہسم، جلد ۲۰ صفحہ ۴۳۹)

\*\*\*

حضرت سید محمد نے فرمایا

اس نشان کے سب آریوں میں سے بڑھ کر گواہ لالہ شریعت اور لالہ ملاوال ساکنین قادیان ہیں۔  
(قادیان کے آریہ اور ہسم، جلد ۲۰ صفحہ ۴۴۳)

\*\*\*

حضرت سید محمد نے فرماتے ہیں

قادیان میں لالہ ملاوال نے ولہ شریعت کے مشورہ اشتہاد  
دیا جس کو قریشاؤں برس گذر گئے۔ اس اشتہاد میں میری نسبت یہ لکھا کہ یہ شخص معنی نگار  
فریبی ہے اور حضرت دوکاندار ہے لوگ اس کا دھوکا نہ کھادیں۔ مالی مدد نہ کریں۔ ورنہ  
اپنا درپہ ضائع کریں گے۔  
(قادیان کے آریہ اور ہسم، جلد ۲۰ صفحہ ۴۴۵)

حضرت مسیح موعودؑ اور ہمہ کی مسجد نے فرمایا:

بھائی! لہ شریعت قسم کھا کر کہے کہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ جب نواب محمد حیات خان  
سی۔ ایس۔ آئی معطل ہو گیا تھا اور کوئی بریت کی امید نہیں تھی اور اُس نے مجھ سے دُعا کی  
درخواست کی تھی تو میرے پر خدا نے فرمایا تھا کہ وہ بری کیا جائیگا۔ اور میں نے کشتی نظر سے  
اس کو عدالت کی کرسی پر بیٹھا دیکھا تھا اور یہ باتیں نے اُس کو بتا دی تھی اور نہ صرف اس کو  
بلکہ بہتوں کی بتائی تھی۔ چنانچہ کشتی سنسنگھ آریہ بھی اس کا گواہ ہے۔ اگرچہ سچ نہیں تو قسم کھاتے۔  
(۱۶۱۰ تا ۱۶۱۲ء آریہ اور ہم ۲۳، ۲۴ جولاء ۱۹۳۹ء)



آپ نے فرمایا کہ:

اور پھر لہ شریعت قسم کھا کر بتا دے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ جب پنڈت دیا منڈ نے  
پنجاب میں آکر بہت شرم کیا اور خدا کے برگزیدہ نبی حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام اور قرآن  
کی اپنی کتاب مستیاد محمد پر کاش میں تحقیق کی۔ اور خدا کے نام مقدس فیوں کو سونے کھوٹے کی طرح  
قراد دیا۔ تب میں نے شریعت کو کہا کہ خدا نے میرے پر ظاہر کر دیا ہے کہ اب اس کی موت کا دن  
قریب ہے۔ وہ بہت جلد مرے گا کیونکہ اس کا دل مر گیا ہے۔ چنانچہ وہ اس پیگ وئی کے بعد  
صرف چند دنوں میں ہی اجیر میں مر گیا اور اپنی حسرتیں اپنے ساتھ لے گیا۔  
(۱۶۱۰ تا ۱۶۱۲ء آریہ اور ہم ۲۳، ۲۴ جولاء ۱۹۳۹ء)



آریہ سماج !!؟

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

خدا نے ایک مدت سے کئی بار مجھے خبر دی تھی کہ  
تھی کہ آریہ سماج کی ٹکڑا بن جائے۔ چنانچہ میں نے اپنی کتاب تذکرۃ الشہداء میں صفحہ ۶۶ میں  
جو ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۵ء میں شائع ہوئی تھی خدا تعالیٰ سے الہام پاکر پیش گوئی مندرجہ ذیل جو صفحہ  
۶۶ کی سطر ۸ء میں ہے شائع کی تھی۔ اور وہ یہ ہے۔ وہ مذہب (یعنی آریہ مذہب) مر رہا ہے  
اس سے مت ڈرو۔ ابھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہونگے  
کہ اس مذہب آریہ کو نابود ہوتے دیکھ لو گے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی، ۲۲ جولاء ۱۹۰۸ء)

جلد ۱/۱۹۰۷ء



پنڈت دیا منڈ جس کا عقیدہ بھائے بہت سے دہریہوں کو لے کر خدا کی پرستش کرتا تھا ۱۸۷۵ء میں  
شیخ نامہ مسند کی بنیاد ڈالی جسے آریہ سماج کہتے ہیں۔ آج اس مذہب کے ماننے والوں کی تعداد  
تقریباً ۷۰۰۰۰۰۰۰ ہے۔ (خدا اور تعویذ ۱۳۸/۱۳۹ شمیر برہمچاریہ پوری)

حضرت مسیح موعود اور مہدی کا مسجد نے فرمایا۔

یہ چند پیشگوئیاں بطور نمونہ ہیں اس وقت پیش کرتا ہوں۔ اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ سب بیان مسیح ہے اور کئی دفعہ کال شریعت میں چکا ہے۔ لہذا اگر میں نے جھوٹ بولا ہے تو خدا مجھ پر اس میرے لڑکوں پر ایک سال کے اندھ اس کی سزا نازل کرے۔ آمین  
 (نما بان کے آداب اور ہم 24، دفعہ 20، 442)  
 مکتبہ 20، فروری 1907ء

\*\*\*

حضرت اہل ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵

یہ تو شریعت کی نسبت لکھا گیا۔ اور ظاہر اس کا دوست بھی اس میں شریعت کے اس کو چاہیے کہ اس بات کی قسم کھا دے کہ کیا میرے والد صاحب کی وفات کے بعد اہام اَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدًا کا ہر پر کھدوانے کے لئے اس کو لکھتے ہیں نہیں جیسا تھا؟ اور کیا پانچ روپے اجرت دیکر وہ ہر نہیں لایا تھا اور کیا اس زمانہ میں اس عروج اور شام و شوکت اور رجوع خلائق کا نام و نشان تھا؟ اور کیا یہ تمام پیشگوئیاں اس کو نہیں بتائی گئی تھیں جس کے لئے وہ بھیجا گیا تھا۔ یعنی اس کو یہ بتایا گیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو یہ خبر ملی تھی کہ شنبہ کے روز آفتاب کے غروب کے بعد میرا والد فوت ہو جائے گا اور تجھے کچھ غم نہیں کرنا چاہیے کیونکہ میں تیرا شغل ہوں گا۔ اور تیری حاجات پوری کرنے کے لئے میں کافی ہوں گا۔ اور یہ تمہیں بتائیں یا جنتیں برس کا اہام ہے جبکہ میں زائر گنہگار میں جیسا پوشیدہ تھا جیسا کہ ایک لکڑہ کسی جہر کا سمندر کی تہ کے نیچے پوشیدہ ہو۔

(نما بان کے آداب اور ہم 24، دفعہ 20، 442)

خدا ان کو بے سزا نہیں چھوڑے گا

پھر فرمایا:

جیسا ہی ظاہر اس کو چاہیے کہ چند روزہ دنیا سے محبت نہ کرے اور اگر ان مینا ماتے انگاری ہے تو میری طرح قسم کھا دے کہ یہ سب افسر ہے اور اگر یہ باتیں سچ ہیں تو ایک سال کے اندر میرے پر لکھ میری تمام اولاد پر عذاب نازل ہو۔ آمین۔ ولعلہ اللہ علی الکاذبین۔

اور یاد رہے کہ یہ لوگ اس طرح پر قسم نہ کھائیں گے بلکہ حق پوشی کا طریق اختیار کرینگے اور سچائی کا خون کرنا چاہیں گے۔ تب بھی میں امید رکھتا ہوں کہ حق پوشی کی حالت میں بھی خدا ان کو بے سزا نہیں چھوڑے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کی بے عزتی خدا کی بے عزتی ہے

(نما بان کے آداب اور ہم 24، دفعہ 20، 443)

\*\*\*

حضرت مسیح موعودؑ نے آخر میں فرمایا

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچ ہیں۔ اور اگر یہ جھوٹ ہیں تو خدا ایک سال کے اندر میرے  
اور میرے لڑکوں پر تباہی نازل کرے اور جھوٹ کی سزا دے۔ آمین۔ ولعلہ تعالیٰ علی الکاذبین۔

(۱۰۰ باب ۱۲، ص ۲۶، رخ ۴۴۱ و ۴۴۲)  
(۱۰۰ باب ۱۲، ص ۲۶، رخ ۴۴۱ و ۴۴۲)



## ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء مبارک احمد کی وفات

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا

میرا لڑکا مبارک احمد نابالغ تھا اور ابھی نو برس کی عمر کو نہیں پہنچا تھا جب وہ فوت ہو گیا۔

(۱۰۰ باب ۱۲، ص ۲۶، رخ ۴۴۱ و ۴۴۲)  
(۱۰۰ باب ۱۲، ص ۲۶، رخ ۴۴۱ و ۴۴۲)



یقیناً مجھ کو خدا کی حجت تم پر پوری ہو چکی۔ اب تم کسی طرف بھاگ نہیں سکتے۔ جو شخص خدا کے  
نشان کو یہ عزتی سے دیکھتا ہو وہ اول درجہ کا خبیث فطرت اور ناپاک طبع ہوتا ہو۔

بہت بڑھ چکے باتیں کہیں کہیں آؤں گے یا نہیں مگر یہ یاد رکھو کہ ان دنوں ندامت آتی والی ہے

(دقیقہ الزمان - رخ ۳۲ و ۳۳)



حضرت مسیح موعودؑ (مبارک اللہ علیہ) نے فرمایا

میری تنویر لکھی میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی ہو تو جس اقرار کر دے گا کہ میں کاذب ہوں

(۱۰۰ باب ۱۲، ص ۲۶، رخ ۴۴۱ و ۴۴۲)



لجہ اللہ اللہ کو نصیحت

حضرت سید محمد رفیع فرمایا۔

اگر مرد اپنی قوت مردی میں پوری پوری تسلی کرنے پر قادر ہو تو عورت  
یہ عقد نہیں کر سکتی کہ دوسری بیوی کیوں کی ہے۔" (مجموعہ شہادت جلد اول ص 15)

\*\*\*

بد ذات بیوی

حضرت سید محمد رفیع فرمایا۔

عورتوں میں یہ بھی ایک بد عادت ہے کہ جب کسی عورت کا خاوند کسی اپنی  
مصلحت کے لئے کوئی دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے تو وہ عورت اور اس کے اقارب سخت  
ناراض ہوتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں اور شور مچاتے ہیں اور اس بندہ خدا کو ناحق رستے  
ہیں۔ ایسی عورتیں اور ایسے ان کے اقارب بھی نابکار اور غراب ہیں۔ کیونکہ اللہ جل شانہ  
نے اپنی حکمت کاملہ سے جس میں صدام مصلحہ ہیں۔ مردوں کو اجازت دے رکھی ہے کہ  
وہ اپنی کسی ضرورت یا مصلحت کے وقت چار تک بیویاں کر لیں۔ پھر جو شخص اللہ رسول کے  
حکم کے مطابق کوئی نکاح کرتا ہے تو اس کو کیوں برا کہا جائے۔ ایسی عورتیں اور ایسے ہی اس  
عادت والے اقارب جو خدا اور اس کے رسول کے حکموں کا مقابلہ کرتی ہیں۔ نہایت مردود اور شیل  
کی بہنیں اور بھائی ہیں کیونکہ وہ خدا اور رسول کے فرمودہ سے منہ پھیر کر اپنے رب کریم سے  
ڑائی کرنا چاہتے ہیں۔ اور اگر کسی نیک دل مسلمان کے گھر میں ایسی بد ذات بیوی ہو تو اُسے  
مناسب ہے کہ اس کو سزا دینے کے لئے دوسرا نکاح ضرور کرے۔

(مستقل مذاکرہ جلد ۲ نمبر ۲۲ فروری۔ اربعہ لائسنس ص ۱۲۷)

(مجموعہ شہادت جلد اول ص 69)

حضرت ابی سلاامہ فرماتے ہیں

بعض بجاہل مسلمان اپنے ناطہ رشتہ کے وقت یہ دیکھ لیتے ہیں کہ جس کے ساتھ اپنی  
لڑکی کا نکاح کرنا منظور ہے اس کی پہلی بیوی بھی ہے یا نہیں۔ پس اگر پہلی بیوی موجود ہو تو  
ایسے شخص سے ہرگز نکاح کرنا نہیں چاہتے۔ سو یاد رکھنا چاہیے کہ ایسے لوگ بھی صرف  
نام کے مسلمان ہیں اور ایک طور سے وہ ان عورتوں کے مددگار ہیں جو اپنے خاوندوں کے  
دوسرے نکاح سے ناراض ہوتی ہیں۔ سو ان کو بھی خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے۔

(مجموعہ شہادت جلد اول ص 75)





### عنبرت بیگم احمد نے تحریر فرمایا

خاوندوں کی حاجت براری کے بارے میں جو عورتوں کی فطرت میں ایک نقصان پایا جاتا ہے جیسے ایامِ حمل اور حیض نفاس میں یہ طریق بابرکت اس نقصان کا تدارک تمام کرتا ہے اور جس حق کا مطالبہ مرد اپنی فطرت کی رو سے کر سکتا ہو وہ اسے بخشتا ہو۔ ایسا ہی مرد اور کئی وجوہات اور موجبات سے ایک سے زیادہ بیوی کرنے کیلئے مجبور ہوتا ہے مثلاً اگر مرد کی ایک بیوی تنہا عمر یا کسی بیماری کی وجہ سے بد شکل ہو جائے تو مرد کی قوتِ فاعلیٰ جس پر سارا مدارِ عورت کی کارروائی کا ہے بیکار اور مُعطل ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر مرد بد شکل ہو تو عورت کا کچھ بھی حرج نہیں کیونکہ کارروائی کی کل مُرد کو دی گئی ہے اور عورت کی تسکین کرنا مرد کے ہاتھ میں ہے۔ (مختصر کلمات اسلام، جلد ۵ ص ۲۸۲)

### عنبرت بیگم احمد نے تحریر فرمایا

تحقیق کے دو سے بعض اس قسم کی کمزوری ہوتی ہیں کہ قوتِ رجولیت اور ثباتِ دلوں اُن میں جمع ہوتی ہیں اور کسی تحریک سے جب اُن کی مٹی جوش مارے تو تحمل ہو سکتا ہے۔ (چشمہ معرفت، جلد ۲ ص ۲۲۶)

### میری حالت مردی کا عدم تھی

### عنبرت بیگم احمد نے تحریر فرمایا

دو مرتبیں یعنی ذیابیطس اور دردمستِ دورانِ سرِ قدیم سے میرے شامی حال تھیں جن کے ساتھ بعض اوقات تشنجِ قلب بھی تھا۔ اس لئے میری حالت مردی کا عدم تھی۔ اور پیرائے سال کے رنگ میں میری زندگی تھی۔ اس لئے میری اس شادی پر میرے بعض دوستوں نے افسوس کیا۔

ایک خط مولوی محمد حسین صاحب ایڈیٹر اشاعتِ السنۃ نے ہمدردی کی راہ سے میرے پاس بھیجا کہ آپ نے شادی کی ہے اور مجھے حکیم محمد شریعت کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ آپ بیاعتِ سخت کمزوری کے کس لائق نہ تھے۔ غرض اس ابتلا کے وقت میں نے جنابِ الہی میں دعا کی۔ اور مجھے اس نے رفعِ مرض کے لئے اپنے الہام کے ذریعہ سے دوائیں بتلائیں۔ اور میں نے کشفی طور پر دیکھا کہ ایک فرشتہ وہ دوائیں میرے منہ میں ڈال رہا ہے۔ چنانچہ وہ دوائیں نے طبیار کی۔ اور اسیں خدا نے اس قدر برکت ڈال دی کہ میں نے دلی یقین سے معلوم کر لیا کہ وہ میری صحت طاقت جو ایک پورے تندرست انسان کو دنیا میں مل سکتی ہے وہ مجھے دی گئی اور چار لاکھ مجھے عطا کئے گئے۔

میں اس زمانہ میں اپنی کمزوری کی وجہ سے ایک بچہ کی طرح تھا۔ اور پھر اپنے متنبی خدا اور طاقت میں پچاس مرد کے قائم مقام دیکھا۔ اس لئے میرا یقین ہے کہ ہمارا خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ (مختصر کلمات اسلام، جلد ۵ ص ۲۸۲)



سید محمد دہلوی:  
میں، اچھے آدمی  
ہوں، مگر اس بابت  
میرے ہاتھ نہ  
رہیں، کشف ہو  
۸۵  
مختصر کلمات جلد ۵

✿ ✿ ✿ ✿

2017/11/16

سہولتیں اور فروغ دے گی

(آغا خان روضہ، رومہ ۱۹۷۲ء)  
(مدرسہ اسلامیہ، لاہور، پاکستان، ۱۹۷۲ء)

سفرنامہ حج و عمرہ فراتہ

(انعام المائدہ، ۱۹۵۲ء)

(مدرسہ اسلامیہ، لاہور، ص ۴-۵ پر ملاحظہ ہو)

کہ اس امر پر امت کا اجازت منقطع ہو چکا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونگے اور شریعت محمدیہ کے مطابق فیصلہ دیں گے، اور اپنے آسمان سے نزول کے وقت وہ کوئی مستقل شریعت نہیں بنائیں گے اگرچہ ان کی قربت قائم ہوگی اور وہ نبوت سے منصف ہی ہوں گے : (لواء المحیۃ جلد ۲ صفحہ ۲)

کیا نبی لایا م مرکب پڑتا ہے ؟

جیسا کہ یہ نام مرکب میں

کریم خان سلطان، عبدالوہاب جہانگیر، مہدالطاف کریم، عبدالغنیات عرفیج، عبدالعزیز مدنی حسن اور غلام احمد

انچاد کرام کے نام رک نہیں جاتے۔

حضرت زکریا حضرت اسماعیل حضرت ابراہیم حضرت یحییٰ حضرت عیسیٰ حضرت موسیٰ حضرت ہارون حضرت سلیمان حضرت داود حضرت نوح حضرت آدم علیہم السلام



حضرت سید محمد رفیع فرماتے ہیں

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب

پیر مہر علی شاہ کو لڑائی نے اپنی کتاب سیعت مشتاقی میں مجھے پکارا

حضرت سید محمد رفیع فرماتے ہیں

پیر صاحب فرماتے ہیں کہ اس کتاب عجاظہ اس میں ہر روز سو سو کی کتابیں ہندو فرقے جو اکٹھا کرنے کی حالت میں پتھر سے زیادہ نہیں ہیں ان میں سے بعض مقامات جویری اور بعض قرآن شریف اور بعض کسی اور کتاب سے مسروقہ ہیں اور بعض کسی قدر تفسیر تبدیل کے ساتھ لکھے گئے ہیں اور بعض عرب کی مشہور مثالیں میں سے ہیں۔ (نور الدیوب ص ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰)

حضرت سید محمد فرماتے ہیں

دس بار بار تفرسے بہن میں سے کوئی آیت قرآن شریف کی اور کوئی عرب کی مثال اور کوئی بقول ان کے حری یا بہدانی کے کسی تفرسے تو انا تھا صرف چند فقرے پیش کر کے یہ کہنا کہ یہ سر قزاق یہ اس درہک یہ میانی ہو جو پیر مہر علی شاہ کے کون ایسا کمال دکھلا سکتا ہو۔ (نور الدیوب ص ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴)

پیر صاحب بالمقابل تفسیر لکھنے کے لئے لاہور میں پہنچ گئے تھے مگر مرزا بھاگ گیا

۵۵ ۵۵ ۵۵

حضرت سید محمد فرماتے ہیں

اگر میرے خدا نے اس مباحثہ میں مجھے غالب کر دیا اور مہر علی شاہ صاحب کی زبان بند ہو گئی۔ نہ وہ نصیح عربی پر قادر ہو سکے اور نہ وہ حقایق و معانی مسودہ قرآنی میں سے کچھ لکھ سکے یا یہ کہ اس مباحثہ سے انہوں نے انکار کر دیا تو ان تمام صورتوں میں ان پر واجب ہو گا کہ وہ توبہ کر کے مجھ سے بیعت کریں۔۔۔ یاد رہے کہ مقام بحث بھڑ لاہور کے کہ جو مرکز پنجاب ہے اور کوئی نہ ہو گا۔ اور اگر میں حاضر نہ ہوا تو اس صورت میں میں بھی کاذب سمجھا جاؤں گا۔ (جمہور شہادت جلد سوم ص ۳۵۰، ۳۵۱)

حضرت سید محمد فرماتے ہیں

میں بہر حال لاہور پہنچ جاتا۔ مگر میں نے سنا ہے کہ اکثر پشادو کے جاہل مسرور پیر صاحب کے ساتھ ہیں۔ اور ایسا ہی لاہور کے اکثر مسند اور کینہہ طبع لوگ گلی کوچہ میں مستوں کی طرح گالیاں دیتے پھرتے ہیں اور نیز مخالف مولوی بڑے جوشوں سے دھڑک رہے ہیں کہ یہ شخص واجب انتقال ہے۔ تو اس صحت میں لاہور میں جانا بغیر کسی حسن انجام کے کس طرح مناسب ہے۔ (جمہور شہادت جلد سوم ص ۳۵۰)

حضرت سید محمد فرماتے ہیں

مجھے معلوم ہوا ہے کہ لاہور کے گلی کوچے میں پیر صاحب کے مرید اور ہم مشرب شہرت دے رہے ہیں کہ پیر صاحب تو بالمقابل تفسیر لکھنے کے لئے لاہور میں پہنچ گئے تھے مگر مرزا بھاگ گیا اور نہیں آیا۔ (جمہور شہادت جلد سوم ص ۳۵۰)

حضرت ابی سلاطین فرماتے ہیں

میری نسبت کہتے ہیں کہ دیکھو اس شخص نے کس قدر ظلم کیا کہ پیر مہر علی شاہ صاحب جیسے مقدس انسان بالمقابل تفسیر لکھنے کے لئے مصو بہت سفر اٹھا کر لاہور میں پہنچے مگر یہ شخص اس بات پر اطلاع پا کر اپنے گھر کے کسی کو خط میں یہ سب لکھا۔ (جمہور شہادت جلد سوم ص ۳۶۹، ۳۷۰)

۱۹

دائر اقبال نے کہا کہ  
حضرت سید محمد رفیع  
علم البقیں عین البقیں  
حق البقیں جیسے  
مضامین مرزا بھاگ  
کتابوں سے چرا لی  
تعدیہ ۱۱۹  
تفسیر کبیر جلد ۹

صبح مولود نے کہا:  
یہ اہام اہل علم و ایم ہیں  
پیر فرمایا: اس وقت جو  
بولتا ہے میں بولتا ہے اور  
بسیوں خطا اٹھاتے ہیں  
اس معنی کے آتے ہیں  
کہ میری شاہ نے مرزا  
صاحب کی ساری شریعتیں  
منکرہ ذکر ہیں پیر وہ  
مثال تفسیر جنوں نے  
آئے ہیں  
ملفوظات جلد ۲

صبح بخیر نے کہا:  
پیر مہر علی شاہ جو میں  
میری نسبت خدا تعالیٰ  
کی یہ بیشک کوئی ہے کہ  
تفسیر و قرآن منقولوں  
سے سب بڑا  
بازو ہے  
حقیقۃ الہی جلد ۲

## تبلیغ

سنہ ۱۹۹۳ء کی تقریریں

خدا میری نسبت اشارہ کر کے فرماتا ہے کہ "دنیا میں ایک  
نذیر آیا ہے دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور اور جوش اس کی سپاہی ظاہر کرے گا"  
پس جبکہ خدا نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ وہ زور آور حملوں سے میری سپاہی ظاہر کرے گا تو اس  
صورت میں کیا ضرورت ہے کہ کوئی شخص میری جماعت میں سے خدا کا کام اپنے منہ کے ڈال کر میرے  
منی افروں پر ناجائز فائدے شروع کرے۔ (بحوالہ: ترجمہ تہذیب و تمدن ص ۵۶)

ابن علی

۵۵ ایک سو دسترخوان پر بیٹھ کر تھوٹ بولینگے

۲۰۱۱

\*\*\*\*\*

جلسہ سالانہ اور عالمی بیعت ۲۰۰۰ء

جماعت احمدیہ برطانیہ کا ۳۵ سالہ جلسہ سالانہ ۲۸، ۲۹ اور ۳۰ جولائی ۲۰۰۰ء

جلسہ کا ایک اہم پروگرام عالمی بیعت کا تھا۔ اس سال خدا تعالیٰ کے فضل سے آٹھویں عالمی بیعت کی  
تقریب منعقد ہوئی جس میں صرف گزشتہ ایک سال میں ۷۷ ممالک کی ۳۳۸ قوموں کے ۴ کروڑ ۱۳ لاکھ  
۸ ہزار ۷۶۱ افراد بیعت کر کے اسلام احمدیت میں شامل ہوئے۔ (الفضل انٹرنیشنل (۲) اراکت ۲۰۰۰ء، اراکت ۲۰۰۰ء)

بالی سالوں میں بیعت کنندگان کے اعداد و شمار

سال	تقدیر بیعت کنندگان
۱۹۹۵ء	۸ لاکھ ۷۳ ہزار ۷۲۵
۱۹۹۶ء	۱۶ لاکھ ۲۱ ہزار ۷۲۱
۱۹۹۷ء	۳۰ لاکھ ۳ ہزار ۵۸۵
۱۹۹۸ء	۵۰ لاکھ ۳ ہزار ۵۹۱
۱۹۹۹ء	ایک کروڑ ۸ لاکھ ۲۰ ہزار ۲۲۶

وہ لوگ جنہوں نے "آنے والے سرد آسمانی"  
کو قبول کیا ان کی تبلیغی مہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے  
غیر معمولی برکات و ثمرات سے ہمکنار ہوتی چلی جا  
رہی ہے اور تمام جماعت احمدیہ ہر سال کرہ ارض کے  
مختلف ملکوں کے لئے بیعت کا ایک ٹارگٹ مقرر  
کرتے ہیں۔

غرض مذکورہ اعداد و شمار اس امر کا ٹھوس  
ثبوت ہیں کہ یہ الٹی منسوبہ ہے۔ دیگر تحریکیوں یا  
سراقابل کے مجدد جمال الدین افغانی کے منسوبہ کی  
طرح کوئی کاغذی سکیم نہیں ہے اور غلبہ اسلام کا  
دعویٰ کوئی ذر لائی یا انسانی روحانی نہیں ہے۔

الفضل انٹرنیشنل (۲) ۱۹۹۳ء، ۲۰۰۰ء، ۲۰۰۵ء، ۲۰۰۷ء

۱۹۹۳ء

یکم اگست ۱۹۹۳ء کو مذہبی دنیا کا ایک  
زبردست اور حیرت انگیز واقعہ رونما ہوا جبکہ  
انگلستان میں دنیا بھر کی ۱۱۵ قوموں کے دو لاکھ  
چار ہزار تین سو آٹھ (۲۰۳،۳۰۸) افراد نے ڈش  
اشینا کے ذریعے مواصلاتی سیاروں کے رابطے سے  
مکہ طیبہ پہنچ کر حضرت امام جماعت احمدیہ کے ہاتھ  
پر بیعت کر کے دین حق اسلام احمدیت میں شمولیت  
اختیار کی۔

۱۹۹۳ء

جبکہ ۳۱ جولائی ۱۹۹۳ء کو ۹۳ ممالک کی  
۱۵۵ قوموں کے ۲۰ ہزار بائیس بولنے والے چار لاکھ  
۲۱ ہزار ۷۵۳ افراد نے انگلستان کے جلسہ کے  
تیسرے روز حضرت امام جماعت احمدیہ کے ہاتھ پر  
بیعت کی۔

سید محمد فراتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دین اسلام کی دعوت کھیلنے زمین میں ٹھن کی نہریں چلا دیں۔ (مقیۃ الہدی - ج ۱، ص ۱۵۹)

## راولپنڈی کے ایک صاحب کے مفسدانہ خط پر مختصر تبصرہ

فایہ ہند ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز -  
فرمودہ ۸ ستمبر ۱۳۰۰ء بمطابق ۸ جنوری ۱۹۱۷ء بمجرى شمسى بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

لیکن اس مضمون کو شروع کرنے سے پہلے میں ایک صاحب کے جو راولپنڈی سے تعلق رکھتے ہیں ایک بہت مفسدانہ خط کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں اور الفاظ میرے ہو گئے لیکن وہ لکھتے ہیں کہ ایک زمانہ تھا کہ آپ زبانی خطبے دیا کرتے تھے اور بڑا جلال اور جلال پاتا جاتا تھا۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے رمان میں نقص پیدا ہو گیا ہے اس لئے آپ کو تحریر سے پرہیز پڑتا ہے اور ہر دفعہ نظر تحریر پر ہی رہتی ہے، زبانی کچھ نہیں کہہ سکتے۔ پہلے جلال بھی ہوتا تھا اور جلال بھی اب نہ وہ جلال رہا۔ تو میں ان صاحب کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر آپ کو جلال مطلوب ہے تو میری دعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے جلال سے آپ کے سارے اند میرے دور فرما دے اور دل کو روشن کر دے اور احمدیت کی صداقت پر کامل ایمان عطا فرمائے۔

اگر آپ جلال چاہتے ہیں تو میری دعا یہ ہے اور میری التجا آپ سے یہ ہے کہ آپ بھی مجھ پر لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی الْكَافِرِينَ کہیں، میں بھی آپ پر لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی الْكَافِرِينَ پڑھتا ہوں۔ آپ کو خیال ہے کہ یہ دو کروڑ اور چار کروڑ کی باتیں محض مہوٹ اور مفسدہ ہے جو میں نے اپنے نفس سے خیال ہیں اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ تمام تر باتیں سچی ہیں، ایک بھی ان میں جھوٹ نہیں ہے۔ پس اگر آپ کا بھی خیال ہے کہ آپ کو جلال چاہئے تو میں آپ کو لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی الْكَافِرِينَ کہنے کے لئے اپنی طرف بلاتا ہوں اور اس کے باوجود کہ میں جانتا ہوں کہ خدا کا غضب آپ پر نازل ہوا تو آپ کے کاڑے ٹکڑے کر دے گا۔ مگر پھر بھی میری دعا ہے کہ اللہ اپنے غضب سے پہلے آپ کو بچالے اور آپ کو اپنے دل کے مفسدوں اور دساوس سے نجات بخشنے۔

ان کو یہ خیال نہیں آیا کہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جراتی مجالس سوال و جواب کرتا ہوں میرے ہاتھ میں تو کوئی کاغذ نہیں ہوتا۔ کیا دیکھ کر پڑھ رہا ہوتا ہوں۔ اور کچھ نہیں تو جرمنی میں اس دفعہ کثرت سے مجالس سوال و جواب ہوئی ہیں کوئی کاغذ کا پرزہ میں نے ہاتھ میں نہیں پکڑا ہوتا تھا اور جب جلال کی باتیں ہوتی تھیں تو غور ہائے عجیب سے تمام مجمع گونج اٹھتا تھا۔ جب جلال کی باتیں ہوتی تھیں تو بے شمار دور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اور آپ کے صحابہ پر لوگ پڑھتے تھے۔ تو کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ میں لوگوں کو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مخاطب ہوتا تھا اور کبھی ایک چھوٹا سا ٹکڑا بھی کاغذ کا میرے ہاتھ میں نہیں ہوا۔ لیکن جس نے آنکھیں بند کر لی ہوں اس کو کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ بہر حال میں آپ کا معاملہ خدا کے سپرد کرتا ہوں وہی ہمارے درمیان بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

جو بیعتوں کا نہیں نے ذکر کیا تھا وہ لازماً ہوئی ہیں کوئی اس میں شک نہیں ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ ہوگی۔ اور اگر آپ کو یہ قبول نہیں ہے تو پھر میں یہی کہتا ہوں کہ مَوْفُوًّا بِغَيْظِكُمْ اپنے غیظ سے تمہارے دل پھٹ جائیں۔ اس کے سوا میرے پاس اور کوئی چارہ نہیں رہا۔ ابھی تو آگے بھی اٹھا سال بھی اور تینوں کا آنے والا ہے اس لئے تیاری کر لیں۔

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباس پڑھتا ہوں اور لازماً یہ اقتباس مجھے پڑھنے ہی پڑیں گے یہ سارے تو زبانی یاد ہو ہی نہیں سکتے۔

(المنشئہ ستر بیس (۵) ۲۰ ستمبر ۱۳۰۰ء بمطابق ۲۷ اکتوبر ۱۹۱۷ء)

### گو یا خدا آسمان سے نازل ہوا

حضرت اہل اسلام پر فرماتے ہیں:

خدا نے تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیش گوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری اسی ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی وہ مسلمان سے اترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کرے گا وہ اسیروں کو رستگاری بخشیگا اور ان کو جو شبہات کے دنجیروں میں مقید ہیں ران دیگا۔ فرزند و لبسند گرامی وار جنت منظر الحق والعلواء کان اللہ نزل من السماء

(الذال امام (ص) آملی (مجلد 3 صفحہ 185)

۱۱۱

حضرت مسیح موعود اور کب کا مسیح بنے فرمایا

اللہ خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ تیری برکت کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اند تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائیگا جس میں میں روح القدس کی برکات پھونکوں گا۔ وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہوگا اور منظر الحق والعلواء ہوگا گویا خدا آسمان سے نازل ہوا۔

(تحدید موعود ص 95، 96، 97، 98، 99، 100، 101، 102)

۱۱۱

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ 30 جولائی 2000ء کو

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے ایک خطاب میں فرمایا:-

ظلماتِ صداقت میں حضرت مسیح موعود نے ایک وعدہ کا بھی ذکر فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

”تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک اور شخص کھڑا کیا جائے گا“۔ (جلد کوئلہ ص 181، 182)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

میری عاجزانہ درخواست یہ ہے کہ میرے لئے دعا کریں خدا مجھے ہی وہ مبارک وجود بخلائے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل سے ہے اور فرمایا یہ وعدہ ہے کہ تیری نسل سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا۔ اس دعا نے مجھے بہت دردناک کر دیا ہے اور میں اسی درد کے ساتھ آپ سے التجا کرتا ہوں کہ میرے لئے دعائیں کریں۔ (الفضل انٹرنیشنل (۱۰) ۱۸ اکتوبر ۲۰۰۰ء تا ۱۲ اکتوبر ۲۰۰۰ء)

۱۱۱

### حضرت سجاد مود فرماتے ہیں:

جیسا کہ صفویوں کے نزدیک مائیکہ ہے کہ مراتب وجود دوریہ ہیں۔ اسی طرح ابراہیم علیہ السلام نے اپنی خواہ طبعیت اور دلی مشاہدہ کے لحاظ سے قریباً اٹھائی ہزار برس اپنی وفات کے بعد پھر عید اللہ پسر عبدالمطلب کے گھر میں جنم لیا۔ اور محمد کے نام سے پکارا گیا۔ صلے اللہ علیہ وسلم۔ اور مراتب وجود کا دوریہ ہونا قدیم سے اور جب کہ دنیا پیدا ہوئی سنت اللہ میں داخل ہے۔ نوع انسان میں خواہ نیک ہوں یا بد ہوں میں عادت اللہ ہے کہ ان کا وجود خواہ طبعیت اور تشابہ قلوب کے لحاظ سے بار بار آتا ہے جیسا کہ آیت تشابہت قلوبہم اس کی مصدق ہے اور تمام صفویوں کا یہ خیال ہے کہ اگرچہ مراتب وجود دوریہ ہیں۔ مگر مہدی مہود بروزات کے لحاظ سے پھر دنیا میں نہیں آئیگا کیونکہ وہ خاتم الاولاد ہے اور اس کے خاتمہ کے بعد نسل انسانی کوئی کامل فرزند پیدا نہیں کریگی۔ باستثناء ان فرزندوں کے جو اس کی حیات میں ہوں کیونکہ بعد میں بہائم سیرت لوگوں کا غلبہ ہوتا جائے گا۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی محبت بالکل دلوں سے جاتی رہیگی اور نفس پرست اور شکم پرست بن جائیں گے۔

(نمایق القلوب 349، جلد 15، ص 478، مائیکہ)



### ۲۰ گھنٹے

#### حضرت ابی اسحاق بریلوی

نبوت کا نظریہ اختیار کیا گیا ہے۔ حضرت خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے جس شخص پر پیشگوئی کے طور پر خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی بات کا اظہار بکثرت ہوا ہے نجا کہا جاتا ہے۔

یاد رکھو کہ سلسلہ نبوت قیامت تک قائم رہے گا۔ (المنزلات جلد 1 ص 492) ۲۵ دہشتہ 1308 ۱۰۸۵ ہجری

(اس بیان کے ۲۰ گھنٹے کے بعد کچھ سو فیصد وفات پائے)



علی الدین ابن عربی فرماتے ہیں، جو شخص اپنے آپ کو لوگوں پر بھٹ باندھنے کا مادی بنائے آہستہ آہستہ اس کی یہ عادت اسے خدا پر بھٹ باندھنے پر بھی دلیہ کر دیتی ہے کیونکہ طبعیت اسے دھوکا دیتی ہے۔

جو شخص جان بوجھ کر خدا پر افترا باندھے اور اس کی طرف بہت قریب کرے جو اس نے اس شخص کو نہ کسی پر تو خدا تعالیٰ اسے جہنم پہنچا دیتا ہے۔ (الفتوح الکلیۃ جلد ۲ ص ۲۷۹ باب فی مہشوۃ الحاض) (غایت/حدیث ۱۹۲)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں

”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اللہؐ ہی۔“ (بدرہ ملاح مشاعر)

الشیخ محمد بن احمد السفارینی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: وَصَّيْلُنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ کَمَا فِی صَحَابِہِ اِنْ جِئْتَ عَنْ عَدَارِ الْاَنْبِیَاءِ فَقَالَ مَا مِثْلُہُ الْاَنْبِیاءُ وَارْبَعَةٌ وَخَمْسُونَ النَّاسَ الْاَرْسَلُ مِنْهُمْ ثَلَاثًا وَثَلَاثَ خَمْسِیْنَ رِیَایۃً اَرْبَعَةٌ مَشْکُورَہُ۔

حضرت مکی کو والدین سے  
میلہ، امام خدا کا کلام  
کرتا۔ انہیں سے بلکہ امام  
خدا کا کلام کرتا۔ جو اول  
فی الجہد امام خدا کا کلام  
کرتا جو فرشتوں شریف میں  
مندرجہ اور سر فرشتہ ہے  
واللہ اعلم ان سبب میں سے  
مذکورہ نئی قیاس اور مذکورہ  
رسول تھا۔

برای این که به دست آوریم  
(مانند و مانند)

۰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا جیسا کہ صحیح ابن حبان میں ہے کہ انبیاء کی تعداد کتنی ہے

تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار اور ان میں سے تین سو تیرہ یتیم سوجودہ رسول ایسی ہیں۔

(الواحد والاربعون) البقية جزء من الباب الخامس من ذكر النجدة

علامہ ابراہیم الفضل شہاب الدین السید محمود الالوسی البغدادی اپنی تفسیر زیر آیت وما ارسلنا من رسول الا نبی میں نبی اور رسول کے متعلق علماء کے ان اقوال کو تحریر فرماتے ہیں:

۱۔ کہ دراصل اس مردِ آزاد کہتے ہیں جسے وفدِ تعالیٰ نے نئی شریعت کے ساتھ مبعوث فرمایا، پر تادمِ لوگوں کو اس کی پیروی کی دعوت دے اور نبی اسے بھی کہتے ہیں اور اس شخص کو بھی کہتے ہیں جسے کسی پہلی شریعت کی منہ بولی اور تائید کے لیے بھیجا گیا ہو۔

۶۔ رسول اُسے کہتے ہیں جو ازاد مرد ہو اور اللہ تعالیٰ نے اسے ایک قوم کی طرف ایسی شریعت کے ساتھ بھیجا ہو جو اس قوم کے لیے نئی ہو، خواہ وہ اپنی ذات میں نئی نہ ہو جیسے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو سیوٹ کیا گیا جو ہم قبیلہ کی طرف تو وہ شریعت ابراہیم علیہ السلام ہی ان کے پاس لانے جو کوئی تو نہ تھی، لیکن جو ہم قبیلہ کے لیے تھی ہی تمہارا دینی اسے بھی کہتے ہیں اور اس شخص کو بھی جو ایسی نسبتاً نئی شریعت کے ساتھ بھی نہ بھیجا ہو۔

۴۔ رسولِ خدا تعالیٰ کا بندہ ہوتا ہے جسے سب سے پہلے اور کتاب جو اس پر نازل ہو دو چیزیں دی گئی ہیں اور نبی (غیر رسول) وہ ہوتا ہے جس پر کوئی کتاب نازل نہ ہو۔

۴۔ رسول وہ ہوتا ہے کہ جسے کوئی کتاب دی گئی ہو یا وہ پہلی شریعت کے بعض احکام کو نسخ کرے اور نیا وہ ہوتا ہے جسے نہ کوئی کتاب دی گئی ہو اور نہ ہی وہ شریعت سابقہ کے احکام کو نسخ کرے۔ (تفسیر روح المعانی)


$$(A_{\mu}, \pi_{\mu}) = \frac{1}{2} \{1, 0\}$$



ارشادات فرمودہ حضرت مسیح موعود

حضرت اہل سلسلہ اویہ لڑاتے ہیں

”یہ مسیح موعود اگلے ہی ہر کسی پر عید شہادتے سفر کے دہائی میں مسجدوں میں حاضر ہونے سے کراہت ہی کرتا ہوں۔“

(فتح اسرار جلد ۱ صفحہ ۱۷۷)

❦ ❦

روئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھپانے کیلئے ایک ایسی ذیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعلق اور تنگ انداز ایک اور حضرات الہی کی نجاست کی جگہ تھی۔  
(تذکرہ اویہ جلد ۱ صفحہ ۱۷۷)

❦ ❦

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

گناہوں کا چھوڑنا تو کوئی بڑی بات نہیں ہے یہ ایک ذلیل کام ہے اگر کوئی کہے کہ میں عبادی نہیں کرتا۔  
نہ انہیں کرتا۔ خون نہیں کرتا۔ اور فسق و فجور نہیں کرتا تو کوئی خوبی کی بات نہیں اور نہ خدا پر یہ احسان ہے  
کیونکہ اگر وہ ان باتوں کا ترک نہیں کرتا تو ان کے بدنامی سے بھی دنیا بھر بھا ہوا ہے کسی کو اس سے کیا  
اگر چہ وہی کہتا کہ خدا ہوتا مگر اپنا اس قسم کی نیکی کو نیکی نہیں کہا کرتے۔ (ماہیات جلد ۱ صفحہ ۱۷۷)

❦ ❦

صاحب الشریعت

سیدنا محمد فرماتے ہیں

یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعوے کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان عیوں  
کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں۔ لیکن صاحب الشریعت کے  
ماسوا جس قدر حکم اور محدث ہیں گو وہ کیسی ہی جناب الہی میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں اور خلعت  
مکالمہ الہیہ سے سرفراز ہوں۔ ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بنجاتا۔

(بحرہ مستجابات جلد سوم ۲۵۵ء مادیہ)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

”جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا ہر ایک شخص جس کی میری  
دعوت پہنچ رہی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔“

(دقیقۃ الوحی روح جلد ۲۲ ۱۶۷ء ۱۶۸ء)

❦ ❦ ❦

حضرت امام شافعیؒ سے روایت ہے کہ فرمایا۔ جب تم سب مائیکہ وہ جن کو اسلام میں  
آئے یہاں تھیں ان میں مشغول ہے کہ جان لو کہ اس سے کچھ بھی نہ ہو سکتا کہ اس کو کفر ہو

❦

مرزا ابوالحسن محمد علی صاحب  
دعوت مبینہ مرزا صاحب  
کا نام بھی نہیں سنا  
وہ کافر ہے  
تفسیر سیرت جلد ۹  
۳۴۹

## خاندان کی ترکیب

## بنی فاطمہ سے کوئی مہدی آنے والا نہیں

منزلت مسیح موعود اور مہدی کا مسجد نے فرمایا

یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ مسلمانوں کے قدیم فرقوں کو ایک ایسے مہدی کی انتظار ہے جو فاطمہ مادرِ حسین کی اولاد میں سے ہوگا اور نیز ایسے مسیح کی بھی انتظار ہے جو اس مہدی سے بکر مخالفانِ اسلام سے مطابقت کرے گا۔ مگر میں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ سب خیالات لغو اور باطل اور جھوٹ ہیں اور ایسے خیالات کے ماننے والے سخت غلطی پر ہیں۔ ایسے مہدی کا وجود ایک فرضی وجود ہے جو نادانی اور دھوکا سے مسلمانوں کے دلوں میں جما ہوا ہے۔ اور یہ ہے کہ بنی فاطمہ سے کوئی مہدی آنے والا نہیں۔ مہدی ایسی تمام حیثیتیں موعودِ حق اور بناوٹی ہیں جو غالباً جاسیوں کی سلطنت کے وقت میں بنائی گئی ہیں۔

(مستند، المائدہ ۱۷، رجبہ ۱۲۸۵ھ و ۱۲۸۶ھ)

مسیح موعود نے لکھا:  
مفسرین کہتے ہیں کہ مہدی  
کا آنا کوئی یقینی امر  
نہیں ہے۔  
۳۴۴  
از المادہ ۱۷ جلد ۳

## میں کون ہوں؟

منزلت مسیح موعود نے فرمائی ہے

میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک مشائخا خاندان ہے اور بنی فاکرس اور بنی فاطمہ کے خون سے ایک مسجون مرکب ہے۔ (نزاعِ انقلاب، جلد ۱۵، ص ۲۹۶ و ۲۹۷)

ہمارے خاندان کی ترکیب بنی فاکرس اور بنی فاطمہ سے ہے۔ کیونکہ اسی پر الہامِ الہی کے توازن نے مجھے یقین دلایا ہے اور گواہی دی ہے۔

(نزاعِ انقلاب، جلد ۱۵، ص ۲۹۷)

بعض بزرگ ادایاں ہماری شریف سادات کی لڑکیاں تھیں چنانچہ خدائے تعالیٰ کے بعض الہامات میں بھی اس بات کی طوط اشارہ ہے کہ اس عہد کے خون کی بنی فاطمہ کے خون سے آمیزش ہے۔ اور درحقیقت وہ کشتِ ہزاروں احمدیہ صوفیہ ۵۰۰ کا جس میں لکھا ہے کہ میں نے دیکھا کہ میرا سر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مادہ مہربان کی طرح اپنا دامن پر رکھا ہوا ہے۔ اس سے بھی یہ اشارہ نکلتا ہے۔ (نزاعِ انقلاب، جلد ۱۵، ص ۲۹۷)

بعض ادایاں ہماری شریف اور شہور خاندان سادات سے ہیں۔ لیکن مثل قوم کے ہونے کے بارے میں خدا تعالیٰ کے الہام نے حماقت کی ہے۔ (نزاعِ انقلاب، جلد ۱۵، ص ۲۹۷)

اس عاجز کا خاندان دراصل فارسی ہونہ مغلیہ۔ یہ معلوم کس غلطی پر مغلیہ خاندان کے ساتھ مشہور ہو گیا۔ (دقیقہ ہوس، جلد ۲۲، ص ۲۵۱)

میں باپ کے لحاظ سے قوم کا مثل ہوں۔ (میرزا یزدان، جلد ۲، ص ۲۵۱)

مسیح موعود نے لکھا:  
میرزا یزدان کا خاندان  
خاندانِ ابراہیم ہے آپ  
کو قومِ دلِ نجیبوں  
مشتبہ کرتا ہے  
مغزلات جلد ۲

ذکر میں خاندانِ فارسیہ

عَشَقُ اَبَعَلْ ذَالِكَ زَيْنُ

زینچو کے معنی ہوتے ہیں کہ وہ شخص جو کسی قوم کا فرد تو نہیں مگر اپنے آپ کو اس کی طرف منسوب کرتا ہے۔

(آئینہ سیر، جلد ۲، ص ۲۵۱)

کے مابین

۱۰ معاہدہ جو نشانوں کے دیکھنے کے لئے تحریر پایا تھا

\* اگر کوئی پیشگوئی لیکھ کر م کو بتلائی جائے اور وہ سچی ہو تو وہ ہندو مذہب کی سچائی کی دلیل ہوگی اور فرقہ پیشگوئی کرنے والے پر لازم ہوگا کہ آریہ مذہب کو اختیار کرے۔

\* اور اگر پیشگوئی کریں اوستا سنا نظر تو اسلام کی سچائی کی یہ دلیل ہوگی اور پخت لیکھ امام پر واجب ہوگا کہ مذہب اسلام قبول کرے۔  
(استنباط اور رد 9، جلد 13/17)

۱. راجہ سید علی گڑھ لکھنؤم قسطنطنیہ

یہ کام کے قتل کے بعد مسیح موعود فرماتے ہیں

۱۲۶  
 ج. ۱۲۶  
 ۱۲۶

لیکھرام کے متعلق ایک پیشگوئی تھی کہ یقیناً امرہ فی سمت یعنی جہ میں اس کا کام تمام کیا جائے گا۔ اب تک مجھے معلوم نہیں کہ یہ پیشگوئی پلادت کسی اشتہار یا کتاب میں یا ہمارے کسی دوست کی تالیف میں چھپ گئی یا نہیں۔ لیکن ہماری جماعت میں اس کی عام شہرت اور یقین ہے کہ دوسروں تک بھی یہ پیشگوئی پہنچی ہوگی۔۔۔ بالابوی صاحب اگر اس زبانی روایت سے انکار کرتے ہیں تو حدیثوں کے قبول کرنے میں انہیں بڑی مشکل پڑے گی کیونکہ وہ نہ صرف حدیثیں ہیں بلکہ کم سے کم سو ڈیڑھ سو برس بعد یہ لکھی گئیں۔ جو بات تازہ ہوا تو جس کے دیکھنے سننے والے زندہ موجود ہیں اس سے انکار کرنا عقلمندوں کے نزدیک مسوا ہونا ہے۔ (درستفاد و درود مبارک)

پہنات نبیاسرام حضرت شیخ ابوہریرہؓ کی کہنتھانے بود

وہ قریباً دو ماہ تک قادیان میں بھی میرے پاس رہا تھا اور پہلے اسکی طبیعت نہیں تھی۔  
موجودہ شریر لوگوں نے اسکی طبیعت کو خراب کر دیا۔ اُس نے بڑی خواہش کے ساتھ یہ قبول کیا تھا  
کہ اگر مجھے معاف نہ ہو اگر اسلام ایک ایسا مذہب ہے کہ اس میں خدا تعالیٰ کے نشان ظاہر ہوتے  
ہیں اور امور غیبیہ لکھتے ہیں تو میں اسلام قبول کر لوں گا۔ مگر قادیان کے بعض شریر الطبع لوگوں  
نے اُس کے دل کو خراب کر دیا اور میری نسبت بھی اُن نالائق ہندوؤں نے بہت کچھ بھولی  
باقی اُس کو کُناہیں تا وہ میری صحبت سے متنفر ہو جائے۔ پس اُن بد صحبتوں کی وجہ سے  
روز بروز وہ ردی حالت کی طرف گرا گیا۔ مگر وہاں تک میرا خیال ہے ابتدا میں اس کی  
ایسی ردی حالت نہ تھی صرف مذہبی ہوش تھا جو ہر ایک اہل مذہب سے لگتا ہے کہ اپنے  
مذہب کی پابندی میں بیابندی حق پرستی و انصاف بحث کرے وہ ایک مرتبہ اپنے  
قتل کئے جانے سے ایک برس پہلے لاہور کے اسٹیشن پر ایک چھوٹی سی مسجد میں مجھے ملا۔  
اور میں وضو کر رہا تھا اور دُستے کر کے چند منٹ کھڑا رہا اور پھر چلا گیا۔ مجھے افسوس ہے کہ  
اُس وقت نہادی وجہ سے میں اس سے بات نہ کر سکا۔ مگر ٹرانس میں ہوں کہ قادیان کے ہندوؤں نے  
اُس کو میری باتیں سننے کا موقع نہ دیا اور بعض افتراء سے اُس کو محسوس دلایا اور میں یقیناً جانتا  
ہوں کہ یہ بخون اُن کی گردن پر ہے وہ باوجود اس قدر خوش کن کے اپنی طبیعت میں ایک سا دل بھی  
لکھتا تھا کہ وہ شریر لوگوں کی باتوں سے بغیر تغلیش اور تقویٰ کے متاثر ہو جاتا تھا اسی وجہ  
خدا تعالیٰ نے اُس کو ایک گوسلہ سے مشابہت دی۔ بہر حال ہم اُس کی ناگہانی موت سے  
بغیر افسوس کئے نہیں رہ سکتے۔

هزاره سنه 22، ماه  
 1892، آيد بل ضياع  
 الاسلام بزرگان  
 شاعر مجاهد حسن  
 زود و تاسع کم کم  
 فبروري ته تيسير  
 97 کو کم کم  
 کو مارا مارا  
 واقع کي تاسع کم کم  
 تاسع کي تاسع کم کم  
 کتاب المير محمد  
 175



طیۃ = ابراہیم (رحمۃ اللہ علیہ)

ہمدانی معاش

حضرت سیاح مودود مسجد کے ایک حجرہ میں جو ص ۵۶۶ کے قریب لیا اور چڑھا دیتے تھے

(برہ - حررت کا ۱۱۰ ص ۵۳)

ہم خالی ہاتھ رہ گئے

سیح مودود کے لکھا:  
میرہ مشین قحون  
کو نہ تو آسانی  
مفلح و غلب  
پری جا آدنی  
زینت ۸۵  
مکملات ۹۴

حضرت سیح مودود والد صاحب کا مسجد نے فرمایا

جب مجھے یہ خبر دی گئی کہ میرے والد صاحب آفتاب غروب ہونے کے بعد فوت ہو جائیں گے تو مجھ کو جب مقتضائے بشریت کے مجھے اس خبر کے سننے سے درہ پہنچا اور چونکہ ہماری معاش کے فکروں پر انہیں کی زندگی سے وابستہ تھے اور وہ کارکنگری کی طرف سے فتنے پاتے تھے اور نیز ایک رقم کثیر انعام کی پاتے تھے۔ جو ان کی حیات سے مشروط تھی۔ اس لئے یہ خیال آگیا کہ ان کی وفات کے بعد کیا ہوگا اور دل میں غم پیدا ہوا کہ شاید نگہی اور تکلیف کے دن ہم پر آئیں گے۔

(حقیقۃ الوری - ج ۲ ص ۳۲ و ۳۱)

سیح مودود فرماتے ہیں

ہمدانی معاش اور آرام کا تمام مدار ہمارے والد صاحب کی محض ایک شخص کو ملتی پر منحصر تھا۔

(حقیقۃ الوری - ج ۲ ص ۳۲ و ۳۱)

حضرت ابی سلا مہ فرماتے ہیں

مجھے یہ نکر پیدا ہوا کہ شادی کے اخراجات کو کیونکر نہیں انجام دوں گا کہ اس وقت میرے پاس کچھ نہیں اور نیز کیونکر نہیں یہ شے کیلئے اس وجہ کا تحمل ہو سکے گا۔ تو میں نے جناب الہی میں دعا کی کہ ان اخراجات کی مجھ میں طاقت نہیں۔

شادی کے لئے جو کسی قدر مجھے روپیہ درکار تھا۔ ان ضروری اخراجات کے لئے منشی عبدالحق اکوٹھٹ لاہور نے پانسو روپیہ مجھے قرضہ دیا اور ایک اور صاحب حکیم محمد شریف نام ساکن کلانور نے جو امرت سر میں طبابت کرتے تھے دو سو روپیہ یا تین سو روپیہ مجھے بطور قرض دیا۔

(حقیقۃ الوری جلد ۲ ص ۳۲)

حضرت سیح مودود فرماتے ہیں

ہمارے والد صاحب کی وجہ معاش کچھ تو گورنمنٹ میں ضبط ہو گئے اور کچھ شرکاء کو مل گئے اور ہم خالی ہاتھ رہ گئے۔

(حقیقۃ الوری - ج ۲ ص ۳۲ و ۳۱)

سیح مودود والد صاحب  
کی ۱۸۷۵ء میں موت  
واقع ہوئی  
نزد الیوم جلد ۱۸



## ملفوظات حضرت مسیح موعود

### تعویذ

ایک شخص نے استفسار کیا کہ تعویذ کا ہازر وغیرہ پر باندھنا اور زم وغیرہ کی جائز ہے ؟

اس پر فرمایا :-

اس میں کہ بات ضرور ہے جو خالی از قاعدہ نہیں ہے۔ نیز کہ ہم  
میں ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں میں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ آخر کہ آج تمہارا  
برکت ڈھونڈیں گے۔  
(ملفوظات جلد 6 ص 363 تا 376، 6 جمادی الثانی 1307ھ)



### رسومات

ایک شخص کا تحریری سوال پیش ہوا کہ مزم کے دنوں امین کی روح کو ثواب دینے کی واسطہ  
روحیاں وغیرہ دیتا ہاں نہ ہے یا نہیں۔ فرمایا :-

”عام طور پر یہ بات ہے کہ طعام کا ثواب میت کو پہنچتا ہے لیکن اُس کے ساتھ بزرگ  
کی رسومات نہیں چاہئیں۔“  
(ملفوظات جلد 2 ص 293)



### گذشتہ رُوحوں کو ثواب

ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ اگر کوئی شخص حضرت سید عبدالقادر کی روح کو

ثواب پہنچانے کی خاطر کھانا پکا کر کھلا دے تو کیا یہ جائز ہے ؟

حضرت نے فرمایا کہ

طعام کا ثواب مُردوں کو پہنچتا ہے۔ گذشتہ بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی خاطر اگر

طعام پکا کر کھلایا جائے تو یہ جائز ہے۔

(ملفوظات جلد 9 ص 332، 6 اگست 1907ء)



## پیروی کی برکت نبوت بخشش ۱۱۲

حضرت سید محمد نے تحریر فرمایا

جب میرا آپ وفات پایا تب ان خصلتوں میں اس کا قائم مقام میرا بھائی ہوا جس کا نام میرزا غلام قادر تھا اور سرکار انگریزی کی عنایات ایسی ہی اُس کے شامل حال ہو گئیں جیسی کہ میرے باپ کے شامل حال تھیں اور میرا بھائی چند سال بعد اپنے والد کے فوت ہو گیا پھر ان دونوں کی وفات کے بعد میں اُن کے نقش قدم پر چلا اور اُن کی سیرتوں کی پیروی کی۔  
(نور الحق - رخ بدہ ص 38)

چاہئے تھکا دھانا قلب کے نقشِ دلی سرچکا بس لگا لیں دہما کے سامنے

نور الحق ۱۸۹۹

## خود کاشتہ پودہ

( حضرت سید محمد کی برکت کو درخت سے التجا )

حضرت اہل سلسلہ میر فرماتے ہیں

یہ وہ درخواست ہے جس کا ترجمہ انگریزی کا مضمون ذرا بٹ لٹاؤ گورنر بہادر بالظاہر روانہ کیا گیا ہے۔

سید محمد نے کہا:

.... التماس ہے کہ سرکار

وہ اقتدار ایسے خاندان کی نسبت جو سیکو پچائش برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار  
جہان منشا خاندانِ ثنائیت کو چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ مالیہ کے معتد حکام۔ یز  
دیشہ مستحکم رائے سے اپنی پڑھیںات میں یہ لگا ہی رہی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے  
چکے خیر خواہ اور خدمت گذار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودہ کی نسبت نہایت موزم اور احتیاط اور  
توفیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی  
ثابت شہ و فاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور  
مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور  
جہان دینے سے تہ فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔ لہذا ہمارا  
حق ہے کہ ہم خدمات گذشتہ کے لحاظ سے سرکار و اقتدار کی پوری عنایات سے  
اور خصل و حدیث توجہ کی درخواست کریں تاہر ایک شہنشاہ جے دہرہ ہادی آبرو ریزی  
کے لئے دلیری نہ کر سکے۔

وہ خاندان کے سرکار و اقتدار میں ملحق گواہ

(کتاب الہدیہ - رخ بدہ ص 350)

ماہین پوری کر گئے کیا زما بجز کر باں سب میں مابین کے سنا



سید محمد نے کہا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزار بار اولیا جوتے ہیں  
اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔ (حقیقۃ الوحی رخ بدہ ص 2۱۱ ص 2۱۲ ص 2۱۳)

اسے سانپ کے بچہ تم بڑے ہو کر لیوں کر اپنی باتیں کہہ سکتے ہو؟ کیوں کہ جو دل میں بڑا ہے وہی منہ پر آتا ہے ۵

مئی ۱۲-۲۳

شیریں زبانی اور تقویٰ کا نمونہ

"سلطان القلم"

دتر ہر ایک دے دے دے ہو بڑباز ہے جس دل میں یہ نراست بیت الفلا ہی ہے

\*\*\*

اسے گمراہ عبدالجبار - عبدالحق غزنوی - شیخ بھٹی شیدہ

سنت کا مردہ تریزا

● تو کمینوں اور سفالوں میں سے تھا - (ج۱۲ جلد ۱۲ ص ۱۹۶)

● مردود اور بدبخت اور بدبختوں کے طریق پر چلتا ہے - فاسقوں کی طرح تو زندگی بسر کرتا ہے - (ج۱۲ جلد ۱۲ ص ۱۹۷)

● تیری باطنی پلیدی نے تیری صورت کو متغیر کر دیا - تو ایک بھڑیا ہے نہ انسان کی قسم اور شریروں میں سے ہے - (ج۱۲ جلد ۱۲ ص ۱۹۸)

● تو بوڑھا ہو گیا اور چھوڑا ہوا ہوا ہو گیا - پس قبل اسکے بوجھ کو کپڑے کھالیں اور موت آجائے - پس خدا تجھے تباہ کرے - (ج۱۲ جلد ۱۲ ص ۱۹۹)

● دل نہ تجھے ذلیل کیا اور خدا نے تیرا منہ کھلایا اور تیرا سر تیرے ہی جوتوں کے ساتھ نرم کیا جائے گا - (ج۱۲ جلد ۱۲ ص ۲۰۰)

● کونے قصہ آقیم میں بکواس کی - لے لے کلب العنادر اسے نادان - (ج۱۲ جلد ۱۲ ص ۲۰۱)

● بلند بازوں کی طرح بکواس مت کر - (ج۱۲ جلد ۱۲ ص ۲۰۲)

● تجھ پر لعنت اسے مسخ شدہ - (ج۱۲ جلد ۱۲ ص ۲۰۳)

● لے غزنی کے بندر - (ج۱۲ جلد ۱۲ ص ۲۰۴)

● تو کتوں کی طرح تھا - (ج۱۲ جلد ۱۲ ص ۲۰۵)

● بک بک کر نیوالا کم معرفت لکنت لسان کا داغ رکھنے والا - (ج۱۲ جلد ۱۲ ص ۲۰۶)

● ان پر خدا کی لعنت ہے فرشتوں کی لعنت اور تمام نیک مردوں کی لعنت اور یہ لوگ آسمان کے نیچے بدترین

خلائق ہیں اگرچہ اپنے نہیں مولوی کر کے پکڑاویں - (ج۱۲ جلد ۱۲ ص ۲۰۷)

● تو فرق کیا گیا اور جلایا گیا اسے اسمتوں کے فضلہ - (ج۱۲ جلد ۱۲ ص ۲۰۸)

(ج۱۲ جلد ۱۲ ص ۱۹۶ سے ۲۰۸ تک)

حکوم حکم ستر شمس ۷۷

اور کتا ایک صورت ہے اور تو اس کی روح ہے پس تیرے جیسا آدمی گتے کی طرح بھونکتا ہو اور فریاد کرتا ہے

ہمیں تیرے گتے کی طرح لانا اگر کتے کی طرح نہ سمجھا پس کاش ستارے پاس مضبوط اونٹ کے چڑھے کا ہوتا ہوتا

اور جو گلی تو دینا چاہے گا وہ ہم سے سٹنے گا اور اگر تو بات اور معاملہ میں نرمی کرے گا تو ہم میں نرمی کریں گے

اور میں تیرے نفس میں ظلم اور غفل نہیں دیکھتا اور تو خنزیر کی طرح مٹھ کر رہا ہو اور گدھوں کی طرح آواز کرتا ہے

اور تو نے ہمارا عورت کی طرح رکس کھیا اور مجھے ناسخ ٹھہرایا حالانکہ تو سب سے زیادہ ناسخ ہے

اسے شیخ شفق سوچا اور انسان کی طرح فکر اور گدھے کی طرح آواز نہ کر

پس میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر خدا کا خوف اور ایمان نہ ہوتا تو میں قصہ کرتا کہ گالیوں سے تجھے فٹا کر دیتا

(ج۱۲ جلد ۱۲ ص ۲۰۸ سے ۲۱۰ تک)



۵۔ بزبانی کرنا اور اپنے خاندان  
دشمن کو انتہائی تنگ کرنا  
کیا اس عمارت کو خدا  
بندہ کرتا ہے یا اس کو  
شیدہ شرفا تہمہ سکتے  
ہیں؟

۵۔ عذر عذر!  
جب الیہ عزوجل  
فرمایا کہ اس کو  
مکمل کر دے۔  
آسانی نہ  
جدا ۳۴۶

## ہندو کا تپ وحی

سنت سے ہونے پر زور

میں نے ایک ہندو الہامی پیشگوئی کے لکھنے کے لئے بطور روزنامہ نویس نوکر رکھا ہوا تھا۔ اور بعض امور غیبیہ جو ظاہر ہوتے تھے اُسکے ہاتھوں میں لکھی اور فارسی میں قبل از وقوع لکھائے جاتے تھے اور اُسپر اُسکے دستخط بھی کر لے جاتے تھے۔ (تراجم القلوب، نبرہ، ج ۲، ص ۱۶۵)

## نزول وحی کا طریق

علامہ ابن حجر عسقلانی سے جب یہ پوچھا گیا کہ کیا نزول کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام پر وحی نازل ہوگی یا نہیں، تو اس کا جواب انہوں نے نہایت واضح الفاظ میں یوں دیا اور جو جواب دیا اس کی بنیاد صحیح حدیث پر رکھی وہ فرماتے ہیں:

نَعْتَمَ يُوحَىٰ إِلَيْهِ دَخَى حَقِيقَتِي كَمَا فِي حَدِيثِ مُسْلِمٍ وَغَيْرِهِ  
عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَبَنِي رَوَّائِيَةَ عَنِ مَخْصُومَةَ بَنِي كَدْلَانٍ  
أَنَّ أَزْحَمَ بْنَ الْيَمِينِ رَأَى أَخْرَجَتْ عِبَادًا إِلَى كَيْدَانٍ لَا أَحَدٌ يَقْبَلُهُمْ  
خَوَّلَ عِبَادِي إِلَى الطَّوْرِ ذَلِكَ أَتَى قُلُوبَ بَنِي كَدْلَانٍ إِذْ هُوَ الْغَيْثُ بَيْنَ  
الْمَاءِ وَالْأَيْمَانِ لَا يُعْرَفُ ذَلِكَ بِغَيْرِهِ وَالْفَتَاوَى الْحَدِيثِيَّةُ ص ۱۵۵ (ابن ابی)  
آپ کو وحی حقیقی ہوگی جیسے کہ حدیث مسلم وغیرہ میں حضرت نواس بن سمان سے روایت کیا گیا  
ہے اور صحیح روایت میں ہے کہ خدا تعالیٰ مسیح علیہ السلام کو وحی کرے گا کہ اے مسیح! میں نے  
ایسے بندے کو دے رکھا ہے جس کا جگہ میں کوئی مقابلہ نہ کر سکیگا پس میرے ان (مومن) بندوں  
کو طور کی طرف موڑ لے جا۔  
اور یہ وحی یقیناً جبرئیل کے ذریعہ نازل ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء کے  
درمیان وحی سفیر ہے کوئی دوسرا رشتہ نہیں۔  
(دعائیت، احادیث، ص ۳۶۲، ۳۶۳)



حضرت ابی المسلمہ یزیدؓ ہیں

ممکن نہیں کہ دنیا میں ایک رسول اصلاح خلق اللہ کے لئے آوے اور اس کے ساتھ کوئی باقی  
اور جبرئیل نہ ہو۔  
(ازالہ اراک، ص ۲۲۲) (رجوع، ص ۴۱۲)





اور جن کو عذاب کا پیغام پہنچ چکا ہو، اُن کی بارش بہت بُری ہوتی ہے۔ (۵) النمل

## نشانیوں کی بارش

خدا نے میری سچائی کی گواہی کیلئے تیس لاکھ سے زیادہ کہانی نشان دکھائے۔

(مفیدہ الہی - رخ جلد ۱۶۸)

حضرت محمد مہمّد فرماتے ہیں

۱۸۵۔ نشان۔ بعض نشان اس قسم کے ہوتے ہیں کہ اُن کے وقوع میں ایک منٹ کی تاخیر بھی نہیں ہوتی۔ کہ فی الفور واقع ہو جاتے ہیں اور ان میں گواہ کا پیدا ہونا کم مہمّد آتا ہے۔ اسی قسم کا یہ ایک نشان ہے کہ ایک دن بعد نماز صبح میرے پر کشفی حالت طاری ہوئی۔ اور میں نے اُس وقت اس کشفی حالت میں دیکھا کہ میرا لڑکا مبارک احمد باہر سے آیا ہے اور میرے قریب جو ایک چٹائی پڑی ہوئی تھی اُس کے ساتھ پیر پھسل کر گر پڑا ہے اور اُس کو بہت چوٹ لگی ہے اور تمام کُرتہ خون سے بھر گیا ہے۔ میں نے اُس وقت مبارک احمد کی والدہ کے پاس جو اُس وقت میرے پاس کھڑی تھیں یہ کشف بیان کیا۔ تو ابھی میں بیان ہی کر چکا تھا کہ مبارک احمد ایک طرف سے دوڑ آیا۔ سب چٹائی کے پاس پہنچا۔ تو چٹائی سے پیر پھسل کر گر پڑا۔ اور سخت چوٹ آئی اور تمام کُرتہ خون سے بھر گیا۔ اور ایک منٹ کے اندر ہی یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔

(مفیدہ الہی - رخ جلد ۳۹۸)



۱۸۶۔ نشان۔ ایسا ہی عرصہ قریباً تین سال کا ہوا ہے کہ صبح کے وقت کشفی طور پر مجھے دکھایا گیا کہ مبارک احمد سخت مبہوت اور بدحواس ہو کر میرے پاس دوڑ آیا ہے اور نہایت بے قرار ہے اور جو اس اُڑے ہوئے ہیں اور کہتا ہے کہ آبا پانی یعنی مجھے پانی دوا یہ کشف میں نے نہ صرف گھر کے لوگوں کو بلکہ بہنوں کو سنا دیا تھا۔ کیونکہ اسکے وقوع میں ابھی قریباً دو گھنٹے باقی تھے۔ اس کے بعد اُسی وقت ہم باغ میں گئے اور قریباً بجے صبح کا وقت تھا اور مبارک احمد بھی ساتھ تھا اور مبارک احمد کئی دوسرے چھوٹے بچوں کے ساتھ باغ کے ایک گوشہ میں کھیلتا تھا اور عمر قریباً چار برس کی تھی اُس وقت میں ایک درخت کے نیچے کھڑا تھا میں نے دیکھا کہ مبارک احمد زور سے میری طرف دوڑا چلا آتا ہے اور سخت بدحواس ہو رہا ہے میرے سامنے آکر اتنا اُسکے منہ سے نکلا کہ آبا پانی۔

(مفیدہ الہی - رخ جلد ۳۹۹)



۸۵۔ نشان۔ ایک مرتبہ میں تونج زہیری سے سخت بیمار ہوا اور سولہ دن پاخانہ کی راہ سے خون آتا رہا اور سخت درد تھا جو بیان سے باہر ہے

اور جب سولہ دن میری مرض پر گزرے تو آثارِ نو میدی کے ظاہر ہو گئے اور میں نے دیکھا کہ بعض عریض میرے دیوار کے پیچھے روتے تھے اور مسنون طور پر تین مرتبہ سورہ یس سنائی گئی۔ جب میری مرض اس ذبت پر پہنچ گئی تو خدا تعالیٰ نے میرے دل پر القاء کیا کہ اور علاج چھوڑ دو اور دریا کی ریت جس کے ساتھ پانی بھی ہو تسبیح اور درود کے ساتھ اپنے بدن پر ملو۔ تب بہت جلد دریا سے ایسی ریت منگوائی گئی اور میں نے اس کلمہ کے ساتھ کہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اور درود شریف کے ساتھ اس ریت کو بدن پر ملنا شروع کیا۔ ہر ایک دفعہ جو جسم پر وہ ریت پہنچتی تھی تو گویا میرا بدن آگ میں سے نجات پاتا تھا صبح تک وہ تمام مرض دور ہو گئی اور صبح کے وقت الہام ہوا۔ وان کنتم فی ریب متانزلنا علی عبدنا فانتوا بشعائہ من مثله۔

(حقیقۃ الرقی۔ جلد ۲۱ ص ۲۶۶)



۸۰۔ نشان۔ ایک دفعہ منہ میں مجھے الہام ہوا یہی دن ان یطفؤا نوراہ و یخطفہ عرضک و اتی معک ومع اهلک یعنی دشمن لوگ ارادہ کریں گے کہ تیری آبرو دیزی کریں انہی دنوں میں میں نے دیکھا کہ میں ایک کوچہ میں ہوں جو آگ سے بند ہے اور بہت تنگ کوچہ ہو کہ بمشکل ایک آدمی اس میں سو گزرسکتا ہو۔ میں بند کوچہ کے آخری حصہ میں جس کے آگے کوئی راہ نہ تھا۔ دیوار کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور جو واپس جانے کی طرف راہ تھی اسکی طرف جب نظر اٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ تین قومی ہیکل منڈھے وہاں کھڑے ہیں

اس واقعہ کے دیکھنے کے ساتھ ہی مجھ کو نفہیم ہوا کہ کوئی دشمن مقدمہ برپا کرے گا اور اس کے تین وکیل ہوں گے

چنانچہ کم دین نے جب گواہ پور میں میرے پرنسپل کی آمد کی تو عدالت ماتحت یعنی اتارام کے حکمرانے ہانسو روپیہ جواز میرے پر ہوا

(حقیقۃ الرقی۔ جلد ۲۱ ص ۲۶۶)



### لڑھکانہ سے ڈیال

۹۵۔ پچاڑاں نشان۔ ایک دفعہ مجھے لڑھکانہ سے ڈیالہ جانے کا اتفاق ہوا اور جس صبح ہم نے ریل پر سوار ہونا تھا مجھے الہام کے ذریعے بتایا گیا تھا کہ اس سفر میں کچھ نقصان ہوگا اور کچھ خرچ بھی۔ جب ٹکٹ لینے کا وقت آیا تو میں نے جیب میں ہاتھ ڈالا کہ ٹکٹ کیلئے دوسرے دوں تو معلوم ہوا کہ وہ رومال جس میں روپیہ تھا گم ہو گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ جو غدا تارنے کے وقت کہیں گر پڑا۔ مگر مجھے بجائے غم کے خوشی ہوئی کہ ایک حصہ پیشگوئی کا پورا ہو گیا۔ پھر ہم ٹکٹ کا انتظام کر کے ریل پر سوار ہو گئے۔ جب ہم دو راہہ کے اسٹیشن پہنچے تو شاید اُس وقت دس بجے رات کا وقت تھا اور وہاں صرف پانچ منٹ کیلئے ریل ٹھہرتی تھی۔ میرے ایک ہمراہی شیخ عبدالرحیم نے ایک انگریز سے پوچھا کہ کیا لود ہانہ آگیا؟ اُس نے شرارت سے یا کسی اپنی خود غرضی سے جواب دیا کہ ہاں آگیا۔ تب ہم مع اپنے تمام اسباب کے جلد جلد اتر آئے۔ اسٹیشن میں ریل روانہ ہو گئی۔ اترنے کے ساتھ ہی ایک ویرانہ اسٹیشن دیکھ کر پتہ لگ گیا کہ ہمیں دھوکہ دیا گیا۔ وہ ایسا ویرانہ اسٹیشن تھا کہ بیٹھنے کے لئے چارپائی بھی نہیں ملتی تھی اور نہ روٹی کا سامان ہو سکتا تھا مگر اس امر کے خیال سے کہ اس حرج کے پیش آئے سے دوسرا حصہ پیشگوئی کا بھی پورا ہو گیا۔ اس قدر مجھے خوشی ہوئی کہ گویا اس مقام میں کسی نے ہمیں بھاری دعوت دی اور گو یا ہر ایک قسم کا خوش مزہ کھانا ہمیں مل گیا۔

(تحقیق: مولیٰ - رخ بد ۳۲ و ۳۵)

\*\*\*

۵۳۔ ایک دفعہ موضع گنجران ضلع گورداسپورہ میں مجھے جانے کا اتفاق ہوا۔ اور میرے ساتھ شیخ حامد علی تھا۔ جب صبح کو ہم نے جانے کا قصد کیا تو مجھے الہام ہوا کہ اس سفر میں تمہارا اور تمہارے رفیق کا کچھ نقصان ہوگا۔ چنانچہ راہ میں شیخ حامد علی کی ایک نئی چادر گم ہو گئی اور میرا ایک رومال گم ہو گیا اور میں خیال کرتا ہوں کہ اُس وقت حامد علی کے پاس وہی ایک چادر تھی جس سے اُس کو بہت رنج پہنچا۔ اس نشان کا گواہ شیخ حامد علی ہے جس کو شک ہو وہ اُس سے حلفاً دریافت کرے۔ مگر حلف حسب نمونہ نمبر ۲ ہوگی۔ اور شیخ حامد علی موضع تھہ غلام نبی ضلع تحصیل گورداسپورہ میں رہتا ہے۔

(نوائے انقلاب ۱۶۶، رخ بد ۱۵ و ۲۹۴)

\*\*\*



۷۱۔ منجملہ ان پیشگوئیوں کے جو پوری ہو چکی ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے میری سچائی پر ایک نشان ہے۔ یہ ہے کہ جب میری لڑکی مبارکہ میٹھ لی تھی۔ اور قریباً پچیس روز اس کی پیدائش میں باقی رہتے تھے تو اس لڑکی کی والدہ نہایت تکلیف میں مبتلا تھی۔ اور حساب کی غلطی سے یہ غم بھی ان کو لاحق ہوا کہ شاید یہ حمل نہ ہو کوئی اور بیماری ہو۔ کیونکہ انھوں نے ٹھیک ٹھیک یاد نہ رہنے کی وجہ سے خیال کیا کہ یہ گیارہواں مہینہ جاتا ہے اور حام دستور کے لحاظ سے یہ وقت حمل کی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے دوسری تکلیف دامنگیر ہو گئی۔ اور جب ایسے ایسے خیالات سے ان کا غم حد سے بڑھ گیا۔ تو میں نے ان کے لئے دعا کی۔ تب مجھے یہ الہام ہوا۔ آید آں روز سے کہ مستخاص شود۔

یعنی وہ دن چلا آتا ہے کہ چھٹکارا ہر جائے گا۔ اور اس الہام کے معنوں کی مجھے یہ تفسیر ہوئی۔ کہ لڑکی پیدا ہوگی اور اسی وجہ سے کوئی لفظ بشارت کا اس الہام میں استعمال نہیں کیا گیا بلکہ چھٹکارا کا لفظ استعمال کیا گیا۔ چنانچہ میں نے اس الہام سے اپنی جماعت میں سے بہتوں کو اطلاع دیدی۔ آخر ۲۷ رمضان سال ۱۳۱۸ کو لڑکی پیدا ہو گئی جس کا نام مبارکہ رکھا گیا۔

(تراویح شعبہ ۱۳۱۸ء ۲۷ رمضان ۱۳۱۸ء)



۲۷۔ سینتیسواں نشان یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے محل کے آیام میں ایک لڑکی کی بشارت دی اور اس کی نسبت فرمایا۔ تَلَسَّافِي الْحَلِيقَةِ۔ یعنی زیور میں نشو و نما پائے گی۔ یعنی زرخورد سال میں فوت ہوگی اور نہ تنگی دیکھے گی۔ چنانچہ بعد اس کے لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام مبارکہ بیگم رکھا گیا۔

(مقتبہ الاول۔ ۲۰۰ مہ ۲۲ ۳۹۷)



جھوٹ بولنا ایک شیطان اور لعنتی کا کام ہے

معرفت۔ بزم ۲۲۰۰۔ نہ تحریر فرمایا

ہمارے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کی وفات ایک دن پہلے الہام ہوا۔ جنازہ اور تدفین اس الہام کی بہت لوگوں کو خبر دی چنانچہ دوسرے روز بھائی صاحب فوت ہوئے۔ اس واقعہ کے بہت لوگ گواہ ہیں۔

(تراویح شعبہ ۲۲۷ء ۲۲ رمضان ۱۳۱۸ء)

۱۸۷۔ نشان۔ میرے بڑے بھائی جن کا نام میرزا غلام قادر تھا کچھ مدت تک بیمار رہے جس بیماری سے آخر ان کا انتقال ہوا جس دن ان کی وفات مقدّمہ تھی صبح مجھے الہام ہوا کہ جن آؤ۔ اور اگرچہ کچھ آثار ان کی وفات کے نہ تھے مگر مجھے سمجھا گیا کہ آج وہ فوت ہو جائیں گے اور میں نے اپنے خاص ہم نشینوں کو اس پیشگوئی کی خبر دے دی جو اب تک زندہ ہیں۔ پھر شام کے قریب میرے بھائی کا انتقال ہو گیا۔

(مقتبہ الاول۔ ۲۰۰ مہ ۲۲ ۴۰۰)

۸۶- نشان

ایک دفعہ مجھے دانت میں سخت درد ہوئی۔ میں زمین پر میتابی کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا اور چار پائی پاس کھینچ کر۔ میں نے میتابی کی حالت میں اس چار پائی کی پائنتی پر اپنا سر رکھ دیا اور تھوڑی سی نیند آگئی۔ جب میں بیدار ہوا تو درد کا نام و نشان نہ تھا اور زبان پر یہ الہام جاری تھا۔

اذ امر صنت ذلہو یشفی

(حقیقۃ الوحی جلد 22 ص 246)

✽ ✽

۴۱ ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ حیدر آباد سے نواب اقبال الدولہ صاحب کی طرف سے خط آیا ہے اور اس میں کسی قدر روپیہ دینے کا وعدہ ہے۔ خواب بدستور لکھا یا گیا اور مذکور الصدر آریوں کو اطلاع دی گئی۔ پھر غصہ سے دن بعد حیدر آباد سے خط آیا۔ اور سو روپیہ نواب موصوف نے بھیجا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

(تاریخ انطبوعہ 1321 ریح مہد 15 ص 260)

✽ ✽

۱۱۶- نشان۔ ایک دفعہ صبح کے وقت وحی الہی سے میسری زبان پر جاری ہوا۔

عبداللہ خان ویرہ اسماعیل خان اور نفیس ہوئی کہ اس نام کا ایک شخص آج کچھ روپیہ بھیجے گا۔

(حقیقۃ الوحی جلد 22 ص 475)

✽ ✽

۵۵ نشان ایک دفعہ کشفی طور پر للہ للہ ریا للہ کے روپیہ مجھے دکھائے گئے۔ پھر اردو میں الہام ہوا کہ مجھے خان کا بیٹا اور شمس الدین پٹواری ضلع لاہور بھیجنے والے ہیں۔ اور جب یہ الہام اور کشف ہوا تو میں نے حامد علی اور ایک اور شخص کو ڈاک نام کو جو امرتسر کے علاقہ کا رہنے والا تھا۔ اطلاع دی اور چند اور آدمیوں کو بھی اس سے مطلع کیا جن کا اس وقت مجھے نام یاد نہیں رہا۔ تب جب ڈاک کا وقت ہوا تو ایک کارڈ آیا جس میں یہ روپیہ لکھا ہوا تھا اور یہ تفصیل درج تھی کہ للہ ریا کے روپے مجھے خان کے بیٹے کی طرف سے ہیں اور باقی چار یا پھر روپے شمس الدین پٹواری کی طرف سے بطور امداد ہیں۔ اور ساتھ ہی اسکے روپیہ بھی آگیا۔ تب ان لوگوں کی نہایت قوت ایمانی کا باعث ہوا جنہوں نے اول یہ الہام سنا تھا۔ اور پھر اسی دن اور اسی تعداد اور اسی تشریح سے روپیہ آتا دیکھا۔ اور یہ تمام گواہ حلفاً بیان کر سکتے ہیں کہ یہ واقعہ بالکل سچ ہے۔

(تاریخ انطبوعہ 149 ریح مہد 15 ص 295)

✽ ✽

۱۸۸۰ء ۸۲  
ایک دفعہ فجر کے وقت الہام ہوا کہ آج حاجی ارباب محمد لشکر خان کے  
قربانی کا روپیہ آتا ہے چنانچہ مبلغ دس روپیہ ارباب سرور خاں نے بھیجے  
پیشگوئی نمبر ۱۸  
سرور خاں ارباب لشکر خاں کا بیٹا ہے۔ (نزال السبع جلد ۱۸ ص ۵۱۴)



۳۴ ایک دفعہ ایک شخص شیخ بہاء الدین نام دارالہمام ریاست جوناگڑھ نے پچاس  
روپیہ میرے نام بھیجے۔ اور قبل اس کے کہ اُس کے روپیہ کی روانگی سے مجھے اطلاع ہو۔  
خدا تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ سے مجھے اطلاع دی کہ پچاس روپیہ آنے والے  
ہیں۔  
(نزال السبع جلد ۱۵ ص ۲۳۵)

❖

مفتی آخر تک جاتا ہے

حضرت سید محمد فرید نے ہیں

میرا ارادہ تھا کہ ان نشانوں کو تین سو تک اس کتاب میں لکھوں اور وہ تمام نشان  
جو میری کتاب نزول المسیح اور تریاق القلوب وغیرہ کتابوں میں لکھے گئے ہیں اور دوسرے  
نئے نشان اس قدر اب بھی لکھ دوں کہ تین سو کا عدد پورا ہو جائے مگر تین روز سے میں بیمار  
ہو گیا ہوں اور آج انتیس ستمبر ۱۹۰۶ء کو اس قدر غلبہ مرض اور ضعف اور نقاہت ہے کہ  
میں لکھنے سے مجبور ہو گیا ہوں اگر خدا نے چاہا تو حصہ پنجم براہین احمدیہ میں یہ تین سو نشان یا  
زیادہ اس سے لکھ جاؤں گے۔  
(دقیقہ ۱۸، جلد ۲ ص ۴۰۰)



بائیں میں لکھا ہے

الحق بھی بہت سی باتیں جانتا ہے پر آدمی نہیں بتا سکتا ہے کہ کیا ہوگا اور جو کچھ  
اُس کے بعد ہوگا اُسے کون سمجھا سکتا ہے؟ ۵۰ حق کی رحمت اُسے تھکاتی ہے ۵  
(واعظ ۱۵ : ۱۴-۱۵)

قبول احمدیت

تو کیسا میسا ہے کہ بیمار کرے ہے

## بیعت میں داخل ہونے کے بعد

ناشی ضیاء الدین صاحب کا خط

منزل سیاح مودود فرماتے ہیں اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس جگہ خود آسنے

خط کی عبارت نقل کر دوں جو اس پیشگوئی کے بارے میں انھوں نے میری

طرف بھیجا ہے اور وہ یہ ہے۔

۷۴۔ نشان۔

اس عاجز نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی تو ایک لمبی دُعا کے بعد اُسی وقت آپ نے فرمایا تھا کہ قاضی صاحب آپ کو ایک سخت ابتلا پیش آنے والا ہے۔ چنانچہ میں حضرت اقدس سے

روانہ ہو کر ابھی راستہ میں ہی تھا کہ مجھے خبر ملی کہ میری اہلیہ بعارضہ درد گردہ و قولنج و تے مغرط سخت بیمار ہے۔ جب میں گھر پہنچا اور دیکھا تو واقع میں ایک نازک حالت طاری تھی۔ اور عجیب تر یہ کہ شروع بیماری وہی رات تھی۔ جس کی شام کو حضور نے اس ابتلاء سے اطلاع دی تھی۔ شدت درد کا یہ حال تھا کہ جان ہر دم ڈھبتی جاتی تھی۔ اور بے تابی ایسی تھی کہ باوجود کثیر الحیا ہونے کے مارے درد کے بے اختیار انکی چیخیں نکلتی تھیں اور کھلی کوچے تک آواز پہنچتی تھی۔ اور ایسی نازک اور دردناک حالت تھی کہ اجنبی لوگوں کو بھی وہ حالت دیکھ کر رحم آتا تھا۔ شدت مرض تھیں تین ماہ تک رہی۔ استفادہ مدت میں کھانے کا نام تک نہ تھا۔ صرف پانی پیتیں اور قے کر دیتیں۔ دن رات میں بچا پس ساٹھ دفعہ متواتر قے ہوتی۔ پھر درد قدرے کم ہوا۔ مگر نادان طبیبوں کے بار بار فصد لینے سے ہزال مغرط کی مرض مستقل طور پر دامگیر ہو گئی۔ ہر وقت جان بلب رہتیں۔ دس گیارہ دفعہ تو مرنے تک پہنچکر بچوں اور عزیز اقربا کو پورے طور پر الوداعی غم و الم سے دلایا۔ غرض گیارہ مہینے تک طرح طرح کے دُکھوں کی تختہ مشق رہ کر آخر کشادہ پیشانی بہوش تمام کلمہ شریف پڑھ کر ۲۸ برس کی عمر میں سفر جاودانی اختیار کیا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ اور اس حادثہ جانکاه کے درمیان ایک شیر خوار بچہ رحمت اللہ



نام بھی دودھ نہ پلنے کے سبب سے بھوکا پیاسا راہی ملک بھا ہوا۔ ابھی یہ زخم ساڑھ ہی تھا کہ عاجز کے دو بڑے بیٹے عبدالرحیم و فیض رحیم تپ محرقہ سے صاحب فراش ہوئے۔ فیض رحیم کو تو ابھی گیارہ دن پورے نہ ہونے پائے کہ اُس کا پیالہ عمر کا پورا گیا۔ اور سات سالہ عمر میں داعی اجل کو لبیک کہہ کر جلدی سے اپنی پیاری ماں کو جا ملا۔ اور عبدالرحیم تپ محرقہ اور سرسام سے برابر دو ڈھائی مہینے بیہوش میت کی طرح پڑا رہا۔ سب طبیب لا علاج سمجھ چکے۔ کوئی نہ کہتا تھا کہ یہ بچہ لگا۔ لیکن چونکہ زندگی کے دن باقی تھے۔ بڑھے باپ کی مضطربانہ دعائیں خدا نے سُن لیں۔ اور محض اُسکے فضل سے صحیح سلامت بچ نکلا۔ اگرچہ پٹھوں میں کمزوری اور زبان میں لکنت ابھی باقی ہے۔ یہ حوادثِ بھانکنا تو ایک طرف اُدھر مخالفوں نے اور بھی شور مچا دیا تھا۔ آجہ و ریزی اور طرح طرح کے مالی نقصانوں کی کوششوں میں کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھا۔ غریب خانہ میں نقب زنی کا معاملہ بھی ہوا۔ انتقام مصیبتوں میں یکجائی طور پر غور کرنے سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ عاجز راقم کس قدر بلیہ دل دوز سینہ سوز میں مبتلا رہا۔

راقم مسکین ضیاء الدین غنی عنہ قاضی کوئی ضلع گوجرانوالہ

(خبر روز قائد۔ نمبر 275، 276، 277، 278، 279، 280، 281، 282، 283، 284، 285، 286، 287، 288، 289، 290، 291، 292، 293، 294، 295، 296، 297، 298، 299، 300، 301، 302، 303، 304، 305، 306، 307، 308، 309، 310، 311، 312، 313، 314، 315، 316، 317، 318، 319، 320، 321، 322، 323، 324، 325، 326، 327، 328، 329، 330، 331، 332، 333، 334، 335، 336، 337، 338، 339، 340، 341، 342، 343، 344، 345، 346، 347، 348، 349، 350، 351، 352، 353، 354، 355، 356، 357، 358، 359، 360، 361، 362، 363، 364، 365، 366، 367، 368، 369، 370، 371، 372، 373، 374، 375، 376، 377، 378، 379، 380، 381، 382، 383، 384، 385، 386، 387، 388، 389، 390، 391، 392، 393، 394، 395، 396، 397، 398، 399، 400، 401، 402، 403، 404، 405، 406، 407، 408، 409، 410، 411، 412، 413، 414، 415، 416، 417، 418، 419، 420، 421، 422، 423، 424، 425، 426، 427، 428، 429، 430، 431، 432، 433، 434، 435، 436، 437، 438، 439، 440، 441، 442، 443، 444، 445، 446، 447، 448، 449، 450، 451، 452، 453، 454، 455، 456، 457، 458، 459، 460، 461، 462، 463، 464، 465، 466، 467، 468، 469، 470، 471، 472، 473، 474، 475، 476، 477، 478، 479، 480، 481، 482، 483، 484، 485، 486، 487، 488، 489، 490، 491، 492، 493، 494، 495، 496، 497، 498، 499، 500، 501، 502، 503، 504، 505، 506، 507، 508، 509، 510، 511، 512، 513، 514، 515، 516، 517، 518، 519، 520، 521، 522، 523، 524، 525، 526، 527، 528، 529، 530، 531، 532، 533، 534، 535، 536، 537، 538، 539، 540، 541، 542، 543، 544، 545، 546، 547، 548، 549، 550، 551، 552، 553، 554، 555، 556، 557، 558، 559، 560، 561، 562، 563، 564، 565، 566، 567، 568، 569، 570، 571، 572، 573، 574، 575، 576، 577، 578، 579، 580، 581، 582، 583، 584، 585، 586، 587، 588، 589، 590، 591، 592، 593، 594، 595، 596، 597، 598، 599، 600، 601، 602، 603، 604، 605، 606، 607، 608، 609، 610، 611، 612، 613، 614، 615، 616، 617، 618، 619، 620، 621، 622، 623، 624، 625، 626، 627، 628، 629، 630، 631، 632، 633، 634، 635، 636، 637، 638، 639، 640، 641، 642، 643، 644، 645، 646، 647، 648، 649، 650، 651، 652، 653، 654، 655، 656، 657، 658، 659، 660، 661، 662، 663، 664، 665، 666، 667، 668، 669، 670، 671، 672، 673، 674، 675، 676، 677، 678، 679، 680، 681، 682، 683، 684، 685، 686، 687، 688، 689، 690، 691، 692، 693، 694، 695، 696، 697، 698، 699، 700، 701، 702، 703، 704، 705، 706، 707، 708، 709، 710، 711، 712، 713، 714، 715، 716، 717، 718، 719، 720، 721، 722، 723، 724، 725، 726، 727، 728، 729، 730، 731، 732، 733، 734، 735، 736، 737، 738، 739، 740، 741، 742، 743، 744، 745، 746، 747، 748، 749، 750، 751، 752، 753، 754، 755، 756، 757، 758، 759، 760، 761، 762، 763، 764، 765، 766، 767، 768، 769، 770، 771، 772، 773، 774، 775، 776، 777، 778، 779، 780، 781، 782، 783، 784، 785، 786، 787، 788، 789، 790، 791، 792، 793، 794، 795، 796، 797، 798، 799، 800، 801، 802، 803، 804، 805، 806، 807، 808، 809، 810، 811، 812، 813، 814، 815، 816، 817، 818، 819، 820، 821، 822، 823، 824، 825، 826، 827، 828، 829، 830، 831، 832، 833، 834، 835، 836، 837، 838، 839، 840، 841، 842، 843، 844، 845، 846، 847، 848، 849، 850، 851، 852، 853، 854، 855، 856، 857، 858، 859، 860، 861، 862، 863، 864، 865، 866، 867، 868، 869، 870، 871، 872، 873، 874، 875، 876، 877، 878، 879، 880، 881، 882، 883، 884، 885، 886، 887، 888، 889، 890، 891، 892، 893، 894، 895، 896، 897، 898، 899، 900، 901، 902، 903، 904، 905، 906، 907، 908، 909، 910، 911، 912، 913، 914، 915، 916، 917، 918، 919، 920، 921، 922، 923، 924، 925، 926، 927، 928، 929، 930، 931، 932، 933، 934، 935، 936، 937، 938، 939، 940، 941، 942، 943، 944، 945، 946، 947، 948، 949، 950، 951، 952، 953، 954، 955، 956، 957، 958، 959، 960، 961، 962، 963، 964، 965، 966، 967، 968، 969، 970، 971، 972، 973، 974، 975، 976، 977، 978، 979، 980، 981، 982، 983، 984، 985، 986، 987، 988، 989، 990، 991، 992، 993، 994، 995، 996، 997، 998، 999، 1000)

خدا نے مجھے چار نشان دیئے ہیں

حضرت سید محمود نے تحریر فرمایا

(۱) میں قرآن شریف کے معجزہ کے تلل پر عربی بلاغت فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

(۲) میں قرآن شریف کے حقائق معاہدہ بیان کرنے کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

(۳) میں کثرتِ تکرار و دعا کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

(۴) میں غیبی اخبار کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

(منورۃ الامم، رجبہ ۱۳۶۶ھ، ۱۳۶۷ھ)

(پہلا نشان ۸۵، دسرا نشان ۱۵۹، تیسرا نشان ۳۴، چوتھا نشان ۵۴، کتاب خدا ہر مہینہ)



سنت یہاں سے شروع ہوئی

”ہمارا تو یہ دعویٰ ہے کہ معجزہ کے طور پر خدا تعالیٰ  
کی تائید سے اس انشاء پر داری کی ہمیں طاقت ملی ہے  
تاماعارف عقائد قرآنی کو اس پیرایہ میں بھی دنیا پر ظاہر  
کریں۔“ (نزل المسح صفحہ 59)  
ماہنامہ ”مہلج“، دہری 2000ء

سورۃ المؤمنین کی ابتدائی آیات کی تفسیر کرتے ہوئے مسرت سے مومنوں کو دعا فرماتے ہیں

جیسا کہ اس آیت میں بیان فرمایا گیا ہے قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ لَئِنْ فُتِنُوا فِي صَلَاتِهِمْ خَسَعُوا - یعنی وہ مومن مراد پاگئے جو اپنی نمازوں میں اور ہر ایک طور کی یاد الہی میں فروتنی اور عاجز و نیاز اختیار کرتے ہیں۔ اور رقت اور سوز و گداز اور قلق اور کرب اور دلی جو شس سے اپنے رب کے ذکر میں مشغول ہوتے ہیں۔ یہ خشوع کی حالت جس کی تعریف کا اوپر اشارہ کیا گیا ہے

وہ لوگ جو قرآن شریف میں غور کرتے ہیں سمجھیں کہ نماز میں خشوع کی حالت روحانی وجود کے لئے ایک نطفہ ہے اور نطفہ کی طرح روحانی طور پر انسان کامل کے تمام قویٰ اور صفات اور تمام نقش و نگار اس میں مخفی ہیں۔ اور جیسا کہ نطفہ اُس وقت تک معرمن خطر میں ہے جب تک کہ رحم سے تعلق نہ پکڑے۔ ایسا ہی روحانی وجود کی یہ ابتدائی حالت یعنی خشوع کی حالت اُس وقت تک خطرہ سے خالی نہیں جب تک کہ رحیم خدا سے تعلق نہ پکڑے۔

یہی سنت اللہ بنی آدم کے لئے جاری ہے پس جبکہ انسان نماز اور یاد الہی میں خشوع کی حالت اختیار کرتا ہے تب اپنے تئیں رحیمیت کے فیضان کے لئے مستعد بناتا ہے۔ سو نطفہ میں اور روحانی وجود کے پہلے مرتبہ میں جو حالت خشوع ہے صرف فرق یہ ہے کہ نطفہ رحم کی کشش کا محتاج ہوتا ہے اور یہ رحیم کی کشش کی طرف احتیاج رکھتا ہے اور جیسا کہ نطفہ کے لئے ممکن ہے کہ وہ رحم کی کشش سے پہلے ہی ضائع ہو جائے ایسا ہی روحانی وجود کے پہلے مرتبہ کے لئے یعنی حالت خشوع کے لئے ممکن ہے کہ وہ رحیم کی کشش اور تعلق سے پہلے ہی برباد ہو جائے۔ جیسا کہ بہت سے لوگ ابتدائی حالت میں اپنی نمازوں میں روتے اور وجد کرتے اور نصیرے مارتے اور خدا کی محبت میں طرح طرح کی دلچسپی ظاہر کرتے ہیں اور طرح طرح کی عاشقانہ حالت دکھاتے ہیں اور چونکہ اس ذات ذوالفضل سے جس کا نام رحیم ہے کوئی تعلق پیدا نہیں ہوتا اور نہ اس کی خاص تھلی کے جذبہ سے اس کی طرف کھینچے جاتے ہیں اس لئے ان کا وہ تمام سوز و گداز اور تمام وہ حالت خشوع بے بنیاد ہوتی ہے اور بسا اوقات ان کا قدم پھسل جاتا ہے یہاں تک کہ پہلی حالت سے بھی بدتر حالت میں جا پڑتے ہیں۔ (منہجہ براہین احمدیہ حصہ پنجم جلد 2 ص 188، 189، 190)

اور جیسا کہ نطفہ بعض اپنے ذاتی لواضع کی رُو سے اس لائق نہیں رہتا کہ رحم اس سے تعلق پکڑ سکے اور اس کو اپنی طرف کھینچ سکے ایسا ہی حالت نشو و نما نطفہ کے درجہ پر ہے بعض اپنے لواضع ذاتیہ کی وجہ سے جیسے تکبر اور عجب اور دیا یا اور کسی قسم کی صفات کی وجہ سے یا شرک سے اس لائق نہیں رہتی کہ رحیم خدا اس سے تعلق پکڑ سکے پس نطفہ کی طرح تمام فضیلت روحانی وجود کے اول مرتبہ کی جو حالت نشو و نما ہے رحیم خدا کے ساتھ حقیقی تعلق پیدا کرنے سے وابستہ ہے

یاد رکھنا چاہیے کہ نماز اور یلانی

۲۴ میں جو کبھی انسان کو حالت نشو و نما میں سر آتی ہے اور جب لحد ذوق پیدا ہو جاتا ہے یا لذت محسوس ہوتی ہے یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اس انسان کو رحیم خدا سے حقیقی تعلق ہے جیسا کہ اگر نطفہ اندام نہانی کے اندر داخل ہو جائے اور لذت بھی محسوس ہو تو اس سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ اس نطفہ کو رحم سے تعلق ہو گیا ہے بلکہ تعلق کے لئے علیحدہ آثار و علامات ہیں۔ پس یاد الہی میں ذوق شوق جس کو دوسرے لفظوں میں حالت نشو و نما کہتے ہیں نطفہ کی اس حالت سے مشابہ ہے جب وہ ایک صورت انزال پکڑ کر اندام نہانی کے اندر گر جاتا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ وہ جسمانی عالم میں ایک کمال لذت کا وقت ہوتا ہے لیکن تاہم فقط اس قطرہ منی کا اندر گرنا اس بات کو مستلزم نہیں کہ رحم سے اس نطفہ کا تعلق بھی ہو جائے اور وہ رحم کی طرف کھینچا جائے۔ پس ایسا ہی روحانی ذوق شوق اور حالت نشو و نما اس بات کو مستلزم نہیں کہ رحیم خدا سے ایسے شخص کا تعلق ہو جائے اور اس کی طرف کھینچا جائے بلکہ جیسا کہ نطفہ کسی تراکاری کے طور پر کسی رندھی کے اندام نہانی میں پڑتا ہے تو اس میں بھی وہی لذت نطفہ ڈالنے والے کو حاصل ہوتی ہے جیسا کہ اپنی بیوی کے ساتھ پس ایسا ہی بت پرستوں اور مخلوق پرستوں کا نشو و نما نشو و نما اور حالت ذوق رندھی بازوں سے مشابہ ہے یعنی نشو و نما اور نشو و نما مشرکوں اور ان لوگوں کا جو بعض اغراض دنیویہ کی بنا پر خدا تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اس نطفہ سے مشابہت رکھتا ہے جو تراکاری و رندھوں کے اندام نہانی میں جا کر باعث لذت ہوتا ہے۔ بہر حال جیسا کہ نطفہ میں تعلق پکڑنے کی استعداد ہے حالت نشو و نما میں بھی تعلق پکڑنے کی استعداد ہے مگر صرف حالت نشو و نما اور وقت اور سوز اس بات پر دلیل نہیں ہے کہ وہ تعلق ہو بھی گیا ہے جیسا کہ نطفہ کی صورت میں جو اس روحانی صورت کے مقابل پر ہی مشابہہ ظاہر کر رہا ہے۔

انسانی دنیا  
ہمیشہ اس سے  
فطرتاً ہی ملتا ہے  
موتے ہیں  
بلکہ میں احمدیہ  
جلد ۱ ص 393

(نہیمہ بابین احمدیہ حصہ پنجم جلد ۱ ص ۱۹۲ و ۱۹۳)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

... اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے محبت کرے

اور منی عورت کے اندام نہانی میں داخل ہو جائے اور اس کو اس فعل سے کمال لذت حاصل ہو تو یہ لذت اس بات پر مصلحت نہیں کیونکہ کہ جس عورت ہو گیا ہے۔ پس ایسا ہی خشوع اور سوز و گداز کی حالت گودہ کیسی ہی لذت اور سرور کے ساتھ ہو خدا سے تعلق پکڑنے کیلئے کوئی لازمی عمل نہیں ہے یعنی کسی شخص میں ناز اور یاد الہی کی حالت میں خشوع اور سوز و گداز نہ ہو بلکہ یہ لازمی عمل نہیں ہے اس بات کو مستلزم نہیں کہ اس شخص کو خدا سے تعلق بھی ہے۔ ممکن ہے کہ یہ سب حالات کسی شخص میں موجود ہوں مگر ابھی اس کو خدا تعالیٰ سے تعلق نہ ہو۔

مسیح موعود فرماتے ہیں:  
پلید دل سے پلید  
باتیں نکلتی ہیں۔  
تجملہ غریبوں کا  
رجہ بددعا ہے۔

اور پھر ایک آدم مشابہت خشوع اور نطفہ میں ہے اور وہ یہ کہ جب ایک شخص کا نطفہ اس کی بیوی یا کسی اور عورت کے اندر داخل ہوتا ہے تو اس نطفہ کا اندام نہانی کے اندر داخل ہونا اور انزال کی صورت پکڑ کر رواں ہو جانا بعینہ روئے کی صورت پر ہوتا ہے جیسا کہ خشوع کی حالت کا نتیجہ بھی رونا ہی ہوتا ہے۔ اور جیسے بے اختیار نطفہ حاصل کر صورت انزال اختیار کرتا ہے۔ یہی صورت کمال خشوع کے وقت رونے کی ہوتی ہے کہ رونا آنکھوں سے اچھلتا ہے اور یہی انزال کی لذت کی طرح ہوتی ہے جیسا کہ اپنی بیوی سے انسان محبت کرتا ہے اور کبھی حرام طور پر جو کہ انسان کسی حرام کار عورت سے محبت کرتا ہے۔ یہی صورت خشوع اور سوز و گداز اور گریہ و زاری کی ہے یعنی کسی خشوع اور سوز و گداز محض خدا کے واحد لا شریک کے لئے ہوتا ہے جس کے ساتھ کسی بدعت اور شرک کا رنگ نہیں ہوتا۔ پس وہ لذت سوز و گداز کی ایک لذت حلال ہوتی ہے مگر کبھی خشوع اور سوز و گداز اور اس کی لذت بدعات کی آمیزش سے یا عنقوت کی پرستش اور بتوں اور دیویوں کی پوجا میں بھی حاصل ہوتی ہے مگر وہ لذت حرام کاری کے جماع مشابہ ہوتی ہے۔

(منہجہ براہین احمدیہ صفحہ ۲۱ جلد ۱ ص ۱۹۳-۱۹۴ ص ۱۹۶)



ملیۃ السیاح المثال فرماتے ہیں

آخر تحت اذ ذلک اشفانا لہما کے نیچے جو یہ سنئے بتائے گئے تھے کہ لوگ اپنے گندے خیالات بیان کر کے مک جائیں گے۔  
اس میں اشد تامل کی ضرورت تھی کہ وہ لوگ اپنے گندے خیالات اور ڈانٹوں میں شائع کریں گے اور خوش ہوں گے کہ انہوں نے بہت بڑا کام سرسرا ہوا انجام دیا ہے کہ جن امور کو لوگ پہلے چھپایا کرتے تھے ان کو مرنے لے لے کر بیان کریں گے اور شرع اور حیا کا مفہوم اس زمانہ میں داخل بدل جائے گا۔ (کنسیر کیر جلد ۹ ص ۴۹۶ ص ۴۹۷)



شریر کی اقبال مندی گناہ کراتی ہے۔ - ایشال ۱۶:۱۰

انبیاء کرام گناہ کے ترکیب نہیں ہو سکتے

حضرت ہمال سلسلہ امیر لکھتے ہیں:-

”میں نے بڑا گناہ کیا“ (مکمل روایت جلد سوم صفحہ ۴۳)

\*\*\*

ذکر میں تھانے فرماتے

انسانوں میں سے گنہگار اور ناشکر گزار کی اطاعت ذکر۔

(سورہ اعراس ۲۸)

میں نے بڑا گناہ کیا ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جو نبی  
سے کہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ کیا  
تو انہوں نے کہا کہ وہ کسی حکم کو  
چھوڑ دیا تو جان لو کہ وہ  
چھوڑنا ہے۔

تفسیر ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۷۸۷

(سورہ مائده ۶۷)

خدا انبیاء کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے: **بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يُعْمَلُونَ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنْ ارْضَاهُ وَهُمْ مِنْ عَشِيرَتِهِ مُشْفِقُونَ** (سورہ الانبیاء آیت ۲۸ تا ۲۹) کہ وہ (انبیاء) خدا تعالیٰ کے قابلِ حُرمّت بندے ہیں، وہ قول میں خدا تعالیٰ (کے قول) سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اس کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہیں اور انہیں وہ شفاعت کرتے مگر اس شخص کے حق میں جس کے حق میں خدا پسند فرمائے اور وہ اس کے ذکر کی وجہ سے ہمیشہ روزاں رہتے ہیں۔

اس جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کرام گناہ کے ترکیب نہیں ہو سکتے کیونکہ گناہ یا تو قول کے ذریعہ ہوگا یا عمل کے ذریعہ ہوگا مگر ان کا قول خدا تعالیٰ کے قول کے خلاف نہیں ہوتا اور نہ ہی ان کا عمل خدا کے حکم کے خلاف ہوتا ہے۔ یعنی خدا کا قول موجود ہو تو اس کے خلاف کوئی حکم نہیں دیتے اور خدا کا کوئی حکم موجود ہو تو ان کا عمل اس کے خلاف نہیں ہوتا۔ (وہجنت روایت دیکھو)

حضرت امام رازی آیت **حَتَّىٰ يُمُكِّنُوا ذِكْرَ شَيْءٍ بَيْنَهُمْ** کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

”ذَلَّتِ الْآيَةُ عَلَى أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ السَّلَامَةُ مَعَهُمْ وَمُؤْتُونَ  
عَنِ الْكَلَامِ فِي الْقَوْلِ ذِكْرُ الْأَحْكَامِ“ (التفسير الكبير جلد ۲۳ صفحہ ۲۵۳) کہ یہ آیت  
اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور احکام الہی پہنچانے میں غلطی سے پاک  
ہوتے ہیں۔“

(مکمل روایت دیکھو)



## حقیقی بیعت

ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ اگر آپ کو ہر طرح سے بزرگ مانا جائے اور آپ کے ساتھ صدق اور اخلاص ہو مگر آپ کی بیعت میں انسان شامل نہ ہو دے تو اس میں کیا حرج ہے؟

فرمایا۔ ”بیعت کے معنی ہیں اپنے نہیں بیچ دینا۔ اور یہ ایک کیفیت ہے جس کو قلب محسوس کرتا ہے جبکہ انسان اپنے صدق اور اخلاص میں ترقی کرتا کرتا اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ اس میں یہ کیفیت پیدا ہو جائے تو وہ بیعت کے لئے خود بخود مجبور ہو جاتا ہے۔ اور جب تک یہ کیفیت پیدا نہ ہو جائے تو انسان سمجھ لے کہ ابھی اس کے صدق اور اخلاص میں کمی ہے۔“

(معارف جلد ۲ ص ۲۹۳ و ۲۹۴)

نصرت جہاں بیگم صاحبہ نے مسیح موعود کی بیعت نہیں کی؟!!

## عورتوں کی بیعت

مردوں کی بیعت کے بعد حضرت صاحب گھر میں آئے تو بعض عورتوں نے بھی بیعت کی۔

سب سے پہلے حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول کی اہلیہ محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ (بنت حضرت صوفی احمد جان صاحب) نے بیعت کی۔

حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ حرم حضرت مسیح موعودؑ ابتداء ہی سے آپ کے سب دعاوی پر ایمان رکھتی تھیں اور شروع ہی سے آپ اپنے آپ کو بیعت میں سمجھتی تھیں۔ اس لئے آپ نے الگ بیعت کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔“

(بحوالہ سیرت المسیحی حصہ اول ص ۱۸، ۱۹)

الفضل انٹرنیشنل (۷) ۲۲ مارچ ۲۰۲۰ء تا ۲۹ مارچ ۲۰۲۰ء (7)



## نیوگ

منزلتِ بیچ موعود فرماتے ہیں واضح ہو۔ کہ آریہ سماج کے اُصولوں میں سے نہایت قبیح اور قابلِ شرم نیوگ کا مسئلہ ہے۔ جس کو پنڈت دیانند صاحب نے بڑی جرأت کے ساتھ اپنی کتاب ستیا رتھ پرکاش میں درج کیا ہے۔ اور دید کی قابلِ فخر تعلیم اس کو ٹھہرایا ہے۔ اور اگر وہ اس مسئلہ کو صرف بیوہ عورتوں تک محدود رکھتے۔ تب بھی یہیں کچھ غرض نہیں تھی کہ ہم اس میں کلام کرتے۔ مگر انہوں نے تو اس اصول، انسانی فطرت کے دشمن کو، انتہا تک پہنچا دیا۔ اور حیا اور شرم کے جامہ سے بالکل علیحدہ ہو کر یہ بھی لکھ دیا کہ ایک عورت جو خاوند زندہ رکھتی ہے۔ اور وہ کسی بدنی عارضہ کی وجہ سے اولادِ زینہ پیدا نہیں کر سکتا۔ مثلاً لوکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں۔ یا ببا عثِ رقت منی کے اولاد ہی نہیں ہوتی۔ یا وہ شخص جو جماع پر قادر ہے۔ مگر بانجھ عورتوں کی طرح ہے۔ یا کسی اور سبب سے اولادِ زینہ ہونے میں توقف ہوگئی ہے۔ تو ان تمام صورتوں میں اس کو چاہیئے۔ کہ اپنی عورت کو کسی دوسرے سے ہم بستر کر اوسے۔ اور اس طرح پر وہ غیر کے لطف سے گیارہ بچے حاصل کر سکتا ہے گویا قریباً بیس برس تک اس کی عورت دوسرے سے ہم بستر ہوتی رہے گی۔

اب ظاہر ہے کہ یہ اُصول انسانی پاکیزگی کی بیخ کنی کرتا ہے اور اولاد پر ناجائز ولادت کا داغ لگاتا ہے۔ اور انسانی فطرت اس بیچائی کو کسی طرح قبول نہیں کر سکتی۔ کہ ایک انسان کی ایک عورت منکوحہ ہو۔ جس کے بیاہنے کے لئے وہ گیا تھا۔ اور والدین نے صد ہا یا ہزار روپیہ خرچ کر کے اس کی شادی کی تھی جو اُس کے ننگ و ناموس کی جگہ تھی۔ اور اس کی عزت و آبرو کا مدار تھا۔ وہ باوجودیکہ اس کی بیوی ہے۔ اور وہ خود زندہ موجود ہے۔ اس کے سامنے رات کو دوسرے سے ہم بستر ہو دے اور غیر انسان اس کے ہوتے ہوئے اسی کے مکان میں اُس کی بیوی سے منہ کالا کرے۔ اور وہ آوازیں سنئے اور خوش ہو۔ کہ اچھا کر رہا ہے۔ اور یہ تمام ناجائز حرکات اس کی آنکھوں کے سامنے ہوں۔ اور اس کو کچھ بھی جوش نہ آوے۔ اب بتلاؤ کہ کیا ایسا شخص جس کی منکوحہ اور مہروں کے ساتھ بیاہی ہوئی بیوی اس کی آنکھوں کے سامنے دوسرے کے ساتھ خراب ہو۔ کیا اس کی انسانی غیرت اس بیچائی کو قبول کرے گی۔

(نسیم دعوت، ۱۹۵۵ء، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰)





تو کہہ کہ تم اللہ اس رسول کی اطاعت کرو اس پر اگر وہ منہ پھیریں تو یاد رکھو کہ اللہ کافروں سے ہرگز محبت نہیں کرتا ﴿۵﴾

۱۱۵

مفسرین کا ہر دور فرماتے ہیں۔

ذیلی عیسائی مذہب جوٹ بوٹے ہیں فاضل درجہ ہے۔ (معارف اسلام، ج ۹، ص ۱۱۵)

### انگریزی سلطنت

۵۵۵

حضرت سید محمد فرماتے ہیں۔

۵۵۵ اس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کریں۔ کیونکہ وہ ہمارے  
میں گورنمنٹ ہے ان کی ظن حمایت میں ہمارا فرقہ احمدیہ چند سال میں لاکھوں تک پہنچ گیا ہے  
اور اس گورنمنٹ کا احسان ہے کہ اس کے ذریعہ مسیحیوں کو مذہب کے پیچھے سے محفوظ رہی۔ خدا  
تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت ہے کہ اس گورنمنٹ کو اس بات کے لئے چن لیا تاکہ یہ فرقہ احمدیہ  
اس کے ذریعہ مسیحیوں کو لکھنؤ اور جھڑ سے اپنے تئیں بچا دے۔ اور ترقی  
کے۔ کیا تم یہ خیال کر سکتے ہو کہ تم سلطان روم کی مسلمانوں میں رہ کر یا مکہ اور  
مدینہ میں اپنا گھر بنا کر سرشار لوگوں کے جھڑ سے بچ سکتے ہو۔ نہیں ہرگز نہیں  
بلکہ ایک ہفتہ میں ہی تم تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کئے جاؤ گے۔

۵۵۵ میں انصاف اور

ایمان کے دو سے اپنا فرض دیکھتا ہوں کہ اس گورنمنٹ کی شکرگزاری کروں اور اپنی جماعت کو اطاعت  
کے لئے نصیحت کرتا رہوں۔ سو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ ایسا شخص میری جماعت میں داخل نہیں  
وہ مکن جو اس گورنمنٹ کے قابل پر کوئی باغیانہ خیال دل میں رکھے

۵۵۵ انگریزی سلطنت تمہارے لئے ایک رحمت ہے۔ تمہارے لئے

ایک برکت ہے اور خدا کی طرف سے تمہاری وہ سپر ہے۔ پس تم دل و جان سے اس سپر کی تسبیح کرو  
اور تمہارے مخالف جو مسلمان ہیں بڑا دودھ اُن سے انگریز بہتر ہیں۔

بجور شہادت بعد قسم

(۱۸۸۱ء تا ۱۸۸۲ء)

### اسلام کے دو حلقے ہیں

حضرت سید محمد فرماتے ہیں۔

۵۵۵ میرا مذہب جسکو میں بالبد ظاہر کرتا ہوں یہاں کہ اسلام کے دو حلقے ہیں۔ ایک یہ کہ خدائے تعالیٰ کی اطاعت کریں  
دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا اور جس نے ظالموں کے ہاتھ سوائے سایہ میں نہیں پتا دی ہو۔ سو وہ سلطنت  
حکومت برطانیہ ہے۔

حضرت سید محمد فرماتے ہیں۔

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ کوئی رسول دیا میں طبع آدم کو ہم ہو کر نہیں آتا بلکہ وہ مطلق اور صرف  
انہی اس وحی کا منتج ہوتا ہے جو اس پر ولید ہے جس کا نازل ہوا ہے۔

(ازداد ام احمد دوم) (۱۸۸۱ء تا ۱۸۸۲ء)



یاد رکھو کہ وہ ہمارے  
میں گورنمنٹ ہے ان کی ظن حمایت میں ہمارا فرقہ احمدیہ چند سال میں لاکھوں تک پہنچ گیا ہے  
اور اس گورنمنٹ کا احسان ہے کہ اس کے ذریعہ مسیحیوں کو مذہب کے پیچھے سے محفوظ رہی۔ خدا  
تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت ہے کہ اس گورنمنٹ کو اس بات کے لئے چن لیا تاکہ یہ فرقہ احمدیہ  
اس کے ذریعہ مسیحیوں کو لکھنؤ اور جھڑ سے اپنے تئیں بچا دے۔ اور ترقی  
کے۔ کیا تم یہ خیال کر سکتے ہو کہ تم سلطان روم کی مسلمانوں میں رہ کر یا مکہ اور  
مدینہ میں اپنا گھر بنا کر سرشار لوگوں کے جھڑ سے بچ سکتے ہو۔ نہیں ہرگز نہیں  
بلکہ ایک ہفتہ میں ہی تم تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کئے جاؤ گے۔

میں انصاف اور  
ایمان کے دو سے اپنا فرض دیکھتا ہوں کہ اس گورنمنٹ کی شکرگزاری کروں اور اپنی جماعت کو اطاعت  
کے لئے نصیحت کرتا رہوں۔ سو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ ایسا شخص میری جماعت میں داخل نہیں  
وہ مکن جو اس گورنمنٹ کے قابل پر کوئی باغیانہ خیال دل میں رکھے

۵۵۵ میں انصاف اور  
ایمان کے دو سے اپنا فرض دیکھتا ہوں کہ اس گورنمنٹ کی شکرگزاری کروں اور اپنی جماعت کو اطاعت  
کے لئے نصیحت کرتا رہوں۔ سو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ ایسا شخص میری جماعت میں داخل نہیں  
وہ مکن جو اس گورنمنٹ کے قابل پر کوئی باغیانہ خیال دل میں رکھے

حضرت سید مودود فرماتے ہیں:

لوگوں نے اس عاجز کو چھو قد دیا، مٹکاڑ ٹھہرایا۔ مال مردم خدا کے مشہود کیا، حرام خور کبہ کر ہم لیا۔ دعا باز نام رکھا۔  
اوپنے پانچ یادیں روپیہ کے خم میں دوسیا پاکیا کہ گویا تمام گھران کا ٹونا گیا اور باقی کچھ نہ رہا۔

محمد زکریا صاحب دہلوی مدظلہ العالی

سیرت حضرت مسیح موعود سے

دھکا، چیلن، اسلام آباد، پاکستان

مقدمہ کرم دین (از ارحمیت غفری)

عائزہ اذکار اذکار فرماتے ہیں

۱۹۰۲ء کے آخر میں حضرت مسیح موعود پر ایک شخص کاہن دین  
نے ازار حیثیت غفری کا تقدیر کیا اور جہلم کے مقام پر عدالت میں حاضر  
ہونے کے لئے آپ کے نام سمن جاری ہوا۔ چنانچہ آپ جنوری ۱۹۰۳ء  
میں وہاں تشریف لے گئے۔ .... ججٹریٹ نے باوجود آپ کے  
نہت بیمار ہونے کے آپ کو کرسی نہ دی اور بعض دفعہ پیاس کی حالت میں  
پانی پینے تک کی اجازت نہ دی۔ آخر ایک بے مقدمہ کے بعد آپ پر دوسرے  
روپے جرمانہ کیا اس مقدمہ کا فیصلہ جنوری ۱۹۰۵ء میں ہوا۔

تجھے اور تیرے باپ  
کو سب سے ترسہ نہیں  
ملی۔ مگر دفتر  
میں تیرا کھانسی  
کو کھانسی بدایت  
نہیں ہے  
سترچہ ۷ دہرہ ۱۹  
۵۶

(سیرت حضرت سید مودود ص ۷۲ تا ۷۴)

۵۵

یہ شخص مسلمان نہیں کیونکہ رمضان شریف میں روزہ نہیں رکھتا

پبلک لیکچر امرتسر

عائزہ اذکار اذکار فرماتے ہیں

حضرت سید مودود لیکچر ہال میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ دو دروازہ  
پر سولہ بڑے بڑے بیٹے بیٹے ہوئے بیٹے بیٹے ہاتھ مار کر آپ کے خلاف  
واغلا کر رہے تھے اور بہت سے لوگوں نے اپنے دامنوں میں پتھر بھرے  
ہوئے تھے۔ آپ لیکچر گاہ میں اندر تشریف لے گئے اور لیکچر شروع کیا۔  
لیکن مولوی صاحبان کو اعتراض کا کوئی موقع نہ ملا جس پر لوگوں کو بھڑکائیں  
پندرہ منٹ آپ کی تقریر ہو چکی تھی کہ ایک شخص نے آپ کے آگے چار  
نکی پیالی پیش کی کیونکہ آپ کے حلق میں تکلیف تھی اور ایسے وقت میں  
اگر تھوڑے تھوڑے وقفے سے کوئی سیال چیز استعمال کی جائے تو آرام  
رہتا ہے۔ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ رہنے دو لیکن اُس نے آپ کی  
تکلیف کے خیال سے پیش کر ہی دی۔ اس پر آپ نے بھی اُس میں سے  
ایک گھونٹ پی لیا۔ لیکن وہ مہینہ روزوں کا تھا۔ مولویوں نے شرعاً  
کہ یہ شخص مسلمان نہیں کیونکہ رمضان شریف میں روزہ نہیں رکھتا۔

(سیرت حضرت سید مودود ص ۷۴ تا ۷۵)



میرے ہی چہرے پر غلاٹ گواہی دیتے ہیں۔

الذنب۔ ۱۰ : ۱

مباحثہ نابینا ڈپٹی عبداللہ اہتمم اور مرزا غلام احمد صاحب قادریانی  
اور

پیشگوئی متعلقہ اہتمم

ڈپٹی عبداللہ اہتمم وفات ۲۲ جولائی ۱۸۹۶ء

معرفت سیاح موعود فرماتے ہیں

مسٹر عبداللہ اہتمم صاحب سابق اکثر اسٹیشن کسٹریکٹس میں اترتے جو حضرات جیساٹوں  
میں سے شریعت الاسلامیہ کے آگے ہیں (مجموعہ شہادت جلد اول ص ۱۱۰ مہر ۱۸۹۶ء)

رہی طرح ایک ہشتہار مطبوعہ ۱۸۹۶ء میں فرماتے ہیں

اہتمم میں شرم اور جیاہتی اور فطرتی طور پر اس کا دل سچائی کے  
خوف سے متاثر ہو جاتا تھا۔ اس میں ہرگز شوخی نہیں تھی بلکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں  
نے نیک طبع اور نرمی اور شرم اور جیا اور تہذیب اور راستی کا خوف جلد تو دل میں  
بٹھانے میں اہتمم جیسا ایک بھی شخص جیساٹوں میں ایسا نہیں پایا۔  
(مجموعہ شہادت جلد ۱ ص ۱۱۰ مہر ۱۸۹۶ء)

جنگ مقدس یعنی مباحثہ کے آخری دن معرفت سیاح موعود نے یہ فرمایا

"اور آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب کہ میں نے بہت تضرع اور اجال سے جناب الہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ  
کر اور ہم عاجز بندے ہیں۔ تیرے فیصلے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔ تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں  
فریقوں میں سے جو فریق مہاجروں کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لٹا  
سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی چند ماہ تک ہادیہ میں گرا جائے گا۔ اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔  
اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے۔ اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آئے گی بعض اندھے سوچا گئے  
کیے جائیں گے اور بعض لٹکے چلے لگیں گے۔ اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔"

(دیکھئے حصہ ۱ ص ۲۹۱ و ۲۹۲)

(مجموعہ شہادت جلد اول ص ۱۱۰ مہر ۱۸۹۶ء)

صبح موعود اور مہدی مہمود نے فرمایا

سوالہ شد و المنة کہ اگر یہ پیشینگوئی اللہ تعالیٰ

کی طرف سے ظہور نہ فرماتی تو ہمارے یہ پندرہ دن ضائع گئے تھے۔ انسان ظالم کی عادت ہوتی ہے کہ باوجود دیکھنے کے نہیں دیکھتا اور باوجود سننے کے نہیں سنتا اور باوجود سمجھنے کے نہیں سمجھتا۔ اور بُرائت کرتا ہو اور شذی کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ خدا ہے لیکن اب میں جانتا ہوں کہ فیصلہ کا وقت آگیا۔ میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔ معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کھل گئی کہ اس نشان کیلئے تھا۔ میں اس وقت پر اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشینگوئی جھوٹی نہ تھی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جمع ہو چکا ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ماہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جاوے۔ رُوسیاہ کیا جائے۔ میرے گلے میں رشتہ ڈال دیا جاوے مجھ کو پھانسی دیا جائے۔ ہر ایک بات کیلئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کریگا۔ ضرور کریگا۔ ضرور کریگا۔ زمین آسمان مل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔

(بگ منس رنخ جلد 6، 293، جون 1893ء)

(محدثہ شہادت جلد اول ص 49)

عبداللہ آفتم نے  
رسد انہام کا مکتوب  
میں لکھا کہ اگر  
کہا کہ میں نے سمجھا  
آئینہ نہ تھی  
دجال نہیں کیا  
نزد الیہ ص 18 جلد 6

اس پیشگوئی کے اعلان پر یہ پندرہ دن کی جنگ مقدس ختم ہو گئی اور اس پیشگوئی کے نتیجہ کا لوگ انتظار کرنے لگے۔ جب پیشگوئی کی ميعاد پندرہ ماہ (از ۵ جون ۱۸۹۱ء تا ۵ ستمبر ۱۸۹۲ء) ختم ہو گئی اور عبداللہ آفتم جو اس جنگ مقدس میں مناظر تھا نہ مرا تو ميعاد گذر تے ہی ۶ ستمبر ۱۸۹۲ء کو عیسائیوں نے امرتسر میں ایک جلوس نکالا۔

(انجام آفتم رنخ جلد ۱ ص ۴۰ پانچ)

جو شخص اپنے دلوں میں کاذب ہو اس کی پیشگوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔

(آئینہ کائنات ۱۰-۱۱ ص ۱۱۷)

منزل صبح موعود فرماتے ہیں

ایک جو ملٹ شخص جب کسی اپنی پیشگوئی میں دیکھتا ہے کہ میرا جو ملٹ گھل جائے گا تو بے شک وہ ناہائز طریقوں کی طرف توجہ کرتا ہے اور اس کی نبییت ذات سے کچھ بعید نہیں ہوتا کہ ایسی ایسی ناپاک حرکات اس کی صادر ہوں۔

(منزل اربعہ رنخ جلد ۱ ص 38)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب آتھم والی پیشگوئی کی اور یہ عباد کے ختم ہونے کا دلائل با تو مجھے وہ نظار  
ایک ایک یاد ہے کہ آج کل جہاں حکیم مولوی قطب الدین صاحب کا مطب ہے وہاں لوگ جمع ہوئے اور چھین دار مار کر وہاں تک کرنے  
لگے کہ الٹی یہ پیشگوئی ضرور پوری ہو جائے۔ ایک پٹھان محمد العزیزؒ ہوا کرتا تھا وہ لوہار کے ساتھ بے تحاشا اپنا سر راتا اور کہتا  
خدا یا اب یہ سورج نہ ڈوبے جب تک آتھم نہ مر جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کا علم ہوا تو آپ  
باہر تشریف لائے اور فرمایا ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ چھین دار مار کر انہوں نے آسمان سر ہٹا لیا ہے اگر چھوٹے ہوں گے تو  
ہم ہوں سگوان کو کس بات کا فکر ہے۔

(تفسیر کبریٰ، ج ۹، ص ۹۳۲)

جو ہم کامل بنو توں سے اور

کامل بنو توں سے اور

ہو چکا ہے وہ صرنا موبہ

کی فضول اور بیہودہ باتوں

سے روٹ نہیں سکتا

برائین الہیہ، ج ۱، ص ۲۸۷

حضرت مسیح موعودؑ نے آتھم کو خط لکھا کہ خدا تعالیٰ سے مجھ کو یہ اطلاع ملی کہ  
آپ نے میدانِ پیشگوئی کے اندر دلی ہی دلی میں حق کی طرف رخ کر لیا تھا۔

(تفسیر مولوی، ج ۲، ص ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷

حضرت ابی سلاامہؓ فرماتے ہیں

تین دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا چاہیگا۔

(مفتی محمد رفیع، ج 28، راج 17، ص 64، 65)

وہ نکلے تو ہم ہی میں سے مگر ہم میں سے تھے نہیں۔ اس لئے کہ اگر ہم میں سے ہوتے تو ہمارے ساتھ رہتے لیکن نکل اس لئے گئے کہ یہ ظاہر ہو کہ وہ سب ہم میں سے نہیں ہیں۔

صرف پیر کو چندہ دے کر مُرید بن سکتے ہیں

چندہ (مذاہبات، ج 9، ص 324)

ماہواری اور مرید

..... ہر ایک شخص جو مرید ہے

حضرت مسیح موعودؑ اور ہندو کا مسجد نے فرمایا

اس کو چاہیئے جو اپنے نفس پر کچھ ماہواری مقرر کر دے خواہ ایک پیسہ ہو اور خواہ ایک دھیلہ اور جو شخص کچھ بھی مقرر نہیں کرتا اور نہ جسمانی طور پر اس سلسلہ کے لئے کچھ بھی مدد دے سکتا ہے، وہ منافق ہے۔ اب اس کے بعد وہ سلسلہ میں رہ نہیں سکے گا۔ اس اشتہار کے نتائج ہونے سے تین ملامت ہر ایک بیعت کرنے والے کے جواب کا انتظار کیا جائے گا کہ وہ کیا کچھ ماہواری چندہ اس سلسلہ کی مدد کے لئے قبول کرتا ہے۔ اور اگر تین ملامت کسی کا جواب نہ آیا تو سلسلہ بیعت سے اس کا نام کاٹ دیا جائے گا اور مشہور کر دیا جائے گا۔ اگر کسی نے ماہواری چندہ کا عہدہ کر کے تین ملامت چندہ کے بیعت سے واپس رہا ہے تو اس کا نام بھی کاٹ دیا جائے گا اور اس کے بعد کوئی مقررہ اور واپس راہو المذاہب داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہیں رہے گا۔

اشہد ۵ مارچ سنہ ۱۹۰۲ (جمادی الثانیہ، ج ۹، ص ۶۶)

رسن شیلون پرانہ نے  
معذرت کہ جس نے کہا کہ  
میں خیرہ بندوں سے  
مزدور مزدور ہوں۔  
سورۃ النسا: ۱۱

ان کی کتاب

تم پر الوس! کہ ایک مُرید کرنے کے لئے تری اور فکلی کا دورہ کرتے ہو اور جب وہ مُرید ہو چکا ہے تو اُسے اپنے سے دُعا جتم کا فرزند بنا دیتے ہو۔

۱۱۲

۱۱۲

## احیاء مومنوں کے دل میں ایک نشان

10

میں پہلے سے اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر بھروسہ کر کے یہ خبر دیتا ہوں کہ جو بیمار میرے ہتھ میں آویگا یا تو خدا اسے بکلی صحت دیکھا اور یا بہ نسبت دوسرے بیمار کے اسکی عمر بڑھا دیگا اور یہی میری سچائی کا گواہ ہوگا۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو پھر یہ سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔

عنایت علیہ السلام

10

آج ۵ مئی ۱۹۰۵ء کو میرے دل میں ایک خیال آیا کہ ایک اور طریق فیصلہ کا ہے شاید کوئی خدا ترس اسے فائدہ اٹھا دے اور انکار کے خطرناک گرد اسے نکل آئے اور وہ طریق یہ ہو کہ میرے مخالف منکروں میں سے جو شخص اللہ مخالف ہو اور مجھ کو کافر اور کذاب سمجھتا ہو وہ کم سے کم دس نامی مولوی صاحبوں یا دس نامی رئیسوں کی طرف سے منتخب ہو کر اس طور سے مجھ سے مقابلہ کرے جو دو سخت بیماروں پر ہم دونوں اپنے صدق و کذب کی آزمائش کریں یعنی اس طرح ہر کہ وہ خطرناک بیمار لیکر جو خدا کا بیمار کی قسم میں مبتلا ہوں قرعہ اندازی کے ذریعے سے دونوں بیماروں کو اپنی اپنی دعا کیلئے تقسیم کر لیں۔ پھر جس فریق کا بیمار بکلی اچھا ہو جائے یا دوسرے بیمار کے مقابل پر اسکی عمر زیادہ کی جائے وہی فریق سچا سمجھا جائے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور میں پہلے سے اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر بھروسہ کر کے یہ خبر دیتا ہوں کہ جو بیمار میرے ہتھ میں آویگا یا تو خدا اسے بکلی صحت دیکھا اور یا بہ نسبت دوسرے بیمار کے اسکی عمر بڑھا دیگا اور یہی میری سچائی کا گواہ ہوگا۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو پھر یہ سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ لیکن یہ شرط ہوگی کہ فریق مخالف جو میرے مقابل پر کھڑا ہوگا وہ خود اور ایسا ہی دس نامی مولوی یا دس نامی رئیس جو اسکی ہم عقیدہ ہوں یہ شائع کر دیں کہ درحالت میرے غلبے کے وہ میرے پر ایمان لائینگے اور میری جماعت میں داخل ہونگے اور یہ اقرار نہیں نامی اخباروں میں شائع کرانا ہوگا۔ ایسا ہی میری طرف سے بھی یہی شرط ہوگی۔ .... اس قسم کے مقابلہ پر فائدہ ہوگا کہ کسی خطرناک بیمار کی جو اپنی زندگی کو زخمید ہو چکا ہو خدا تعالیٰ جان بچا دیگا اور احیاء مومنوں کے دل میں ایک نشان بن کر رہے گا۔ اور دوسرے یہ کہ اس طور سے یہ جھگڑا بڑے آرام اور سہولت سے فیصلہ ہو جائیگا۔ وَالسَّلَام عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی

املتھکس میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعودؑ ۵ مئی ۱۹۰۵ء

(پیشہ سرگتہ - رنج بد ۳۰۴)

۱۰ اللہ ہر دس دن کے بعد صبح دکھاتا ہوں" (نزل الیسع ۳۶ رنج بد ۱۸/۵۱۲)

10

گر خدا کہتا ہے کہ اے لعنتی دیکھ تیرے مارے منصوبے خاک میں ملا دوں گا

(اولیٰ بنابر ۳۶ رنج بد ۱۷/۴۴۴)

بڑے آرام اور سہولت سے فیصلہ

۱۱ مئی ۱۹۰۵ء کو حضرت مسیح موعودؑ ولادت پائے



گمنا

+ صلیب سے پیار +

\*\*\*

علیہ السلام فرماتے ہیں

اگر حضرت مسیح کفارہ ہوئے ہیں تو ان کا کفارہ پہنا اسی صورت میں تسلیم کیا جاسکتا ہے جب وہ خوشی اور اتہائی بشارت کے ساتھ کفارہ ہوئے ہوں میں شخص کو جبراً صلیب پر لٹکا دیا جائے اس کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اپنی خوشی سے لوگوں کے لئے قربان ہوا ہے۔ اگر حضرت مسیح واقعہ میں کفارہ ہونے کے لئے دنیا میں تشریف لائے تھے تو چاہیے تھا کہ وہ دوزخ کی صلیب پر چڑھتے اور خوش ہوتے کہ جس عرصے کے لئے میں آیا تھا وہ آج پوری ہو رہی ہے۔ مگر بائبل میں لکھا ہے جب ہمیں پتہ لگا کہ مسیح جیسے صلیب پر لٹکایا جائے والا ہے تو انہوں نے ساری رات دعا میں کرتے ہوئے گزار دی اور اپنے حواریوں سے بھی بار بار کہا کہ جاگو اور دعا مانگو تاکہ امتحان میں نہ پڑو۔ (تفسیر کبیر جلد 9 ص 194)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

حضرت مسیح علیہ السلام وہ انسان تھے جو مخلوق کی بھلائی کے لئے صلیب پر چڑھے۔ انہوں نے سچائی کے لئے صلیب سے پیار کیا۔ اور اس طرح اُس پر چڑھ گئے جیسا کہ ایک بہادر سوار خوش حمان گھوڑے پر چڑھتا ہے۔ سو ایسا ہی میں بھی مخلوق کی بھلائی کے لئے صلیب سے پیار کرتا ہوں۔ (ترقیاتی القلوب - رجبہ 15 498 و 499)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مصلوب ہونے سے بچ گئے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں اور خدا نخواستہ اگر واقعہ صلیب وقوع میں آجاتا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہ ایک ایسا داغ ہوتا کہ کسی طرح ان کی نبوت دردمت نہ ٹھہر سکتی۔ اور نہ وہ راست باز ٹھہر سکتے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی حمایت نے وہ تمام اسباب جمع کر دیے جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مصلوب ہونے سے بچ گئے۔ (ایام السلام ج 12، رجبہ 14 ص 349)

حضرت عیسیٰ کی روح

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

قرآن شریف سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ کے فوت ہونے کے بعد ان کی روح آسمان کی طرف اٹھائی گئی۔ (ازالاراع (نور الابرار) ج 13، رجبہ 3 ص 232)

حضرت کا سر (1 عی)

روح بغیر جسم کے کچھ چیز نہیں۔ اگر روح بغیر جسم کے کچھ ہو تو خدا تعالیٰ کا یہ کام اچھا تھا کہ اس کو خواہ مخواہ جسم نانی سے پیوند سے رتا۔ روح کے افعال کا لازمہ صادر ہونے کے لئے جسمی اصول کے روح سے جسم کی رفاقت روح کے ساتھ دائمی ہے (درمندی اصول کی غلاسنی 99 ص 91، رجبہ 12 ص 404 و 405)

\*\*\*

B



### حسینی بن مریم اور امام ہمدی

امام بنی ہاشمی اور امام بنی ہمدی کا  
کوئی ذکر نہیں کیا اور امام ہمدی کا  
نام نہ نہیں آیا  
از امام ہمدی ص ۶۶

دونوں تقسیم کرینگے (بخاری جلد ۲ ص ۱۵۹) مسند احمد جلد ۳ ص ۱۲۷

دونوں عام و عدل ہوینگے اور عدل کو نافذ کریں گے۔ (مسلم جلد ۲ ص ۴۲) و صحیح ابوالکرام ص ۴۲  
دونوں آخری زمانہ میں آئینگے۔

دونوں بعثت کے بعد ۷ سال تک رہینگے (مشکوٰۃ ص ۴) و صحیح ابوالکرام ص ۳۵۹

دونوں صلیب کو توڑیں گے۔ (بخاری جلد ۲ ص ۱۵۹) و لوائح الانوار البیہ جلد ۳ ص ۴۲  
(کنز الدقائق ص ۱۰۰ ترقیہ ص ۲۶)

### کسی صلیب !!؟

حضرت سید محمد فرماتے ہیں:-

پادری صاحبوں کا مذہب ایک شاہی مذہب ہے۔ لہذا ہمارے ادب کا یہ اقصا ہونا چاہیے کہ ہم اپنی مذہبی آزادی کو  
ایک طفیل آزادی تصور کریں اور اس طرح پر ایک حد تک پادری صاحبوں کے احسان کے بھی قائل رہیں۔ گورنمنٹ  
اگر انکو باز پرس کرے تو ہم کس قدر باز پرس کے قائل ٹھہریں گے۔ اگر سرور دہشت کاٹے جائیں تو پھر خشک کی کیا بنیاد ہے۔ کیا  
ایسی صورت میں ہمارے ہاتھ میں قلم رہ سکے گی؟ سو ہوشیار ہو کر طفیلی آزادی کو غنیمت سمجھو۔

(ابلاغ (خبردار) جلد ۲۴، رنج جلد ۱ ص ۲۹)



### دجال

حضرت کا سہم و لڑائی ہیں:-

میں سو کہہ رہی ہوں کہ اس بات پر زور دے رہی ہوں کہ مسلمانان ہند پر اطاعت  
گورنمنٹ برطانیہ فرض اور جہاد حرام ہے۔

ہم کسی ایسے دجال کے قائل نہیں جو اپنا کفر بڑھانے کے لئے خونریزیاں کرے۔

(مجموعہ فتاویٰ دہلی ص ۱۳۵)

قرآن میں اللہ  
تعالیٰ فرماتا ہے:  
وہی زبانون کے  
جھوٹے بیانیوں کے  
سبب ہے کہ  
کہو کہ یہ دجال ہے  
اور یہ حرام ہے  
الغزل: ۱۱۷

### حضرت یحییٰ علیہ السلام کی قبریں

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی قبریں

بلخ و خام میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی قبریں ہیں، مگر کہہ کہ وہ قبر جلی ہے تو اس میں کاشتوت دینا جائیے۔

(اعمال ابن عربیہ ص ۳۹۲)

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی قبریں

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی قبریں ہیں، مگر کہہ کہ وہ قبر جلی ہے۔ (مجموعہ فتاویٰ دہلی ص ۱۳۵)

## اشتہار عام معترضین کی اطلاع کیلئے

ہم نے ارادہ کیا ہے کہ موجودہ زمانہ میں جس قدر مختلف فرقے اور مختلف رائے کے آدمی اسلام پر یا قلمیہ قسم لے کر یا ہمارے سید رسولی جناب عالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے ہیں یا جو کچھ ہمارے ذاتی امور کے متعلق نکتہ چینیوں کر رہے ہیں یا جو کچھ ہمارے الہامات اور ہدای الہامی و دعاوی کی نسبت ان کے دلوں میں شبہات اور دسوس ہیں۔ ان سب اعتراضات کو ایک رسالہ کی صورت پر نبی وار ترتیب کے چھاپ دیں اور پھر انہیں نمبروں کی ترتیب کے لحاظ سے ہر ایک اعتراض اور سوال کا جواب دینا شروع کریں۔ لہذا عام طور پر تمام عیسائیوں اور آریوں اور یہودیوں اور مجوسیوں اور دہریوں اور برہمنیوں اور فلسفیانوں اور مخالف الزائے مسلمانوں وغیرہ کو مخاطب کر کے اشتہار دیا جاتا ہے کہ ہر ایک شخص جو اسلام کی نسبت یا قرآن شریف اور ہمارے سید اور مفتی اخیر الرسل کی نسبت یا خود ہدی نسبت ہمارے منصب خدا وادی نسبت ہمارے الہامات کی نسبت کچھ اعتراضات لکھتا ہے تو اگر وہ طالب حق ہے تو اس پر لازم و واجب ہے کہ وہ اعتراضات خوش فطرت سے تحریر کر کے ہمارے پاس بھیج دے تاکہ تمام اعتراضات ایک جگہ اکٹھے کر کے ایک رسالہ میں نبی وار ترتیب دے کر چھاپ دیئے جائیں اور پھر ہر ایک ایک کا مفصل جواب دیا جائے۔ والسلام علیہ و آلہ و سلم

امشا

خاکسار مرزا غلام احمد ازت دیان ضلع گورداسپور پنجاب۔ ۱۳۵۵ھ

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص ۱۹۹)

حضرت بابی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

\* خدا ان دلوں پر رحمت کرتا ہے جو سچائی کو پا کر پھر اس کا انکار کرتے ہیں۔

(راز حقیقت جلد ۱۴ ص ۱۶۵)

حضرت مسیح موعود کی کتب (اردو حالتی تراجم) جن کے تراجم اور کتب خانہ کی کتابیں

سراج دین بیانی کے چار	قادیان کے آریہ دوم	کتاب ہندوستان میں
سوالوں کے جواب	حقیقت الہی	تقدیر اللہ
کتاب الہیہ	پیشہ معرفت	اسلامی اصول کی تلاشی
ابلاغ پرفراہ دوم	پیشہ صانع	ضرورت اسلام
مدلہ البشرى	فتح اسلام	
نور الحق جلد اول	فتح مرام	
نور الحق جلد ثانی	ازالہ اوہام جلد اول دوم	
محکم الہدی	انجام آخیر	
راز حقیقت	زوال بیجا	
کشف الغطا	امجاز اموی	
ایمان صانع	خطبہ الہامیہ	
حقیقت الہی	تقدیر کفریہ	
آئینہ کلمات اسلام	ارسطو	
برکات اللہ ما	امجاز آج	
سراج منیر	ایک لفظ کا ازالہ	
جنت اللہ	دائع اسلام	
تقدیر صریحہ	جنگ مقدس	
یگر لہ حیات	شہادۃ القرآن	
برائین امریہ جلد پنجم	ستارہ صیرہ	
سرمۂ آدم آریہ	تقدیر غفرانیہ	
یگر لہ لکھت	ایندی و التھرۃ لسن بری	
پرانی تحریریں	استقامت	
آسانی فیصلہ	تذکرۃ القیادین	
برائین امریہ جلد اول	کشتی نوح	
نیم رحمت	کرامات الصوفیہ	
انجام الحکم	پیر و نور	
ست چرخ	انوار اسلام	
تربیان انقلاب		

مجموعہ دستبند کتابیات جلد اول - جلد دوم - جلد سوم

ملفوظات جلد 1 جلد 2 جلد 3 جلد 4 جلد 5  
جلد 6 جلد 7 جلد 8 جلد 9 جلد 10

تفسیر کبیر (مذاہب اربعین نمودار) جلد 1 جلد 2 جلد 3 جلد 4 جلد 5 جلد 6 جلد 7 جلد 8 جلد 9

دعائیت، اہمیت (از علم کلام و مذاہب سالار)

طبعہ اشع الی انی نے یہ کتاب ۱۹۱۳ء میں تصنیف فرمائی تھی

برکت حضرت قادیان  
برائین امریہ جلد اول

سیاحان و سیاحات  
اردو حالہ جانت کہ پرنال حیلہ و حیلہ

- 1- روحانی خزائن  
لکھنؤ اوریدیشین  
تاریخ ریشہ صحت ۱۹۸۶ء
- 2- روحانی خزائن  
تفسیر کبیر ملفوظات دستبند کتابیات  
تاریخ ریشہ صحت اپریل ۱۹۸۶ء  
لکھنؤ اوریدیشین

اور میں اس نعمت کے سلسلہ میں کوئی اجر نہیں مانگتا، میرا اجر تو رب العالمین (عز) کے ذمہ ہے ﴿المشعر آء ۲۶﴾

ہزار دام سے نکلا ہوں ایک جنبش میں  
جسے غرور ہو آئے کرے شکار مجھے  
شیفۃ